المیکی رامائن

(سنکھشپت)

حصہ دوئم

برہمانند نندہ



شری سیتا رامچندر جی کو نمسکار

بالمیکی رامائن (سنکشپت)

(حصہ دوم)

برہمانند نندہ

شری برہمانند نندہ پرنٹر پبلشر نے اعلیٰ پرنٹنگ پریس، گلی سوداگران، بازار بلیماران دہلی سے چھپواکر دفتر رسالہ "آدم" اندرون بازار اجمیری گیٹ دہلی ۶ سے شائع کیا

پہلا ایڈیشن ... مارچ ۱۹۷۶ء

قیمت آٹھ روپے ۸/-

بالمیکی رامائن (سنکھشپت)

فہرست

نام مضمون	صفحہ نمبر
سمرپن	۷
ارنیہ کانڈ **ایک سے چوتھا سرگ** شری رام، لکشمن اور سیتاجی کا دنڈکارنیہ میں پہنچنا۔ اُن کا رشیوں دوارا سواگت کیا جانا۔ جنگل میں آگے بڑھنے پر وِرادھ نام کے راکھشس کا اُن پر حملہ کرنا۔ اُس کا شری رام اور لکشمن کے ہاتھوں مارا جانا۔	۱۷ تا ۲۰
پانچ سے دسواں سرگ شری رام، لکشمن اور سیتا کا شربھنگ مُنی کے آشرم پر جاکر اُن کے درشن کرنا اور شربھنگ مُنی کا برہم لوک کو جانا۔ راکھشسوں کے اتیاچار سے بچانے کے لئے بان پرستھ مُنیوں کا شری رام سے پرارتھنا کرنا اور شری رام کا اُنھیں بچانے کی پرتگیا کرنا۔ سیتاجی کا شری رام کو اہنسا دھرم کا پالن کرنے کی پریرنا دینا۔ لیکن شری رام کا راکھشسوں کو مار مٹانے کی اپنی پرتگیا کو اُچت بتا کر اُس پر قایم رہنے کی درڑھتا پرکٹ کرنا۔	۲۱ تا ۲۵
گیارہ سے سولھواں سرگ کئی رشیوں کے آشرموں میں تھوڑا تھوڑا عرصہ رہنے کے بعد شری رام، لکشمن اور سیتا کا سُتیکھشن مُنی کی آگیا پراپت کرکے مہرشی اگست کے آشرم میں جانا۔ مہرشی اگست کا شری رام کو دِویہ استر پردان کرنا۔ مہرشی کی اَنومتی سے شری رام کا پنچ وٹی میں اپنا آشرم بنانے کے لئے روانہ ہونا۔ راستہ میں گدھ راج جٹایو سے ملاقات ہونا۔ پنچ وٹی میں آشرم بنا کر آنند پوروک جیون بسر کرنا۔	۲۵ تا ۲۹

نام مضمون	صفحہ نمبر
ستره ۱۷ سے اِکیسواں ۲۱ سرگ	
شروپ نکھا کا شری رام کے آشرم میں آکر اُن سے کہنا کہ وہ اُسے پتنی کے رُوپ میں گرہن کریں۔ اُن کے اِنکار کرنے پر اُس کا لکشمن کے پاس جانا اور اُن سے بھی مایُوس کُن جواب مِلنے پر سیتاجی پر حملہ کرنا۔ شری لکشمن کا اُس کے ناک کان کاٹ کر اُسے بھگا دینا۔ شروپ نکھا کا اپنے راکھشس بھائی کھر کے پاس شکایت کرنا۔ شری رام سے بدلہ چُکانے کے لِئے کھر کا چودہ ۱۴ راکھشس بھیجنا اور اُن کا شری رام کے ہاتھوں مارا جانا ۞	۲۹ تا ۳۳
بائیس ۲۲ سے تیسواں سرگ	
کھر، دُوکھن کا چودہ ۱۴ ہزار راکھشسوں کی فوج کے ساتھ پنچ وٹی پر دھاوا بولنا۔ شری رام کا دُوکھن سمیت راکھشسوں کی سمست سینا کا سنگھار کر دینا۔ کھر کے ساتھ شری رام کا گھور یُدھ اور کھر کا مارا جانا۔ دیوتاؤں اور رشی مُنیوں کا شری رام کی پرشنسا کرنا	۳۴ تا ۳۹
اِکتیس ۳۱ سے اِکتالیسواں ۴۱ سرگ	
اکمپن کی صلاح پر راون کا سیتا ہرن کے اِرادہ سے ماریچ کے پاس جانا، لیکن ماریچ کے سمجھانے پر واپس لنکا میں لوٹ جانا۔ شروپ نکھا کا لنکا میں پہنچکر راون کو پھٹکارنا اور اُسے سیتا ہرن کے لِئے دوبارہ بھیجنا۔ شری رام کا پرادھم بتاکر راون کا ماریچ کو اِمداد کے لِئے مجبُور کرنا۔ شری رام کے گُن اور پربھاؤ کا ورنن کرکے ماریچ کا راون کو اُس کے اِرادہ سے باز رکھنے کی کوشش کرنا۔ راون کا ماریچ کو ڈرا دھمکا کر سیتا ہرن میں سہائیک ہونے کے لِئے راضی کر لینا۔	۴۰ تا ۴۹
بیالیس ۴۲ سے اُنچاسواں ۴۹ سرگ	
سونے کے ہرن کا رُوپ دھارن کرکے ماریچ کا شری رام کے آشرم پر جانا، سیتا کا اُسے دیکھ کر موہت ہونا اور شری رام سے اُس کو پکڑ لانے کے لِئے پرارتھنا کرنا۔ شری رام کا پیچھا کرتے ہُوئے اُس پر تیر چلانا۔ ماریچ کا شری رام کی آواز میں لکشمن کو پُکارنا۔ سیتا کے زور دینے پر لکشمن کا شری رام کے پیچھے چلے جانا۔ راون کا سادھو کے بھیس میں وارتالاپ کرنا۔	۵۰ تا ۵۹

نام مضمون	صفحہ نمبر
پچاس ۵۰ سے چھپنواں ۵۶ سرگ سیتا کو زبردستی لے جاتے ہوئے راون کو جٹایو کا روکنا۔ راون سے گھور یدھ کرتے ہوئے جٹایو کا زخمی ہو کر گر جانا، آکاش مارگ سے جاتے ہوئے سیتا کا پانچ بندروں کے پاس اپنے کپڑے اور زیور گرانا۔ لنکا میں لے جا کر راون کا سیتا کو اشوک واٹکا میں ٹھہرانا۔	۶۰ تا ۶۶
ستاون ۵۷ سے چھیاسٹھواں ۶۶ سرگ شری رام کا واپس آشرم کی طرف لوٹتے ہوئے راستے میں لکشمن سے ملکر سیتا کی خیریت کے متعلق فکر مند ہونا۔ آشرم میں سیتا کو نہ دیکھ کر شری رام کا ازحد غمگین ہونا۔ سیتا کی کھوج کرتے ہوئے شری رام اور لکشمن کا جنگل میں چاروں طرف دوڑ دھوپ کرنا۔ کوئی سراغ نہ ملنے پر سیتا کی یاد میں شری رام کا ولاپ کرنا۔ لکشمن کا شری رام کو سانتونا دینے کی کوشش کرنا۔	۶۶ تا ۷۰
سڑسٹھ ۶۷ سے پچھترواں ۷۵ سرگ شری رام اور لکشمن کا جٹایو سے ملکر سیتا ہرن کے متعلق جانکاری حاصل کرنا۔ جٹایو کا پران تیاگنا اور شری رام کا اُن کے شریر کو آگ کے سپرد کرنا۔ شری رام اور لکشمن کی کبندھ سے ٹکر ہونا۔ شری رام کے ہاتھوں کبندھ کا کلیان ہونا اور اس کا اُنہیں سگریو سے دوستی کرنے کی صلاح دینا۔ پمپا سرور کے کنارے متنگ نامی بن میں شری رام اور لکشمن کا شبری کے آشرم پر جانا۔	۷۰ تا ۷۳
کشکندھا کانڈ **ایک سے چوتھا سرگ** پمپا سرور کی شوبھا دیکھتے ہوئے شری رام اور لکشمن کا رشیہ موک پربت پر جانا۔ اُنہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر سگریو کا ہنومان جی کو اُن کے پاس بھیجنا۔ شری رام کا پریچے پراپت کر کے شری ہنومان جی کا اُنھیں سگریو کے پاس لے جانا۔	۷۳ تا ۷۶
پانچ سے چودھواں سرگ شری رام اور سگریو کا آپس میں دوستی قائم کرنا۔ سیتا جی کے زیور دیکھ کر شری رام کا دکھی ہونا۔ سگریو کا اپنے بھائی اندر کمار بالی کے ساتھ دشمنی ہونے کی داستان سُنانا۔ شری رام کا سگریو کو امداد کا وچن دینا۔ کشکندھا میں جا کر سگریو کا بالی کو یدھ کے لیے للکارنا۔	۷۶ تا ۸۱

نام مضمون	صفحہ نمبر
پندرہ ۱۵ سے چھبیسواں ۲۶ سرگ سُگریو کی گرجنا سُنکر بالی کا کشکندھا سے باہر نکلنا - سُگریو اور بالی کا یُدھ ہوتے وقت شری رام کے تیر سے بالی کا گھائل ہوکر گرنا - بالی اور شری رام کا آپس میں وارتالاپ کرنا - بالی کی مرتیو ہوجانے پر سُگریو کا کشکندھا کی حکومت سنبھال لینا -	۸۲ تا ۸۷
ستائیس ۲۷ سے اکتیسواں ۳۱ سرگ ہنومان جی کا سُگریو کو سیتا کی تلاش کے لئے پریرت کرنا اور سُگریو کا بانر سیناؤں کو اکٹھا کرنے کا حکم دینا - شری رام اور لکشمن کا آپس میں بات چیت کرنا - شری رام کی آگیا سے لکشمن کا کشکندھا میں جانا اور سیتا کی تلاش کا کام شروع کرنے میں دیر ہونے کی وجہ سے ناراضگی ظاہر کرنا -	۸۸ تا ۹۰
بتیس ۳۲ سے اُنتالیسواں ۳۹ سرگ شری رام کی ناراضگی کے ڈر سے گھبرائے ہوئے سُگریو کو ہنومان جی کا سمجھانا - تارا کا لکشمن کو شانت کرنا - سُگریو کا معافی مانگ کر لکشمن کے ساتھ شری رام کی خدمت میں حاضر ہونا - شری رام کا سُگریو کی تعریف کر کے اُن کی دوستی کے لئے شکرگذار ہونا - سُگریو کی بانر سیناؤں کا وہاں پہنچنا -	۹۱ تا ۹۷
چالیس ۴۰ سے پچپنواں ۵۵ سرگ سیتا جی کی تلاش کے لئے شری رام کی آگیا سے سُگریو کا مشرق، مغرب، اور شمال، جنوب چاروں طرف بانروں کو روانہ کرنا - شری رام کا ہنومان جی کو نشانی کے طور پر اپنی انگوٹھی دینا - جنوب کی جانب روانہ ہوئے بانروں کا سیتا کی تلاش کرتے کرتے ایک غار میں تپسونی سویم پربھا سے ملاقات کرنا - سمندر کے کنارے پہنچ کر واپسی کی میعاد ختم ہوجانے کے باعث اُن کا فکرمند اور غمگین ہونا - سُگریو سے موت کی سزا ملنے کے ڈر سے گھبرائے ہوئے ساتھیوں کو ہنومان جی کا حوصلہ دینا -	۹۸ تا ۱۰۴
چھپّن ۵۶ سے ستاسٹھواں سرگ بانروں کی آپسی گفتگو کے دوران اپنے بھائی جٹایو کی موت کا حال سُن کر سمپاتی کا دُکھی ہونا - انگد سے تمام حالات معلوم ہونے پر سمپاتی کا اُنہیں لنکا میں راون کی رہائش کا پتہ بتانا - سمندر کو پار کرنے کے متعلق مختلف بانروں کا انگد کو اپنی اپنی طاقت کی حد بتانا - جامبوان کا ہنومان جی کو اُن کی شکتی کا سمرن دلا کر سمندر کے پار لنکا میں جانے کی پریرنا دینا - ہنومان جی کا مہندر پربت پر چڑھ کر سمندر پار کرنے کے لئے چھلانگ لگانے کو تیار ہونا -	۱۰۴ تا ۱۱۲

سمرپن

بھگوان رام کے دَیوی گنُوں اور سچدانند دویہ سرُوپ کا دھیان کر کے ہم بالمیکی رامائن کا دُوسرا حصّہ اِس پرارتھنا کے ساتھ سمرپت کرتے ہیں کہ اُن کی کرپا سے ہمارے دلوں میں شردّھا اور بھگتی کا سنچار ہو اور ہم سدا ستیہ دھرم کا انُوسرن کریں۔

رامائن مہاکاویہ کی رچنا کرتے سمے مہرشی بالمیکی کا مُکھیہ اُدیش تو بھگوان رام کے دَیوی گنُوں کا بکھان کرنا ہی تھا۔ جیساکہ ہم حصّہ اوّل کے سمرپن میں وِستار پُوروک لکھ چُکے ہیں۔ مگر شری رام کتھا میں اُنھوں نے کچھ ایسے مہتو پُورن وِشیوں کا سماویش بھی کیا ہے جو یُگوں یُگوں سے دیش دیشانتر میں سبھیتا اور سنسکرتی کا آدھار بنے ہُوئے ہیں۔

اگر ہم سنجیدگی سے وِچار کریں تو اِس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اِنسانی تہذیب و تمدّن کا تمام تر انحصار باہمی رابطوں اور اخلاقی قدروں پر ہی ہے۔ بچپن میں اِنسان کی پرورش اور اُس کی نشوو نُما کا دارومدار اِس بات پر ہوتا ہے کہ وہ کیسے گھرانے میں پیدا ہُوا۔ اُس کے ماں باپ، بھائی بہن، رِشتہ دار نیز پاس پڑوس کے لوگ ہی اُس کی شخصیت بنانے والے ہوتے ہیں۔ اُن لوگوں کی جو تعلیم ہوگی اور اُن کا جیسا چال چلن ہوگا، اُن ہی کی تقلید وہ بچہ بھی کرے گا۔ جس طرح کے ماحول میں اُسے رکھا جائے گا، اُسی کے مُطابق اُس کے خیالات اور جذبات بنیں گے۔ اپنے پریوار اور سماج سے منش کو جیسے سنسکار پراپت ہوتے ہیں، ویسا ہی اُس کا سوبھاؤ بنتا چلا جاتا ہے۔ اور ہر ایک ویکتی اپنے سوبھاؤ کے انُوسار ہی سنسار میں وِوہار کرتا ہے۔ اِنسانی زندگی کی اِس بُنیادی رمز کو پہچان کر مہرشی بالمیکی نے رامائن میں محبّت، اِیثار، قُربانی، سچائی وغیرہ بے شمار نیک اوصاف اور خاندانی روایات کا بیان جس خُوبی سے کیا ہے وہ لاثانی ہے۔

کوئی باپ اپنے بیٹے کے لِئے کس قدر جذبۂ محبّت رکھ سکتا ہے اِس کی مثال آپ کو مہاراج دشرتھ سے بڑھ کر کہیں نہیں ملے گی۔ اُنھوں نے پران تیاگ دِئے لیکن شری رام کی جُدائی برداشت کرنا منظور نہیں کیا۔ شری رام کے لِئے اُن کی پدرانہ اُلفت کا

اظہار مہاکوی نے کس جذباتی ڈھنگ پر کیا ہے، ملاحظہ فرمائیے —

مہاراج دشرتھ شری رام سے کہتے ہیں :-

"شری رام! تم میرے سب سے پیارے اور ہونہار بیٹے ہو۔ تمہارے جنم سے تمہاری ماتا کوشلیا اپنے آپ کو دھنیہ سمجھتی ہے۔ اپنی قابلیت اور گنوں کے لحاظ سے تم مجھ سے بڑھ کر ہو۔ اسی لئے تم نے پرجاجنوں کے دل جیت لئے ہیں اور وہ تمہیں راجہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔

"میں اپنی زندگی میں یگیہ، دان، تپ اور سوادھیائے سب کچھ کر کے دیوتاؤں، رشیوں، پتروں اور براہمنوں کے رن (قرضہ) سے سُبکدوش ہو چکا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ میرے شبھ کرموں کا پھل مجھے مل چکا ہے جو تمہارے جیسا گن وان اور سعادت مند بیٹا میرے پاس ہے۔ اب تو میری یہی آخری تمنا ہے کہ تمہارا راج تلک فوراً ہو جائے۔"

شری رام کے لئے مہاراج دشرتھ کی محبت کا اظہار اس وقت اور بھی نمایاں طور پر ہوتا ہے جب وہ کیکئی کو پھٹکارتے ہیں :—

"بے رحم کیکئی! تو یہ بتا کہ میں نے یا شری رام نے تیرا کیا بگاڑا ہے جو تو ہم دونوں کو برباد کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ شری رام تو ہمیشہ تیرے ساتھ اپنی سگی ماں جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ پھر تو اُن کے خلاف یہ زہر کیوں اُگلنے لگی ہے؟ آخر شری رام سے تمہاری کیا دشمنی ہے؟ جب سبھی پرانی شری رام کے گنوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتے، تو میں انہیں کس قصور کی سزا دے کر اپنے سے الگ کروں؟ اگر تم چاہو تو میں کوشلیا اور سمترا کو چھوڑ سکتا ہوں مگر اپنے پرانوں سے پیارے پتری بھگت پتر شری رام کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ سورج کے بغیر اس دنیا کی ہستی ممکن ہو سکتی ہے اور شاید پانی کے بغیر کھیتی ہو سکتی ہو۔ لیکن شری رام کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو میرے اوپر رحم کر اور شری رام کو مجھ سے الگ کرنے کی ہٹھ چھوڑ دے۔

"بہت وچار کرنے پر بھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم شری رام کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہی ہو؟ جبکہ تم خود ہی اُن کی سیوا اور سدگنوں سے پربھاوت ہو کر ہمیشہ یہ کہتی رہی ہو کہ شری رام تو میرے بڑے بیٹے ہیں اور وہ دھرم کی پالنا کے لحاظ سے بھی اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔ تم تو خود ہی کہا کرتی ہو کہ بزرگوں کی خدمت کرنے اور اُن کا حکم بجا لانے میں شری رام سے بڑھ کر دوسرا کوئی نہیں۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ شری رام ستیہ، دھرم، تپ، تیاگ، کھشما اور دیا کی ساکھشات مورتی ہیں پھر

تم اُن کو بن باس بھیجنے کی بات کیسے سوچتی ہو؟ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں، تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔ تم اِس ور کے بدلے کچھ بھی اور بات مجھ سے منوا لو۔ لیکن شری رام کی جدائی سے مجھے موت کے حوالے نہ کرو۔

"اری پاپن! کس کے اُپدیش نے تیری بُدھی بھرشٹ کر دی ہے؟ تو سمجھتی کیوں نہیں کہ جس بھرت کی خاطر تو اس پاپ کرم میں پرورت ہوئی ہے وہ اِس راج کو کبھی سویکار نہیں کرے گا۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میرا پُتر بھرت دھرم کی پیروی کرنے میں شری رام سے بھی بڑھ کر ہے۔ تو بھی ذہن نشین کر لے کہ وہ تیرے پاپ میں ہرگز شامل نہیں ہوگا۔

"ہائے! کتنا دکھ ہے۔ میری جان لبوں پر آ رہی ہے۔ جن شری رام کو میں پل بھر کے لئے بھی جدا نہیں کر سکتا، اُنہیں تپسوی کا بھیس دھارن کرکے چودہ برس کے لئے بن کو جاتے ہوئے میں کیسے دیکھ سکوں گا؟ شری رام کی جدائی کوشلیا اور سیتا کیسے برداشت کریں گی؟ بے قصور شری رام کو ایسی سخت سزا دے کر میں اُن دونوں کو کیسے مُنہ دکھاؤں گا؟ لوگ میرے متعلق کیا سوچیں گے؟ یقیناً ہی وہ یہ کہیں گے کہ میں نے کام کے وشی بھوت ہو کر ایک جوان اور خوبصورت عورت کی غلامی قبول کی۔ اور اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اِتنا گھور انرتھ کرنے کو تیار ہو گیا۔ کتنا اچھا ہو اگر شری رام میرے کہنے پر بھی بن باس کو نہ جائیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ میری بات کا پاس رکھنے کی خاطر فوراً رخصت ہو جائیں گے۔

"ہائے! میں کتنا بدبخت اِنسان ہوں کہ نہ چاہنے پر بھی اپنے فرمانبردار بیٹے کو دیش نکالا دینے کی مجبوری میں پھنس کر اپنی عورت کے ہاتھوں رسوا ہو رہا ہوں۔ اری کم بخت! تجھے شری رام میں کیا بُرائی نظر آتی ہے جو اُنہیں بن باس بھیجنا چاہتی ہو؟ اُنہوں نے تو کبھی کسی کو دُکھ نہیں پہنچایا۔ کبھی کسی سے کڑوا بول نہیں بولے۔ پھر تو اُنہیں کس قصور کی سزا دینا چاہتی ہے۔ یاد رکھ! میں پران دے دوں گا لیکن تیری یہ پاپ پورن بات ہرگز نہیں مانوں گا۔ تو بیشک آگ میں جل کر خاک ہو جا۔ زہر کھا کر نرکوں میں چلی جا یا زمین کھود کر اُس میں سما جا۔ مگر تیری خاطر میں اپنے سے رام کو جدا نہیں کر سکتا۔ تیرا تو مر جانا ہی میرے لئے بہتر ہے۔ تو میری دھرم پتنی نہیں بلکہ جانی دشمن ہے۔ اگنی کے پاس بیٹھ کر ویدک منتروں دوارا میں نے جو تیرا ہاتھ پکڑا تھا اُسے اب میں چھوڑتا ہوں اور تیرے کارن اپنے پُتر بھرت کا بھی تیاگ کرتا ہوں۔ اب میرا تم دونوں سے کوئی رشتہ ناطہ نہیں۔"

اپنے پتا کے لئے شری رام کے دل میں جو عقیدت تھی اور مہاراج دشرتھ کے وچن

کو نبھانے کی خاطر اُنہوں نے جو قربانی دی اُس کی مثال ساری دُنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اپنے والدین کے واسطے شری رام کی شردھا کا اظہار جن الفاظ میں ہوتا ہے، وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ شری رام کیکئی سے کہتے ہیں :۔

" مہاراج میرے پتا، گورو، دیوتا سب کچھ ہیں۔ میں اُن کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے کیا نہیں کرسکتا ؟ وہ چاہیں تو میں آگ میں کود سکتا ہوں، زہر پی سکتا ہوں، سمندر میں ڈوب سکتا ہوں۔ تم مجھے فوراً بتاؤ، میں اُن کی آگیا کا کس طرح پالن کروں ؟ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اُن کا وچن نبھانے کی خاطر میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں "

کیکئی کا منشا معلوم ہونے پر شری رام نے پھر کہا :۔

" ماں ! جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہوگا۔ میں مہاراج کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے آج ہی بن باس کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔ میرے بھائی بھرت کو جلد از جلد یہاں بُلا کر اُسے راج دیا جائے۔ اسی میں میری خوشی ہے۔ یوں تو صرف تمہارے کہنے پر ہی میں دھن دولت اور حکومت یہاں تک کہ سیتا اور اپنے پرانوں کا بھی تیاگ کرسکتا ہوں۔ پھر اگر پتاجی کی آگیا ہو کہ میں بن باس کو چلا جاؤں تو مجھے کیسے کوئی اعتراض ہوسکتا ہے ؟ میرے پتا سے بڑھ کر میرا کون ہت چنتک ہوگا۔ تم بالکل فکر نہ کرو۔ میں اِن کی پرتگیا پر ہرگز آنچ نہیں آنے دوں گا۔ اور بہر صورت آج ہی بن کو چلا جاؤں گا۔ بِنا کوئی سوچ وچار یا صلاح مشورہ کئے میں چودہ برس تک ڈنڈک آرنیہ میں ایک تپسوی کا جیون بسر کرنے کے لئے تیار ہوں۔

" تم وشواس رکھو کہ رشیوں کی طرح مجھے بھی صرف دھرم کا ہی آسرا ہے۔ میں دھن دولت کی پوجا کرنے کے لئے اِس سنسار میں نہیں رہنا چاہتا۔ پتاجی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے اگر مجھے موت کا بھی سامنا کرنا پڑے تو میں کداپی سنکوچ نہیں کروں گا۔ اُن کی سیوا یا اُن کی خوشی کی خاطر جیون کا بلیدان کر دینے سے بڑا دھرم دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے تم یقین رکھو کہ اُنہوں نے جیسا وچن تمہیں دیا ہے، عین اُسی کے مطابق ضرور بالضرور ہوگا۔ وہ ہرگز ٹل نہیں سکتا۔

" انہیں کہنے کی بجائے اگر تم نے سیدھا مجھ ہی اپنا منشا بتلایا ہوتا تو بھی میں تمہارا حکم سر آنکھوں پر بجا لاتا۔ اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ ہوتی۔ ایسا نہ کر کے تم نے پتاجی کو ناحق دکھ دیا ہے۔ شاید تمہیں میرے اندر کچھ بھی وصف نظر نہیں آیا جو تم نے سمجھا کہ میں اپنے ماں باپ کی حکم عدولی کر سکتا ہوں۔ میں پھر بھی تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگرچہ پتاجی نے میرے ساتھ اِس معاملہ میں بات کرنا مناسب نہیں سمجھا، تاہم تمہارے کہنے کے اُنوسار میں اُن کی آگیا کا

پالن کرنے کی خاطر چودہ برس کے لیئے آج ہی ڈنڈکارنیہ کو جارہا ہوں ۔ تم بھرت سے کہنا کہ وہ راج دھرم کو نبھاتے ہوئے پتاجی کی سیوا کا پورا پورا خیال رکھے "

جب ماتا کوشلیا نے شری رام کو بن باس جانے سے منع کیا تو شری رام نے جواب دیا : —

" ماں ! تم مجھے غلط مت سمجھو ۔ میں کوئی نئی بات نہیں کررہا ۔ میں اُسی دھرم کا اُنوسرن کررہا ہوں جو ہمارے پُورَوجوں کی ریتی ہے ۔ پتا کی آگیا میں چلنا ہی دھرم ہے ۔ مہاراج سگر کے پُتروں نے پتا کی آگیا میں رہتے ہوئے ساری دھرتی کو کھود ڈالا اور بے موت مارے گئے ۔ لیکن اپنے کرتویہ سے مُنہ نہ موڑا ۔

" میں اپنی دھارنا کو بدل نہیں سکتا کہ اپنے پتا کا حکم بجا لانا ہی سب سے بڑا دھرم ہے ۔ اگر پتا دوارا کوئی آدیش غصّہ میں ، خوشی میں یا کام واسنا کے وشی بھوت ہوکر بھی دیا گیا ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ہر حالت میں پتاجی کی آگیا ماننا ہی دھرم ہے ۔ کیونکہ وہ اپنے ستیہ دھرم پر قایم ہیں ۔ اُن کا جیون دھرم میئے ہے ۔ وہ ہمارے پتا ہی نہیں ، گُورو بھی ہیں اور راجہ بھی ہیں ۔ اس لیئے ہم سب بھائیوں کو اُن کی آگیا میں رہ کر ہر طرح سے اُنھیں خوش رکھنے کے لیئے کوشاں رہنا چاہیئے "

مہرشی بالمیکی کا یہ پُختہ اعتقاد تھا کہ منش سماج کا کلیان گرہست جیون کی شانتی ، سمفرتا اور پوترتا پر منحصر ہے ۔ اگر پریواروں میں سُکھ شانتی ہوگی تو سماج بھی انتشار سے بچا رہے گا ۔ لیکن اگر باپ بیٹے اور بھائی بھائی کے درمیان کدورت کے سبب کشمکش ہوگی تو اس کا اثر سارے سماج پر پڑے گا ۔ چنانچہ خانگی تعلقات کو کشیدگی سے پاک اور پُرسکون رکھنے کی تعلیم رامائن میں جگہ جگہ ملتی ہے ۔ اپنے بھائی سُگریو کا جینا محال کر کے راندر کمار بالی نے خود ہی اپنی موت کو دعوت دی ۔ راون کے بھائی وبھیشن کی امداد سے ہی شری رام نے لنکا پر فتح پائی ۔ مگر شری رام ، لکشمن اور بھرت نے جس بھراتری پریم کا آدرش قائم کیا وہ بھی لاثانی ہے ۔ ایک دُوسرے کے لیئے اُن کی جذباتی محبت کا اظہار اُن ہی کے الفاظ میں مُلاحظہ فرمایئے ۔

شری رام لکشمن سے کہتے ہیں : —

" بھائی لکشمن ! تم میرے ساتھ مل کر اس پرتھوی کا شاسن کرو ۔ جو راج لکشمی مجھے پراپت ہورہی ہے وہ تمہارے ہی لیئے ہے ۔ تم میری انترآتما ہو ۔ اس راج کا سُکھ ہم اکٹھے مل کر بھوگیں گے "

لکشمن نے جنگلوں کی تکلیفات سہنا منظور کیا لیکن بھائی سے الگ نہیں ہوئے ۔

اُنھوں نے کہا :۔

"بھیّا ! اب جبکہ آپ نے بَن میں جانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو مَیں بھی آپ کے ساتھ چلُوں گا۔ ڈنڈکارنیہ میں جہاں ہزاروں درندے اور جنگلی ہاتھی آزادی سے گھُومتے ہیں وہاں آگے آگے چل کر مَیں راستے کی سبھی رُکاوٹوں کو دُور کرُوں گا۔ آپ پہاڑوں کی چوٹیوں پر یا جھیل تالابوں کے کِنارے سُکھ پُوروک وقت گزارنا۔ مَیں آپکی ضرُوریات کا خیال رکھتے ہوئے سب اِنتظام کرتا رہُوں گا۔ آپ کے بغیر مجھے کسی سُکھ بھوگ کی لالسا نہیں۔ آپ کا ساتھ نہ ہو تو مَیں سورگ میں رہنا بھی پسند نہیں کرتا۔ چُونکہ آپ نے مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اِس لئے مَیں بھی چودّہ برس تپسوی کے طور پر آپ کے ساتھ بَن میں رہُوں گا۔"

شری رام کے لیئے بھرت کی عقیدت اور محبت کا اظہار اِن الفاظ میں ہوتا ہے جبکہ اُنھوں نے مہرشی واشِشٹ جی کو کہے :۔

"گورُو دیو ! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اِس راج پر شری رام کا حق ہے۔ وہ نہ صِرف عُمر میں بلکہ دھرم آچرن اور گُنوں میں بھی مجھ سے بہت بڑے ہیں۔ آپ سوچیئے مَیں اُن کا راج کیسے ہڑپ سکتا ہُوں۔ کام وہی کرنا چاہیئے جو دھرم سنگت ہو۔ میری ماں نے جو پاپ کیا ہے میرا اُس سے کوئی واسطہ نہیں۔ اگرچہ شری رام اِس وقت یہاں موجُود نہیں ہیں۔ تاہم اِس راج کے وہی سوامی ہیں۔ مَیں تو اُن کا محض سیوک ہُوں۔ مہاراج دِلیپ اور نہشؔ کے سمان مہان تیجسوی شری رامچندر جی کو میرا یہاں سے ہاتھ جوڑ کر نمسکار ہے۔

"میرا اِرادہ اُنھیں بہت جلد واپس لوٹا لانے کا ہے۔ اگر وہ نہیں آئیں گے تو مَیں خود بھی لکشمن کی طرح اُن کے چرنوں میں رہنا چاہتا ہُوں۔ سیتا سمیت آپ سب لوگ میرے ساتھ شری رام کے پاس چلیں تاکہ ہم اُنہیں شاہی اعزاز اور شان و شوکت سے اُسی طرح اجودھیا میں واپس لائیں جو اُن کے اعلیٰ رُتبہ کے عین مُطابق ہو۔"

بھرت اور اپنے بھائیوں کے لئے شری رام کے جذبات ملاحظہ فرمایئے :۔

"لکشمن ! شری بھرت کے متعلق تمہاری بھاونا درست نہیں ہے۔ مَیں تو یہ سمجھتا ہُوں کہ وہ ہم سے مِلنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اُن کا ہمارے لیئے جو بھراتری پریم ہے وہی اُنھیں یہاں کھینچ لایا ہے۔ جب اُنھیں معلوم ہُوا ہوگا کہ ہم ولکل وستر دھارن کر کے چودّہ برس کے لیئے بَن میں چلے آئے ہیں تو اُنھیں بہت دکھ ہُوا ہوگا اور وہ ہمیں واپس لے جانے کے خیال سے یہاں آ رہے ہوں گے۔ میرا دِل کہتا ہے کہ اُنھیں راج پراپت کر کے

کوئی خوشی نہ ہُوئی ہوگی اور وہ راج مجھے لوٹانا چاہتے ہوں گے ۔ میں شری بھرت جی کی دھرم پرائینتا اور نیک خصلت کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔ اِس لیئے اُن کے بارے میں تمہیں کوئی غلط دھارنا نہیں بنانی چاہیئے ۔

" اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں شری بھرت سے اُن کا راج چھین لوں، جیسے کہ میں خود ہی پِتا کی آگیا سے چھوڑ آیا ہُوں، تو یہ مجھے کیسے منظور ہو سکتا ہے ؟ تم بخوبی جانتے ہو کہ سمندر سے گھری ہُوئی اِس ساری پرتھوی پر ادھیکار کر لینے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا لیکن اپنے بھائیوں کے بغیر سُکھ بھوگنے کی مجھے ذرا بھی خواہش نہیں ۔ تُمہیں ، بھرت اور شترو گھن کو چھوڑ کر تو میں سورگ کی بھی تمنّا نہیں کر سکتا ۔ میں اپنے دھنش پہ ہاتھ رکھ کر سچ کہتا ہُوں کہ مجھے اگر دھرم ، ارتھ اور راج کی کوئی خواہش ہے تو صِرف اپنے بندھوؤں کے سُکھ کی خاطر ہی ہے ۔ مجھے اپنے لیئے کچھ نہیں چاہیئے "

پتی اور پتنی کا آپس میں کِتنا پیار ہو سکتا ہے اور وہ ایک دُوسرے کے لِئے بڑی سے بڑی مُصیبت جھیلنے کو کس حد تک تیار ہو سکتے ہیں ، اِس لحاظ سے بھی مہرشی بالمیکی نے شری رام اور سیتا کے رُوپ میں ایسا آدرش قائم کیا ہے جو لامثال اور لافانی ہے ۔ شری رام کے لیئے سیتا کے جذبات کی جھلک دیکھیئے :۔

" آریہ پُتر ! آپ مجھے کیسی شکھشا دے رہے ہیں ؟ آپ تو جنگل میں رہیں اور میں یہاں محلوں کے سُکھ بھوگوں ! یہ مذاق آپ کیوں کر رہے ہیں ؟ پتنی اپنے پتی سے الگ رہے ، یہ کون سا دھرم ہے ؟ شاستروں کے گیاتا ہو کر آپ مجھے وہ راستہ نہ دِکھائیں جو دھرم کے وِپریت ہو اور بدنام کرنے والا ہو ۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ماتا پِتا ، بیٹا اور بہو وغیرہ سبھی رشتہ داریاں اُن سب کے اپنے اپنے بھاگیہ کے انوسار ساتھ نبھاتی ہیں ۔ صِرف پتنی کا ہی ایسا سمبندھ ہے جو ہر حالت میں پتی کے ساتھ رہتی ہے ۔ ناری کا تو لوک اور پرلوک دونوں پتی کے بھاگیہ پر منحصر ہوتے ہیں ۔ اِس لیئے اگر آپ بن کو جا رہے ہیں تو میری تقدیر میں بھی یہی لِکھا ہے کہ میں آپ کے ساتھ بن میں رہُوں ۔ سُکھ اور دُکھ دونوں حالتوں میں ہمارا ناطہ اٹوٹ ہے ۔ جس راہ پر آپ چلیں گے اُس کے کانٹے ہٹاتی ہُوئی آپ کے آگے آگے چل کر مجھے جو خوشی میسّر ہوگی وہ آپ سے الگ رہ کر یہاں محلوں کے سُکھ بھوگنے سے ہرگز پراپت نہیں ہو سکتی ۔ بڑی بڑی یوگ سِدھیاں پراپت کرنے سے بھی بڑھ کر اِستری کے لیئے اپنے پتی کے چرنوں میں رہنا زیادہ مہتو پُورن ہے ۔ اِس لیئے آپ مجھے اپنے سے الگ کر کے کِس پاپ کی سزا دینا چاہتے ہیں ؟

" میں مانتی ہوں کہ بَن میں بڑے کشٹ اور دُکھ جھیلنے پڑیں گے ۔ لیکن میرا وشواس ہے کہ آپ کی سیوا میں رہ کر مجھے اُن کے کارن کوئی پریشانی نہیں ہوگی ۔ بڑے بزرگوں کی شکھشا کے انوسار میرا آپ کے ساتھ رہنا ہی واجب ہے ۔ آپ خود بھی تو کہا کرتے ہیں کہ پتی برتا ناری اپنے پتی سے الگ نہیں رہ سکتی ۔ پھر آپ ہی بتائیے آپ سے جُدا رہ کر میں کیسے زندہ رہوں گی ۔ اس زندگی سے تو مرجانا ہی بہتر ہوگا ۔ میں زہر کھاؤں گی ۔ آگ میں جل مروں گی ۔ لیکن آپ کی جُدائی کا صدمہ برداشت نہیں کر سکوں گی ۔ اس لئے مجھے تو بہر صورت آپ کے ساتھ ہی چلنا ہے ۔ جنگلوں میں بھی آپ جیسی حالت میں رہیں گے ، میرے لئے وہی سورگ سمان ہے ۔ اگر آپ تپسوی بنکر رہیں گے تو میں بھی دھرم کے انوسار برہمچریہ کا پالن کرتی ہوئی آپ کی سیوا میں اپنا وقت بڑی خوشی سے گذار لوں گی ۔ آپ ہی کی طرح پھل مول کھا کر میں ترپت ہو رہوں گی ۔ لذیذ کھانوں کی مجھے کوئی ترشنا نہیں ہے ۔ میں آپ کی دھرم پتنی ہوں ۔ اس لئے نہ صرف اس دُنیا میں بلکہ مرنے کے بعد پرلوک میں بھی میرا اور آپ کا ساتھ چھوٹ نہیں سکتا ۔ اپنے پتی برت دھرم میں سمقت رہ کر میں آپ ہی کی بھگتی کرتی ہوں ۔ میں آپ سے جُدا ہرگز نہیں رہ سکتی ۔"

شری رام کے لئے سیتاجی کی محبت اور عقیدت کا اظہار اُس وقت اور بھی نمایاں ہوتا ہے جب وہ راون کو زور دار الفاظ میں یوں پھٹکارتی ہیں :

" پاپی نشاچر ! تو میرے پتی دیو بھگوان شری رامچندر جی کے پراکرم کو نہیں جانتا ۔ اسی لئے مجھے اکیلی جان کر تجھے میرے سامنے ایسی بیہودہ باتیں کہنے کی جرأت ہوئی ہے ۔ شری رام سرو گُن سمپن ہیں ۔ وہ دیوراج اندر کے سمان پراکرمی اور مہان تیجسوی ہیں ۔ میں دل و جان سے انہیں کا انوسرن کرنے والی ہوں ۔ ارے دُشٹ ! تو گیدڑ ہو کر مجھ شیرنی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے ۔ معلوم پڑتا ہے تیری موت تجھے یہاں کھینچ لائی ہے ۔ تو زہریلے ناگ اور بھوکے شیر کے دانت اکھاڑنا چاہتا ہے ہلاہل زہر کا گھونٹ پینا چاہتا ہے ۔ اپنے گلے میں پتھر باندھ کر سمندر پار کرنا چاہتا ہے ۔

" ارے بدبخت راکشس ! جنگل کے شیر اور گیدڑ میں ، سمندر اور چھوٹے دریا میں ، امرت اور زہر میں ، سونے اور پیتل میں ، گرڑ اور کوّے میں ، ہنس اور گدھ میں جو فرق ہوتا ہے ، وہی شری رام اور تم میں ہے ۔

مَیں تجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہُوں۔ یاد رکھ! جب شری رامچندر جی اپنا دھنش بان لے کر تیرے سامنے کھڑے ہو جائیں گے تو تجھے سنسار کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ اور مجھے پراپت کرنے کی بجائے تُو اپنی جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اگر تُو امرت بھی پی لے تو بھی شری رام کی پتنی کا اپمان کر کے تُو زندہ نہیں بچ سکے گا۔ دیوراج اندر کی پتنی شچی کا ہرن کر کے شاید کوئی کچھ عرصہ کے لیے بچ جائے مگر بھگوان شری رامچندر کی پتنی کو بُری نگاہ سے دیکھنے والا ہرگز خیریت سے نہیں رہ سکتا۔

" پاپی راکھشس! مَیں بھگوان رام کی پتنی ہُوں اور میرا انوراگ اُنہیں کے چرنوں میں ہے۔ مجھے اپنے دھرم سے گرانے میں تمہاری کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مَیں تمہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہُوں۔ ممکن ہے کہ کوئی بھی دیوتا، راکھشس، گندھرب، یا دُوسرا پرانی تمہیں نہ مار سکتا ہو۔ لیکن شری رام کے ہاتھوں تُمہاری موت یقینی ہے۔ وہ سُورج اور چاند کو آکاش سے دھرتی پر گرا سکتے ہیں۔ سمندر کو سُکھا سکتے ہیں۔ اُن کی پتنی کو اُٹھا لانے کے بعد بھی تم خیریت سے رہ سکو گے، یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ وہ دِن اب دُور نہیں جب تمہاری وجہ سے یہ لنکا برباد ہو جائے گی اور جن راکھشسوں کی طاقت پر تمہیں بڑا ناز ہے، وہ سب اُسی طرح خاک میں لوٹتے ہُوئے نظر آئیں گے جیسے کھر اور دُوکھن سمیت ہزاروں راکھشس مارے گئے تھے۔"

آخر میں ہم بھگوان رام کی سیتا کے لِئے گہری محبت کا اظہار اُن کے الفاظ میں پیش کر کے اِس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

" لکشمن! اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ نہ معلوم کس جنم کے پاپوں کی سزا مجھے مِل رہی ہے۔ پہلے تو مجھے اپنے راج ادھیکار کو چھوڑنا پڑا۔ پھر ماتا، پتا، بندھو باندھووں سے الگ ہو کر جنگلوں میں رہنے کو مجبور ہُوا۔ ابھی مَیں پتاجی کی موت کے دُکھ کو نہیں بھُولا تھا کہ سیتا کی جُدائی کا حادثہ پیش آگیا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہُوں، سیتا کا ساتھ ہونے سے میں زندگی کی سبھی تلخیاں بھُول چُکا تھا۔ لیکن اُس کی جُدائی سے مجھے ایسی چوٹ لگی ہے کہ اب مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔ سیتا کے بغیر میرا جیون بیکار ہے۔ سیتا کی بے پناہ محبت، ایثار و وفاداری، کومل سوبھاؤ اور سبھی دُکھ دردوں کو مِٹا دینے والی اُس کی مُسکراہٹ

ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں بھلا سکتا ۔ سیتا ہی میرا جیون ہے ۔ اُس کے بغیر میں جینا نہیں چاہتا ۔

" ہائے ! جو دھرم پرائینا سیتا اجودھیا کے سُکھ تیاگ کر میرے ساتھ بن میں چلی آئی تھی ۔ اُس کے بغیر میں واپس کیسے لوٹ سکوں گا ؟ جن محلوں میں سیتا دکھائی نہ دیگی وہ میرے لئے ویرانے ہی ہوں گے ۔ ایسی سنسان اور بے سہارا زندگی کی مجھے کوئی تمنا نہیں ۔ لکشمن ! میں اب واپس نہیں جاؤں گا ۔ سیتا کی تلاش میں میری بقایا زندگی جنگلوں میں بھٹک بھٹک کر بھلے ہی ختم ہو جائے ۔ لیکن سیتا کے بغیر مجھے نہ تو اجودھیا کے راج کی خواہش ہے اور نہ میں سورگ کو ہی پراپت کرنا چاہتا ہوں ۔ تم میری خاطر مزید پریشانی نہ اُٹھاؤ اور واپس اجودھیا کو لوٹ جاؤ ۔ اگر مجھے سیتا کا پتہ نہ چلا تو کوئی بھی پرانی چین سے نہیں رہ پائے گا ۔ میں ساری دنیا کو فنا کر ڈالوں گا ۔ میرے کرودھ کی جوالا تمام کائنات کو راکھ کر ڈالے گی "

برہما نند نندہ

شری سیتا رام جی کو نمسکار!

بالمیکی رامائن (سنکھشپت)

(حصّہ دوئم)

ارنیہ کانڈ

ایک سے چوتھا سرگ

شری، رام لکشمن اور سیتا جی کا دنڈکارنیہ میں پہنچنا۔ اُن کا رشیوں دوارا سواگت کیا جانا۔ جنگل میں آگے بڑھنے پر وِرادھ نام کے راکھشس کا اُن پر حملہ کرنا۔ اُس کا شری رام اور لکشمن کے ہاتھوں مارا جانا

دنڈکارنیہ میں پہنچکر شری رام، لکشمن اور سیتا جی نے ایک سُندر پردیش میں رشیوں کے بہت سے آشرم دیکھے۔ وہاں رشی مُنیوں کی تپسیا کے پربھاؤ سے واتاورن اتنا تیج پُورن تھا کہ راکھشسوں کو اُس طرف دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ اُس رمنیک پردیش میں کئی طرح کے اہنسک پرانیوں نے بھی شرن لے رکھی تھی۔ جن کی اِدھر اُدھر اُچھل کُود سے وہاں چہل پہل بنی رہتی تھی اور خوبصورت

پرندوں کی چہک سے وایُومنڈل گُونجتا رہتا تھا۔ سوادِشٹ پھلوں سے لدے ہُوئے کئی پرکار کے جنگلی درختوں سے وہ آشرم گھرے ہُوئے تھے۔ اُن صاف سُتھرے آشرموں کے پرانگن میں لہلہاتے بیل بُوٹوں پر مہکتے ہُوئے رنگ برنگے پھُولوں کی خوشبُو سے وہاں کا شانت واتاورن بڑا ہی سُہاونا لگ رہا تھا۔ بڑی بڑی اگنی شالائیں، یگیہ کرنے کے پاتر اور جل سے بھرے کلش اِتیادی چیزیں ہی اُن آشرموں کی سمپتی تھیں۔ یگیہ ہون کے سمے وید منتروں کے پاٹھ سے وہ آشرم گُونجتے رہتے تھے۔ مرگ چرم دھارن کر کے صِرف جنگلی پھلوں پر گذارہ کرنے والے جِتیندرِیہ لمبی عُمر کے تپسوی مُنی وہاں نواس کرتے تھے جِن کا تیج اگنی اور سُوریہ کے سَمان تھا۔ شری رام، لکشمن اور سیتا کا اُن برہم رشیوں نے منگل مئے آشیرواد کے ساتھ سواگت کیا۔ شری رام کے کانتی یُکت رُوپ کو اُنھوں نے بڑے آشچریہ سے دیکھا اور اُن کے وِیکتِتو (PERSONALITY) سے وہ سَب بڑے پربھاوت ہُوئے۔ تینوں اَتِتھیوں کو سنیہہ پُوروَک اپنے یہاں ٹھہرا کر اُن رشیوں نے اُنھیں جنگلی پھل مُول بھینٹ کیئے۔

رات بھر وِشرام کر کے دُوسرے روز شری رام نے آگے چلنے کے لیئے رشیوں سے رُخصت لی اور تینوں یاتری گھنے جنگل میں اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگے۔ ریچھوں، چیتوں، ہرنوں اِتیادی سے بھرا ہُوا وہ خوفناک جنگل بالکل اُجاڑ بیابان تھا۔ وہاں کی جھاڑیاں اور درخت سُوکھے پڑے تھے۔ دُور دُور تک کہیں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ نہ تو وہاں کوئی تالاب تھا اور نہ اُدھر کوئی ندی نالہ ہی بہتا تھا۔ یُوں لگتا تھا کہ اُدھر کبھی کسی منش کا گُذر نہیں ہُوا۔ ایسے دُرگم بن میں شری رام لکشمن اور سیتا جی نے کافی دیر تک چلنے کے بعد دُور سے آتے ہُوئے ایک بھیانک راکھشس کو دیکھا۔ اُس کا ڈیل ڈول پربت کے سَمان تھا اور وہ اُونچی آواز میں گرج رہا تھا۔ گہری آنکھوں، بڑے مُنہ، چوڑے چپٹے پیٹ والا وہ وکرال راکھشس بڑا ہی وِکٹ رُوپ دھارن کیئے ہُوئے تھا۔ اُس نے جو چیتے کی کھال لپیٹ رکھی تھی وہ خُون اور چربی سے لتھ پتھ بھیگی ہُوئی تھی۔ ایک لوہے کے شُول میں اُس نے تین شیر، چار چیتے، دو بھیڑیئے، دس ہرن اور دانتوں سمیت ایک ہاتھی

کا مستک لٹکا رکھا تھا جس سے خون ٹپک رہا تھا۔
شری رام، لکشمن اور سیتا کو دیکھتے ہی وہ غصّہ میں بھر کر گرجتا ہُوا اُن کی طرف لپکا اور جھپٹ کر سیتاجی کو اپنی بغل میں دبوچ لیا۔ شری رام اور لکشمن سے تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہو کر وہ بولا۔
"تپسویوں جیسا بھیس دھارن کرکے ایک سُندر ناری کے ساتھ وچرنے والے تم کون پاپی ہو؟ تمہیں اس ڈنڈک بن میں گھس آنے کا حوصلہ کیسے ہُوا ہے؟ میرا نام وِرادھ ہے اور تمہارے جیسے تپسوی مُنیوں کو ہلاک کرکے میں اپنی بھوک مٹاتا ہُوں۔ اگر تم اس عورت کو میرے لئے چھوڑ کر بھاگ جاؤ تو میں تمہیں معاف کردوں گا ورنہ ابھی تمہارا خون پی جاؤں گا۔"
وِرادھ کی بات سُن کر شری رام نے لکشمن سے کہا۔
"لکشمن! راج کی بجائے بن باس پراپت ہونے پر اور پتاجی کی موت کا سماچار ملنے پر بھی مجھے اس قدر رنج اور دُکھ نہیں ہُوا تھا جتنا کہ سیتا کی اس دردناک حالت کو دیکھ کر ہو رہا ہے۔ ہمیں اس راکھشس کو فوراً موت کے گھاٹ اُتار دینا چاہیئے۔"
لکشمن کا چہرہ غصّہ سے تمتما رہا تھا۔ اُنھوں نے اپنے دھنش پر بان چڑھا کر جواب دیا۔
"بھیّا! آپ دُکھی نہ ہوں۔ میں اس نشاچر کو ابھی زمین پر سُلائے دیتا ہُوں۔"
پھر دونوں بھائیوں نے یکے بعد دیگرے کئی تیروں سے اُس راکھشس کو بیندھ ڈالا۔ درد سے نڈھال ہو کر اُس نے سیتاجی کو چھوڑ دیا اور اونچی آواز میں چیخ کر اتنی زوردار انگڑائی لی کہ تمام تیر اُس کے جسم سے نکل کر زمین پر تنکوں کی طرح گر پڑے۔ پھر اُس کے بھیانک قہقہوں سے سارا جنگل گونج اُٹھا۔ وہ بولا۔
"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ گھور تپ کرکے میں نے برہماجی سے یہ وردان پراپت کر رکھا ہے کہ کوئی ہتھیار میرے جسم کو نہ چھید سکے نہ کاٹ سکے۔"
تب شری رام اور لکشمن نے تلواروں سے اُسے زخمی کرنا شروع کیا۔ لیکن تیروں کی ہی طرح تلوار کے گھاؤ بھی فوراً بھر گئے اور وِرادھ نے اپنے

دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر شری رام اور لکشمن کو اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا - شری رام نے لکشمن سے کہا ___

" بھائی ! برہماجی سے پراپت ہوئے وردان کی وجہ سے یہ راکھشس ہتھیاروں سے نہیں مارا جا سکتا . اب ہمیں چاہیئے کہ اپنے شاریرک بل سے اِس کے انگ توڑ کر اِسے زمین پر رگڑ پٹک کر اِس کا خاتمہ کر دیں ___"

چنانچہ شری رام اور لکشمن نے اپنے زورِ بازو کا استعمال کر کے وِرادھ کی دونوں بھجائیں اُس کے شریر سے اُکھاڑ پھینکیں اور اُسے پرتھوی پر پٹک کر اُس کے پران نکالنے کی کوشش کرنے لگے . لیکن زمین پر بار بار پٹخے اور رگڑنے پر بھی جب وہ نہیں مرا تو وہ خود ہی کہنے لگا ___

" شری رام ! آپکی شجاعت اور جوانمردی دیکھکر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ ہی مہاراج دشرتھ کے سپتر ہو اور یہ آپکے چھوٹے بھائی لکشمن ہیں . اب مجھے اپنا پچھلا جنم یاد آ رہا ہے . میں دراصل گندھرب ہوں اور میرا نام تمبرو ہے . کبیر کے شاپ کی وجہ سے مجھے راکھشس شریر دھارن کرنا پڑا . جب میں نے کبیر کو اپنی سیوا سے پرسن کر دیا تو انھوں نے مجھے بتلایا کہ میرا کلیان آپ کے ہاتھوں ہوگا . آپ اب دیر نہ کیجیئے . مجھے جلدی سے سورگ پہنچا دیجیئے . میرے پران اِس طرح نہیں نکلیں گے . ایک گڑھا کھود کر آپ اِس راکھشس شریر کو اُس میں دبا کر مٹی پتھروں سے بھر دیجیئے . تبھی میرا کلیان ہو سکے گا . راکھشس شریروں کو زمین میں گاڑ دینے سے ہی اُن کی سدگتی ہو سکتی ہے . آپ میرے اوپر جلدی ہی یہ کرپا کیجیئے . یہاں سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر مہامُنی شربھنگ کا آشرم ہے . آپ اُن سے اوشیہ ملنا . وہ آپ کا صحیح مارگ درشن کریں گے ___"

وِرادھ کی گذارش سُن کر شری رام اور لکشمن نے زمین کھود کر ہاتھی جیسے اُس راکھشس کو گڑھے میں دھکیل دیا . پھر مٹی اور پتھر ڈال کر اُسے وہیں گاڑ دیا اِس طرح وِرادھ کو شاپ سے مکتی پراپت ہوئی اور وہ سورگ سدھارا .

پانچ سے دسواں سرگ

شری رام، لکشمن اور سیتا کا شربھنگ منی کے آشرم پر جا کر اُن کے درشن کرنا اور شربھنگ منی کا برہم لوک کو جانا ۔ راکھشسوں کے اتیاچار سے بچانے کے لیے بان پرست منیوں کا شری رام سے پرارتھنا کرنا اور شری رام کا اُنھیں بچانے کی پرتگیا کرنا ۔ سیتا جی کا شری رام کو اہنسا دھرم کا پالن کرنے کی پریرنا دینا لیکن شری رام کا راکھشسوں کو مار مٹانے کی اپنی پرتگیا کو اُچت بتا کر اُس پر قایم رہنے کی درڑھتا پرگٹ کرنا

وِرادھ کا کلیان کر کے شری رام نے سیتا جی کو سانتونا دی اور لکشمن سے بولے:

"سُمترا نندن! یہ جنگل واقعی بڑا خطرناک ہے ۔ اِس طرح کا حادثہ ہمیں پہلے کبھی پیش نہیں آیا ۔ چلو! اب ہم مہامنی شربھنگ رِشی کے آشرم پر اُن کے درشن کریں گے ۔"

جب شری رام، لکشمن اور سیتا شربھنگ منی کے آشرم پر پہنچے تو اُسی سمے دیوراج اِندر بھی وہاں پدھارے تھے ۔ شری رام نے تھوڑی دُوری پر آکاش میں سِتھت اُن کے چمکتے ہُوئے سُندر رتھ کو دیکھ کر لکشمن سے کہا ــــــ

"لکشمن! وہاں آکاش میں سِتھت ہرے رنگ کے گھوڑوں سے یکت اُس شریشٹھ رتھ کو دیکھو ۔ معلوم ہوتا ہے دیوتاؤں کے سوامی اِندر بھی مہامنی شربھنگ کے آشرم پر پدھارے ہیں ۔ اُن کے شریر کی کانتی سورج کی کرنوں کے سمان ہے ۔ اُن کے پیچھے کچھ دُوسرے دیوتا بھی ہیں اور بہت سے گندھرب' دیوتا'

سِدّھ اور مہرشی لوگ اُن کی اَستُتی کر رہے ہیں ـــــ"

جب شری رام، لکشمن اور سیتا شر بھنگ مُنی کے آشرم سے تھوڑی ہی دُوری پر رہ گئے تو دیوراج اِندر نے شر بھنگ مُنی سے کہا ـــــ

" شری رام چندرجی یہاں پہنچنے ہی والے ہیں۔ وہ جس مہان کاریہ کی پُورتی کے لِئے سنسار میں اَوترِت ہُوئے ہیں اُسے کوئی دُوسرا نہیں کر سکتا۔ میں اب چلتا ہُوں۔ آپ اُن کا سواگت کیجئے۔ جب وہ راون پر وِجے پراپت کر لیں گے تبھی میں اُن کا ساکھشاتکار کرُوں گا ـــــ"

اُس کے بعد وہ دیگر دیوتاؤں کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوگئے اور تھوڑے ہی سمے میں شری رام نے آشرم کے بھیتر پرویش کیا۔ اُن کے درشنوں سے اَتی پرسن ہوکر شر بھنگ مُنی نے اُن کا سواگت ستکار کیا اور وِدھی پُوروک اُنھیں کو آسن گرہن کروایا۔ شری رام دوارا یہ پُوچھنے پر کہ دیوراج اِندر وہاں کیسے آئے تھے، مہامُنی شر بھنگ نے جواب دیا ـــــ

" وہ مجھے برہم لوک لے جانے کی خاطر یہاں پدھارے تھے۔ لیکن میں جانتا تھا کہ آپ اِدھر آرہے ہیں۔ اِس لئے آپ کے درشن کرنے کی تمنّا سے میں نے دیوراج اِندر کے ساتھ جانا منظور نہیں کیا۔ گھور تپسیا کر کے میں نے جن شُبھ لوکوں پر وِجے پائی ہے وہ سوَرگ لوک اور برہم لوک میں آپ کو سمرپت کرتا ہُوں ـــــ"

شر بھنگ مُنی کی شردّھا اور بھگتی بھاؤ سے پرسن ہوکر شری رام نے کہا ـــــ

" مہامُنی! آپ دھنیہ ہیں۔ آپ کا جیون اور پُرشارتھ سپھل ہُوا جو آپ نے برہم لوک پر اَدھیکار پراپت کیا اور دیوراج اِندر خود آپ کو ستکار پُوروک ساتھ لے جانے کے لِئے پدھارے۔ آپ ہمارا مارگ درشن کیجئے کہ ہم اِس بن میں کہاں ٹھہریں؟"

مُنی شر بھنگ نے سنیہہ پُوروک اُتّر دِیا ـــــ

" آپ یہاں سے تھوڑی دُور مندا کنی ندی کے ساتھ ساتھ اُوپر کی طرف چلے جائیے۔ وہاں آپ کو مہاتیجوی سُوتیکشن مُنی کے درشن ہوں گے۔ وہ آپ کے ٹھہرنے کا مُناسب اِنتظام کر دیں گے۔ لیکن ابھی آپ دو گھڑی یہیں رُکیئے اور اپنی کرپا درِشٹی میری طرف رکھیئے جب تک کہ میں اِس شریر کو چھوڑ کر برہم لوک کے

لئے نہیں چلا جاتا"۔

پھر شرَبھنگ مُنی نے پر جولت اگنی میں پرویش کیا اور ایک تیجوی کمار کے رُوپ میں پرگٹ ہو کر آگ کی لپٹوں سے اُوپر اُٹھتے ہوئے دیولوک کو پار کر کے برہم لوک میں پہنچے جہاں برہماجی نے اُن کا سواگت ستکار کیا۔

شرَبھنگ مُنی کے برہم لوک کو گمن کر جانے کے پشچات شری رام چندرجی کے درشنوں کے لئے کئی مُنیوں کے سموہ اس آشرم پر پہنچے۔ اُن میں کچھ مہرشی تو ایسے تھے جو ساکھشات برہماجی کے انگوں سے پرگٹ ہوئے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ایک وقت کا آہار کرتے تھے، کچھ صرف جل پیتے تھے۔ کچھ پتّے کھا کر ترپت ہو رہتے تھے۔ کچھ صرف ہوا پر نربھر تھے اور کچھ سُورج اور چندرما کی کرنوں سے ہی نرواہ کر لیتے تھے۔ اُن میں ایسے تپسوی بھی تھے جو گلے تک پانی میں رہ کر تپ کرتے تھے اور کچھ ایسے بھی تھے جو گرمی کے موسم میں اپنے چاروں طرف آگ جلا کر اُوپر سے جلتے ہوئے سُورج کی تپش سہن کرتے تھے۔ کئی مُنی ہمیشہ بھیگے کپڑے پہنے رہتے تھے اور کئی کھلے میدان میں بنا چٹائی بستر کے برسات اور سردی گرمی برداشت کرنے کا ابھیاس کرتے تھے۔ اس طرح من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر جپ تپ کرنے والے مُنیوں کے سموہ شری رام کے پاس آ کر کہنے لگے ——

"رگھونندن! آپ کا پراکرم مہان ہے۔ آپ ساری پرتھوی کے رکھشک ہیں۔ جس طرح اندر دیوتاؤں کی رکھشا کرتے ہیں، ویسے ہی منش لوک کی رکھشا کرنے والے آپ ہیں۔ آپ کے اُتم گنوں سے آپ کا یش چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ اپنے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے آپ بنوں میں وچر رہے ہیں۔ آپ نہ صرف ستیہ دھرم کا پالن کرنے والے ہیں بلکہ سمپورن دھرم آپ ہی میں پرتشٹھت ہیں۔ آپ دھرم کو اچھی طرح جانتے ہیں اور دھرم ہی آپ کو پیارا ہے ——

"سوامی! ہم آپکی شرن میں آئے ہیں۔ آپ ہماری رکھشا کریں۔ جو راجہ اپنی پرجا کی حفاظت نہیں کرتا وہ اپنے دھرم سے گر جاتا ہے۔ اور جو راجہ اپنی جان پر کھیل کر بھی پرجاجنوں کو سُرکھشت رکھتا ہے، اُس کی بہت عرصہ تک اس لوک میں کیرتی بنی رہتی ہے اور شریر چھوڑنے پر وہ برہم لوک کا اَدھیکاری ہوتا

ہے۔ پھل مول کھا کر اپنے من اور اندریوں کو قابو میں رکھتے ہوئے تپسوی منی جو تپ روپ سادھنا کرتے ہیں، اُن کے پھل کا ایک چوتھائی بھاگ راجہ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ پرجا کی رکھشا کر کے اپنے دھرم کا پالن کرتا ہے۔

"اس بن میں نواس کرنے والے تپسوی منی جن میں براہمنوں کی تعداد زیادہ ہے، آپ کی پرجا ہیں اور اُن کی رکھشا آپ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ جو راکھشس ان منیوں کی ہتیا کر رہے ہیں، وہ بڑے بھیانک اور مہابلشالی ہیں۔ جن منیوں کی رہائش پمپا سرو ور کے پاس ہے یا جو تنگ بھدرا ندی اور منداکنی ندی کے تٹ پر رہتے ہیں یا چتر کوٹ پر بسیرا کیے ہوئے ہیں، اُن سب کا جیون خطرے میں پڑا ہوا ہے۔ یہ خونخوار راکھشس بے شمار تپسویوں کو مار چکے ہیں۔ جن کی ہڈیوں کے ڈھانچے آپ جگہ جگہ پڑے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ ان راکھشسوں سے آپ ہمیں بچائیے۔ ہم یہ پرارتھنا لے کر آپ کے پاس آئے ہیں ــــ"

اُن دکھیوں کی دل دہلا دینے والی فریاد سنکر شری رام نے انھیں تسلی دی اور کہا ــــ

"اے شریشٹھ منیو! آپ اس پرکار میرے آگے پرارتھنا نہ کریں۔ میں تو آپ کا سیوک ہوں۔ پتاجی کی آگیا کا پالن کرنے کے لیے جو میں ادھر آیا ہوں دراصل قدرت نے در پردہ آپ ہی کی سیوا اور رکھشا کے لیے مجھے یہ موقعہ عطا کیا ہے۔ راکھشسوں نے آپ لوگوں پر جو اتیاچار کیے ہیں اُس کے لیے انہیں اوشیہ دنڈت کیا جائے گا۔ ہم دونوں بھائی اُن سبھی راکھشسوں کو جلدی ہی یم لوک پہنچا دیں گے۔ آپ نشچنت ہو جائیے ــــ"

اس پرکار شری رام سے سانتونا پراپت کر کے جب تپسوی منی پرسنتا پوروک وداع ہو گئے تو سیتا جی نے بڑی ومرتا پوروک یوں گذارش کی ــــ

"آریہ پتر! آپ ہمیشہ دھرم کو دھارن کرنے والے ہیں۔ اس وشے میں مجھے کبھی کوئی سندیہہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی نہ جانے کیوں میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ تپسوی کا برت لے کر اس تپو بھومی میں نواس کرتے ہوئے اگر آپ ہنسا کا تیاگ نہیں کریں گے تو آپ دھرم سنکٹ میں پڑ جائیں گے۔ جب راج چھوڑ کر آپ بن باس گرہن کر چکے تو ایسے لوگوں کی ہتیا کرنا اچت نہیں جان پڑتا جن سے آپکی براہ راست کوئی دشمنی نہیں

" جھوٹ بولنا، پراستری گمن اور دوسروں کی بلاوجہ ہنسیا کر دینے کا شوق ایسی برائیاں ہیں جو کسی بھی پرش کو دھرم سے گرا سکتی ہیں۔ میرا یہ یقین ہے کہ آپ نہ تو جھوٹ بولتے ہیں اور نہ کبھی آپ کے من میں کسی غیر عورت سے تعلق پیدا کرنے کا خیال ہی آ سکتا ہے۔ لیکن آپکی بہادری اور شجاعت کا دھیان کر کے جب میں آپ کے ہاتھ میں دھنش اور بان دیکھتی ہوں تو مجھے یہ خوف ستانے لگتا ہے کہ کہیں آپ بلاوجہ ہنسا کے مارگ پر نہ چل پڑیں جس سے آپ کے لئے دھرم سنکٹ پیدا ہو جائے۔"

دھرم بھاونا سے پریرت سیتاجی کی شکھشا کو شری رام نے بڑے غور سے سنا اور بولے ——

" دیوی! میرا ہت چنتن کر کے تم نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تپسوی براہمن منیوں پر اتیاچار ہو رہا ہو اور ہم ان کی رکھشا کے لئے کچھ بھی نہ کریں۔ اپنے کھشاتر دھرم کا پالن کرتے ہوئے یوں تو ہمیں خود بخود ہی ان کے بچاؤ کے لئے کارروائی کرنی چاہیئے تھی اور جبکہ وہ فریاد لے کر ہماری شرن میں آ گئے تو انکی رکھشا کرنا ہمارا پرم کرتویہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے انھیں وچن دیا ہے کہ دنڈکارنیہ میں نواس کرنے والے تمام راکھشسوں کا صفایا کیا جائے گا جو ان تپسویوں کو نہایت بیدردی سے مار کر کھا جاتے ہیں۔ تم جانتی ہو کہ پرتگیا کر کے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اپنے ستیہ دھرم پر قائم رہتے ہوئے مجھے ان رشیوں کی رکھشا کے لئے کھشاتر بل کا استعمال کرنا ہی پڑے گا۔ اس میں کوئی دھرم سنکٹ نہیں ہے۔ تم چنتا نہ کرو۔"

گیارہ سے سولہواں سرگ

کئی رشیوں کے آشرموں میں تھوڑا تھوڑا عرصہ رہنے کے بعد شری رام، لکشمن اور سیتا کا سُتیکھشن منی کی آگیا پراپت کر کے مہرشی اگستیہ کے آشرم میں جانا۔ مہرشی اگستیہ کا شری رام کو دویہ استر پردان کرنا۔ مہرشی کی انومتی سے شری رام کا پنچ وٹی میں اپنا آشرم بنانے کے لئے روانہ ہونا، راستے میں گدھ راج جٹایو سے ملاقات ہونا۔ پنچ وٹی میں آشرم بنا کر آنند پورک جیون بسر کرنا

کچھ عرصہ ایک رشی کے آشرم میں پھر کسی دوسرے رشی کے پاس ٹھہرتے ہوئے شری رام، لکشمن

اور سیتا بنوں میں گھومتے پھرتے اپنا وقت گزارنے لگے۔ پرکرتی کی شوبھا دیکھتے ہوئے جب وہ یاترا پر چلتے تو راستے میں بڑے ہی دلفریب نظارے دیکھ کر انہیں وشیش آنند کی انوبھوتی ہوتی۔ کہیں تو اونچے پربتوں کی چوٹیاں خوبصورت نظر آتی تھیں اور کہیں ندیوں کے کنارے سارس پکشیوں کے خوبصورت جھنڈ دیکھ کر پرسنتا ہوتی تھی۔ کھلے ہوئے کمل کے پھولوں سے بھرپور سروروں میں کئی طرح کے سُندر پرندوں کی کھلواڑ اور چہچہانا بڑا ہی بھلا لگتا تھا۔ اچھلتے کودتے ہرنوں کی ٹولیاں، مدمست ہاتھی اور جنگلی بھینسے اور سور جگہ جگہ بنوں میں بھاگتے پھرتے تھے۔ ہرے بھرے درخت اور پودے پھولوں پھلوں سے لدے پڑے تھے جن کی مہک سے جنگلوں کی فضا معطر ہو رہی تھی۔

اس طرح پراکرتک جیون کا آنند اٹھاتے اور رشیوں کی سیوا میں رہتے ہوئے دس برس گذار کر شری رام واپس ستیکھشن منی کے آشرم پر پہنچے۔ انھیں دیکھ کر منی بہت پرسن ہوئے۔ سواگت ستکار کے ساتھ منی نے کشل سماچار پوچھا اور اپنے آشرم پر ٹھہرنے کے لئے کہا۔ کچھ عرصہ وہاں ٹھہرنے کے بعد شری رام نے ستیکھشن منی سے مہرشی اگست کے پاس جانے کی اجازت مانگ کر ان سے مہرشی اگست کے آشرم کا راستہ دریافت کیا اور پھر یاترا پر چل پڑے۔

راستے میں ایک رات مہرشی اگست کے بھائی کے آشرم پر رکنے کے پشچات جب وہ اپنی منزل کے نزدیک پہنچے تو شری رام نے لکشمن سے کہا:۔

"سُمترانندن! ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اب مہرشی اگست کا آشرم یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ راستے کی جو پہچان ستیکھشن منی نے ہمیں بتلائی تھی اس کے مطابق وہ سامنے نظر آرہا آشرم مہرشی اگست کا ہی ہے۔ جلدی ہی ہمیں اب مہرشی کی سیوا میں پہنچنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوگا جن کے تپ سے یہ دکھشن دشا پربھاوت ہو رہی ہے۔ براہمنوں کی ہتیا کرنے والے دو راکھشسوں واتاپی اور الول کا وناش کرکے مہرشی اگست نے جب سے اس جنوبی علاقہ میں اپنا آشرم ستھاپت کیا ہے تب سے راکھشسوں کی ہمت نہیں پڑتی کہ وہ ادھر کا رخ کر سکیں۔ ان کا نیوبل مہان ہے اور ان کی مہما کا شبدوں میں ورنن نہیں ہو سکتا۔ انھوں نے وندھیاچل پربت کو زیادہ اونچا اٹھنے سے روک دیا تھا اور سمندر کو سکھا دیا تھا سمست سنسار کے وہ پوجنیہ ہیں۔ دھرم کا سنچے کرنے کے لئے دیوتا، یکھش، ناگ

رشی اور مُنی اُن کے آشرم میں نِواس کرتے ہیں۔ مجھے بڑی پرسنتا ہو رہی ہے کہ ہمیں مہرشی اگست کی سیوا میں رہ کر اُن کا آشیرواد پراپت کرنے کا موقعہ ملے گا۔"

اِس پرکار مہرشی اگست کا گُن گان کرتے شری رام، لکشمن اور سیتا مہرشی کے آشرم پر پہونچ گئے۔ مہرشی نے یوگ بل سے پہلے ہی جان لیا تھا کہ شری رام اُن کے پاس آنے والے ہیں۔ اِس لئے اُن کے پہونچنے کی سُوچنا ملنے پر مہرشی نے اُن کا پرسنتا پُوروک یتھوچت سواگت ستکار کیا اور شری رام، لکشمن اور سیتا نے شردھا پُوروک مہرشی کے چرنوں میں مستک جُھکایا۔ مہرشی اگست نے اتھتیوں کو اپنے سامنے بیٹھنے کی آگیا دی اور بڑے سنیہہ بھاؤ سے بولے:۔

"شری رام! میں اپنے تپ کے پربھاؤ سے اُن ساری گھٹناؤں کو بھلی بھانتی جانتا ہُوں جن کے کارن آپ ایودھیا کا راج تیاگ کر اِدھر بن میں آئے ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہُوں کہ اِس آشرم میں میرے پاس رہنے کی تمنّا رکھنے پر بھی آپ یہاں نہیں ٹھہرنا چاہتے۔ کیونکہ آپ نے راکھشسوں کا وِناش کرنے کی پرتگیا لے رکھی ہے چُونکہ راکھشس اِس آشرم کے نزدیک بھی نہیں پھٹکتے اور یہاں سے کوسوں دُور رہتے ہیں۔ اِس لِئے آپ یہاں سے جنوب کی طرف مزید آگے بڑھ کر اپنا آشرم بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کے من کا یہ بھاؤ بھی مجھے معلوم ہے۔

"دھرم کی رکھشا کے لئے آپ نے جو برت دھارن کیا ہے اُس میں آپ سپھل ہوں اِس کامنا کے ساتھ میں آپ کو بھگوان وِشنُو کا دھنش، دیوراج اِندر کے دو ترکش اور دِویہ تیر تلواریں بھینٹ کرتا ہُوں۔ آپ کا کلیان ہو۔ یہاں سے جنوب کی طرف گوداوری ندی کے کنارے پنچ وٹی نام کا سُندر بن ہے۔ جہاں پھل پھُولوں سے لدے ہُوئے طرح طرح کے بے شمار پیڑ پودے دھرتی کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ آشرم بنا کر آپ کے رہنے کے لِئے وہ بڑا ہی موزوں استھان ہے لیکن آپ جب تک چاہیں، اِس آشرم میں وِشرام کریں۔ آپ کے یہاں ٹھہرنے سے مجھے بڑی خوشی ہوگی۔"

مہرشی اگست سے انومتی پراپت کر کے شری رام اپنے بھائی اور پتنی کو ساتھ لیکر پنچ وٹی کی طرف روانہ ہُوئے۔ دو کوس کی دُوری طے کر کے جب وہ اپنی منزل مقصود کے قریب پہنچے تو اُنھیں راستے میں بیٹھا ایک بہت بڑا گدھ دکھائی پڑا۔ اُس کا ڈیل ڈول دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کوئی راکھشس گدھ کی شکل میں وہاں بیٹھا ہو۔ پُوچھنے پر اُس نے بتایا:۔

"میرا نام جٹایُو ہے اور میں آپ کے پتا مہاراج دشرتھ کا پرانا دوست ہوں۔ یہ جنگل بڑے بھیانک راکھشسوں کی قیام گاہ ہے۔ اگر آپ اپنا آشرم یہاں بنا کر رہیں گے تو میں آپ کے آشرم کا دھیان رکھوں گا۔ جب کبھی آپ اور آپ کا بھائی آشرم سے باہر جائیں گے، آپکی غیر حاضری میں سیتاجی کی حفاظت میں کروں گا۔"

جب جٹایُو نے اپنے متعلق پوری واقفیت دے دی اور بتلا دیا کہ کس طرح وہ مہاراج دشرتھ کے پرانے دوست ہیں تو ان کی ملاقات سے شری رام بڑے خوش ہوئے۔ پھر وہ سب آگے بڑھے اور ایک سندر استھان پر پہنچکر شری رام کی آگیا سے لکشمن نے وہاں کُٹیا کا نرمان کر دیا۔ تب شری رام نے پرسنتا پُورک بھائی کو گلے لگا کر اس کی بہت تعریف کی۔ اس جگہ سے تھوڑی ہی دور سامنے گوداوری ندی بہہ رہی تھی جس کا سُہاونا منظر بڑا ہی دلکش لگتا تھا۔ سنان کے پشچات انہوں نے دیوتاؤں کی پوجا کر کے ودھی وت پُشپ ارپت کیئے اور پھر اپنے نئے گھر میں پرویش کیا۔

سردیوں کے موسم میں گوداوری پر سنان کرنے کے لیئے جاتے ہوئے ایک دن پربھات کے سمے لکشمن کو بڑے بھائی شری بھرت کی یاد آئی اور وہ شری رام سے بولے ـــــ

"بھیّا! اسی سمے اتنی سردی کے باوجود ہمارے بھائی بھرت بھی سرجو ندی پر سنان کے لیئے جاتے ہوں گے۔ آپ کے تپسوی جیون کا انوسرن کرتے ہوئے انہوں نے جو برت دھارن کیا اس کا سمرن کر کے بار بار مجھے ان کی مہانتا کا دھیان ہوتا ہے۔ شاہی سُکھ بھوگوں کا تیاگ کر کے اتنی سردی کے موسم میں بھی وہ بنا بستر بچھائے خالی زمین پر سوتے ہوں گے۔ معمولی کھانے پر گذر بسر کرتے ہوئے شری بھرت جو تپ کر رہے ہیں اس سے نشچے ہی وہ سورگ پر ادھیکار پراپت کر لیں گے۔ ستیہ وادی، دھرماتما، جتیندریہ، میٹھا بولنے والے، ونمر بھاؤ کے مالک شری بھرت آپ ہی کی پیروی کرتے ہیں۔ ایسے گن وان پُتر کی ماتا اور مہاراج دشرتھ کی پتنی ہو کر کیکئی اتنی ظالم کیسے بن گئی، یہ سوچ کر بڑا افسوس ہوتا ہے ــــ"

کیکئی کے بارے میں لکشمن نے جو وچار پرگٹ کیئے وہ شری رام کو پسند نہیں آئے انہوں نے چھوٹے بھائی کو بڑے سنیہہ سے سمجھاتے ہوئے کہا:ـــ

"پیارے لکشمن! تمہیں ماتا کیکئی کے متعلق اپنے من میں اس طرح کے بھاؤ نہیں رکھنے چاہئیں اور نہ ہی ان کے لیئے نندا کے شبدوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ شری بھرت کی یاد دلا کر تم نے مجھے بڑا سُکھ دیا ہے۔ تم بھرت کے گُنوں کا ہی ورنن کرو۔ ان کا

سمرن کرکے مجھے بڑی راحت محسوس ہوتی ہے، وہ دن کتنا آنندمئے ہوگا جب ہم اپنے بھائیوں شری بھرت اور شتروگھن سے پھر مل سکیں گے ۔۔۔

گوداوری میں سنان کرکے انھوں نے دیوتاؤں اور پتروں کا ترپن کیا۔ پھر سورج کے طلوع ہونے پر وندنا کرتے ہوئے شری رام، لکشمن اور سیتا اس طرح شوبھا پا رہے تھے جیسے گنگاجی کے پاس مہادیو رودر بھگوتی اما اور نندی کے ساتھ براجمان ہوتے ہیں ۔

سترہ سے اکیسواں سرگ

شروپ نکھا کا شری رام کے آشرم میں آکر ان سے کہنا کہ وہ اسے پتنی کے روپ میں گرہن کرلیں۔ ان کے انکار کرنے پر اس کا لکشمن کے پاس جانا اور ان سے بھی مایوس کن جواب ملنے پر سیتاجی پر حملہ کرنا، شری لکشمن کا اس کے ناک کان کاٹ کر اسے بھگا دینا، شروپ نکھا کا اپنے راکھشس بھائی کھر کے پاس شکایت کرنا۔ شری رام سے بدلہ چکانے کے لیئے کھر کا چودہ راکھشس بھیجنا اور ان کا شری رام کے ہاتھوں مارا جانا

ایک روز شری رام اپنے آشرم میں بیٹھے سیتاجی اور لکشمن جی کے ساتھ وارتالاپ کر رہے تھے۔ اسی سمے راون کی بہن شروپ نکھا وہاں آ پہنچی اور شری رام کا آکرشک روپ دیکھ کر اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھی۔ ان کے کانتی یکت تیجسوی مکھ کمل جیسے وشال شندر نیتر اور لمبی بھجاؤں والے بھویہ شریر کے پربھاؤ سے موہت ہوکر وہ شری رام سے بولی ۔۔۔

" تپسوی کے بھیس میں ایک استری کو ساتھ لیئے تم دنڈکارنیہ میں کہاں سے آئے ہو؟ تم کون ہو؟ تمہارا کیا نام ہے؟"

رُوپ بدلنے میں ماہر شرُوپ نکھا راکھشسی کو شری رام نے جواب دیا:۔

" میرا نام رام ہے۔ میں اپنے پتا مہاراج دشرتھ کی آگیا سے اجودھیا کا راج تیاگ کر بن باس کے لیئے یہاں آیا ہوں۔ یہ میرا چھوٹا بھائی لکشمن ہے اور یہ میری دھرم پتنی سیتا ہے جو ودیہہ راج جنک کی پُتری ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا نام اور احوال ہے اور تم یہاں کس غرض سے آئی ہو؟"

کام واسنا کے وشی بھوت ہوئی شرُوپ نکھا نے دیو راج اندر کے سمان تیجسوی اور کام دیو جیسے سُندر شری رام کو بھاؤ کتا پُورن درشٹی سے دیکھا اور کہنے لگی ــــ

" میرا نام شرُوپ نکھا ہے۔ میں جیسا چاہوں رُوپ بدل سکتی ہوں۔ مہابلی راون میرا بھائی ہے۔ اُس کا نام تو تم نے سُن ہی رکھا ہوگا۔ دیرگھ کال تک سونے والا کمبھ کرن بھی میرا بھائی ہے۔ میرے تیسرے بھائی کا نام وبھیکشن ہے جس کا آچار ویوہار راکھشسوں جیسا نہیں ہے بلکہ وہ دھرماتما ہے۔ مہاپراکرمی کھر اور دُوکھن بھی میرے بھائی ہیں جن کے نام سے یہ علاقہ کانپتا ہے۔ اب تم یہ سمجھ لو کہ میں اپنے بھائیوں سے بھی بڑھ کر بلوان اور پراکرمی ہوں ــــ

" تمہارا سُندر رُوپ دیکھ کر میرا من موہت ہو گیا ہے۔ میں تمہیں اپنا پتی بنا کر تمہارا جیون عیش و آرام سے بھرپور کر دُوں گی۔ اس بدصورت عورت کا خیال تم اپنے دل سے نکال دو۔ میرے ساتھ چلو۔ ہم دونوں جنگلوں اور پہاڑوں میں سیر و سیاحت کرتے ہوئے زندگی کے مزے لُوٹیں گے ــــ"

رُوپ بدل کر آئی ہُوئی راکھشسی شرُوپ نکھا کو ٹالنے کے وچار سے شری رام نے جواب دیا:ــــ

" میں تو شادی شدہ ہوں اور اپنی پتنی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ میرا چھوٹا بھائی لکشمن اکیلا ہے۔ اُسے پُوچھ دیکھو، شاید وہ تمہیں اپنی پتنی بنانا منظور کرلے۔"

شری رام کا پیچھا چھوڑ کر شرُوپ نکھا لکشمن کے گرد ہو گئی۔ لیکن کام واسنا سے پیڑت راکھشسی کو اُن سے بھی مایُوسی کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ اس طرح منو کامنا پُوری نہ ہونے پر وہ کرودھ کے آویش میں یہ کہتی ہُوئی سیتاجی پر جھپٹی:ــــ

" اگر اس عورت کی وجہ سے تم مجھے ٹھکرا رہے ہو تو میں اسے ابھی کھا جاؤں گی۔"

سیتاجی کی زندگی کو خطرے میں دیکھ کر شری رام نے لکشمن سے کہا :—

" رگھونندن ! تم دیکھتے ہو ان راکھشسوں سے بات کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے ۔ تم فوراً اس راکھشسی کو انگ ہین کر کے یہاں سے بھگا دو تاکہ سیتاجی کی رکھشا ہو سکے ۔"

بڑے بھائی کی آگیا پاتے ہی لکشمن نے اُسی وقت خونخوار راکھشسی کے ناک اور کان کاٹ لیئے اور وہ چیختی چلاتی ہوئی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی ۔

پنچ وٹی سے تھوڑے ہی فاصلہ پر جن ستھان نامک راکھشسوں کا گڑھ تھا جہاں کھر کی حکومت قائم تھی ۔ شری رام کے آشرم سے بھاگ کر شروپ نکھا سیدھی کھر کے پاس جن ستھان میں پہنچی اور اُس کے سامنے ہاہاکار مچانے لگی ۔ اپنی بہن کی بگڑی ہوئی صورت دیکھ کر راکھشسوں کے راجہ کھر کو بڑا غصّہ آیا ۔ طیش میں بھر کر اس نے شروپ نکھا سے پوچھا :—

" مجھے بتاؤ کس نے تمہاری یہ حالت بنائی ہے ؟ وہ کون ہے جسے اپنی زندگی سے پیار نہیں رہا اور تمہارے ساتھ ایسا سلوک کر کے جس نے اپنی موت کو دعوت دی ہے ۔ چپ چاپ بیٹھے ہوئے زہریلے ناگ سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کس نے حماقت کی ہے ؟ اپنی مرضی کے مطابق روپ بدل کر تم تو خود ہی کسی بھی پرانی کے لیئے یمراج بن سکتی ہو ۔ پھر بھی یہ دُردشا کروا کر تم یہاں روتی ہوئی کیسے چلی آئی ہو ؟ دیوتاؤں ، گندھروں ، رشیوں منیوں میں ایسا کون ہو سکتا ہے جو میرے ساتھ دشمنی باندھنے کی ہمت کر سکے ؟ دیوراج اندر بھی میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا پھر سنسار میں کسی دوسرے پرانی کی کیا مجال ہے کہ وہ میری بہن پر اتیاچار کر کے زندہ بچ رہنے کی تمنّا رکھے ؟ چلانا بند کرو اور مجھے فوراً اُس بزدل کا نام پتہ بتاؤ جس نے یہ کمینہ حرکت کی ہے ۔ میں اُسے لمحہ بھر کے لیئے بھی زندہ رہنے کی مہلت نہیں دے سکتا ۔"

اس پرکار کھر دوارا دھیرج دینے دلانے پر شروپ نکھا کو تسلّی ہوئی کہ اُسے ذلّت کرنے والوں سے اب وہ پورا بدلہ چکا سکے گی ۔ چنانچہ اپنے زخموں کے کشٹ کو برداشت کر کے وہ بولی :—

" بھیا ! دو نوجوان راجکمار تپسوی کے بھیس میں یہاں سے نزدیک ہی آشرم بنا کر رہنے لگے ہیں ۔ وہ دونوں جتیندریہ اور برہمچاری جان پڑتے ہیں ۔ لیکن اُن کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان عورت بھی ہے جس کی وجہ سے اُنہوں نے میری یہ دُرگت بنائی ہے ۔

وہ اپنے آپ کو اجودھیا کے مہاراج دشرتھ کا پُتر بتاتے ہیں اور اُن کا نام رام اور لکشمن ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم پڑتا ہے کہ وہ راکھشسوں کا وِناش کرنے کے لیئے دنڈکارنیہ میں گھس آئے ہیں۔ اِس لیئے میری تو اب یہی خواہش ہے کہ تم اُن تینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دو تاکہ لڑائی کے میدان میں مجھے اُن کا تازہ خون پینے کا موقعہ مِل سکے۔"

شروپ نکھا کے چہرے سے بہتے ہُوئے خون کو دیکھ کر اور اُس کی باتیں سُن کر راکھشس راج کھر کا خون کھولنے لگا۔ اُس نے اُسی وقت چودہ ۱۴ راکھشسوں کو حکم دیا کہ وہ شروپ نکھا کے ساتھ جاکر شری رام، لکشمن اور سیتا تینوں کو وہیں پنچ وٹی میں قتل کر ڈالیں۔ سوامی کا حُکم پاتے ہی وہ خوفناک راکھشس شروپ نکھا کے ساتھ شری رام کے آشرم پر جا دھمکے۔ اُنھیں آتا دیکھ کر شری رام نے لکشمن سے کہا :—

" لکشمن! تم الگ ہو کر سیتا کی رکھشا کا خیال رکھنا۔ میں اکیلا ہی اِن دشمنوں سے نپٹ لُوں گا۔"

تھوڑی ہی دیر میں جب وہ راکھشس آشرم کے پاس آپہنچے تو شری رام نے اُنھیں وہیں روک کر رعب دار لہجہ میں چیتاونی دی :—

" راکھشسو! خبردار آگے قدم مت بڑھانا۔ اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو فوراً واپس لوٹ جاؤ۔ ہم دونوں بھائی برہمچریہ کا پالن کرتے ہُوئے اِندریہ سنیم پُوروک تپسوی جیون بتانے کی خاطر دنڈکارنیہ میں آئے ہُوئے ہیں۔ اِس لیئے ہم بلاوجہ کسی کی ہنسا نہیں کرتے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ تم راکھشس لوگ تپ کرتے ہُوئے رِشی مُنیوں پر اتیاچار کر کے بڑا خوش ہوتے ہو۔ اِس کارن تمہارا وِناش کرنے سے میں گریز نہیں کروں گا۔ تمہیں یُدھ کا شوق ہو تو بھاگنا نہیں۔ میں ابھی تمہیں یم لوک پہنچائے دیتا ہُوں۔"

چُونکہ اُن راکھشسوں کے سر پر موت منڈلا رہی تھی اور اُن کا کال ہی اُنھیں وہاں کھینچ لایا تھا۔ اِس لیئے اُنھوں نے بھگوان رام کے تیجسوی پراکرم کو کوری گیدڑ بھبکی ہی سمجھا۔ اُن سب نے اپنے ہتھیار سنبھال کر شری رام کو للکارتے ہُوئے ایک ساتھ اُن پر حملہ کر دیا۔ مگر شری رام بھی اِس خطرے سے دوچار ہونے کے لیئے ہاتھوں میں دھنش بان لے کر تیار کھڑے تھے۔ اُنھوں نے دُشمنوں کی طرف سے پھینکے گئے چودہ ۱۴ شُولوں کو اپنے چودہ ۱۴ تیروں سے بیکار کر دیا۔ پھر اپنے دھنش پر چودہ ۱۴ ناراچ چڑھا کر اِتنی پھرتی سے اُن راکھشسوں کو نشانہ بنایا کہ وہ سبھی ایک ساتھ زمین پر لوٹنے لگے اور لمحہ بھر میں اُن کے پران پکھیرو اُڑ گئے۔

پہاڑ کے سمان وِشال شریر اور ہاتھی جیسا بَل دھارن کرنے والے اُن چودہ راکھشسوں کو آنکھ جھپکنے کی دیر میں زمین پر لُڑھکتے دیکھ کر شروپ نکھا خوف سے کانپتی ہوئی سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے جو بھاگی تو پھر جن ستھان میں کھر کے پاس پہنچکر ہی دم لیا۔ اُس کی گھبراہٹ سے سانس اُکھڑ رہی تھی اور ڈر کے مارے مُنہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ اِس طرح پریشان حال شروپ نکھا سے کھر نے پوچھا:۔۔۔

"اری راکھشسی! تجھے کیا ہوا ہے؟ مَیں نے تیرے ساتھ جو چودہ مانس بھکشی مہا بلوان ویر راکھشس بھیجے تھے وہ کہاں ہیں؟ وہ میرے خاص سیوک ہیں اور میری آگیا کا کبھی اُلنگھن نہیں کرتے۔ موت بھی اُنہیں نہیں مار سکتی۔ اِس لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ اُنہوں نے اُدشیہ ہی تم پر اتیا چار کرنے والے اُن بُزدِل راجکماروں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہوگا۔ پھر تم اِس پرکار مُنہ لٹکائے کیوں کھڑی ہو؟ مجھے بتاؤ، میرے راکھشس تمہارے ساتھ واپس کیوں نہیں آئے؟"

کچھ حوصلہ کر کے شروپ نکھا نے جواب دِیا:۔۔۔

"جن راکھشسوں کی طاقت اور بہادری پر تمہیں بڑا غرور ہے، وہ اکیلے دُشمن کے سامنے ایک منٹ بھی نہ ٹھہر سکے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب شری رام کے تیروں کی زد میں آکر وہیں ڈھیر ہو گئے۔ مَیں سچ کہتی ہوں، اگر تم نے شری رام اور لکشمن کو نہیں مار مِٹایا تو وہ خود ہی تمہیں اور جن ستھان نواسی دیگر راکھشسوں کو بہت جلد یم لوک پہنچا دیں گے۔ اُنھیں معمولی منش سمجھ کر تم اپنی بہادری اور شجاعت کی ڈینگیں مت ہانکو۔ اُن کے ہاتھوں تمہاری موت نِشچت ہے۔ یا تو جن ستھان خالی کر کے بُزدلوں کی طرح کسی دُوسری جگہ بھاگ جاؤ یا اپنے دُشمنوں کا خاتمہ کرنے کے لیئے جلد ہی کارروائی کرو۔۔۔"

اِس پرکار شری رام کے تیج سے خوفزدہ شروپ نکھا کھر کے پاس کھڑی اپنے شریر کو دونوں ہاتھوں سے پیٹ پیٹ کر رونے چلّانے لگی۔

۲۲ بائیس سے ۳۰ تیسواں سرگ

کھر دُوکھن کا چودہ ہزار راکھشسوں کی فوج کے ساتھ پنچ وٹی پر دھاوا بولنا۔ شری رام کا دُوکھن سمیت راکھشسوں کی سمست سینا کا سنگھار کردینا، کھر کے ساتھ شری رام کا گھور یدھ اور کھر کا مارا جانا۔ دیوتاؤں اور رِشی مُنیوں کا شری رام کی پرشنسا کرنا

شروپ نکھا کے کٹھور شبدوں کی مار سے کھر بوکھلا اُٹھا۔ کرودھ کی جوالا نے اُس کا تن بدن جلا کر راکھ کر ڈالا۔ اُس کا چہرہ تمتمانے لگا اور آنکھیں شعلے برسانے لگیں۔ وہ کڑک کر بولا :—

"بہن ! تمہارے اپمان کا خیال کر کے مجھے اِس قدر طیش چڑھ آیا ہے کہ میں اپنے کرودھ کو اُسی طرح نہیں دبا سکتا جیسے سمندر میں آئے جوار بھاٹا کو روکنا ناممکن ہوتا ہے۔ تم شری رام اور اُس کے بھائی کو اب مرا ہُوا ہی سمجھو۔ وہ اب بچ نہیں سکتے۔ میں اُنہیں بہت جلد موت کے گھاٹ اُتار دُوں گا اور تم اُن کے گرم گرم خون سے یدھ ستھل پر اپنی پیاس بُجھانا۔ تم حوصلہ رکھو اور اب رونا چلانا بند کرو۔"

اِس طرح شروپ نکھا کو سانتونا دے کر کھر نے اپنے سیناپتی دُوکھن سے کہا :—

"سیناپتی ! بنا کچھ دیر کیے تم ابھی چودہ ہزار راکھشسوں کی سینا کے ساتھ پنچ وٹی پر حملہ کرنے کی تیاری کا مکمل انتظام کرو۔ سبھی طرح کے ہتھیاروں سے لیس میرا رتھ بھی حاضر کرو۔ تمہارے ساتھ میں خود بھی چلوں گا۔ آج شری رام اور اُس کا بھائی ہمارے ہاتھوں اوشیہ مارے جائیں گے۔"

کھر کا حکم پاتے ہی راکھشس سینا بڑے اُتساہ کے ساتھ گرجنا کرتی ہُوئی جن ستھان سے پنچ وٹی کی طرف روانہ ہُوئی۔ طرح طرح کے ہتھیار اُٹھائے بھیانک ڈیل ڈول والے ہزاروں راکھشس شری رام کے آشرم کی طرف بڑھنے لگے۔ اُن کے خوف سے جنگلی جانور بے تحاشا بھاگ کر اِدھر اُدھر پناہ ڈھونڈتے ہُوئے پہاڑ کی کھائیوں میں جا چُھپے

اُس وقت وہاں عجیب وغریب بُری علامتیں ظہور پذیر ہونے لگیں۔
آسمان پر گدھے کے رنگ جیسی گھٹائیں گھِر آئیں اور گرجنا کے ساتھ راکھشسوں کی فوج پر خُونی برسات ہونے لگی۔ کھَر کے رتھ میں جُتے ہُوئے گھوڑے ہموار زمین پر چلتے چلتے بنا ٹھوکر لگے اچانک دھرتی پر گر پڑے۔ سُورج کے اِرد گِرد کالے رنگ کا گھیرا دِکھائی دینے لگا جو سُرخی سے گھِرا ہُوا تھا۔ سونے کی طرح چمکتے ہُوئے ڈنڈے پر جہاں کھَر کا جھنڈا پھہرا رہا تھا وہاں ایک بہت بڑا گِدھ آکر بیٹھ گیا۔ گوشت خور درندے اور بیشمار گیدڑ جن ستھان کے پاس پہنچکر خوفناک بولیاں بولنے لگے۔ خُونی گھٹاؤں نے ماحول کو اِس قدر متاثر کر دِیا کہ دوپہر کے وقت ہی شام کا اندھیرا چھانے لگا۔ جگنُوؤں کی طرح چمکنے والے ستارے رات ہُوئے بغیر ہی دِکھائی دینے لگے۔ کھَر اپنے رتھ پر بیٹھا زور شور سے گرجنا کر رہا تھا۔ یکایک اُس کا بایاں بازُو کانپنے لگا۔ یکلخت اُس کی آواز گلے میں ہی رُک گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بلاوجہ اُس کی آنکھوں سے آنسُو بہنے لگے۔ سر میں درد بھی ہونے لگا۔ لیکن ان سب علامتوں کے باوجود اُس نے یُدھ کا اِرادہ ترک نہیں کِیا اور اُونچی آواز میں راکھشسوں سے بولا :——
"بہادر راکھشسو! بُری علامتوں کو دیکھ کر تم ہرگز مت گھبرانا۔ میں اِن باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ میں نے آج تک کِسی بھی جنگ کے دوران شکست نہیں کھائی۔ ہمیشہ اپنے دُشمنوں کو نیست و نابُود کر کے فتحیاب ہی ہُوا ہُوں۔ آج بھی تم دیکھو گے کہ رآم اور لکشمن دونوں کو میں یُدھ بھُومی پر کاٹ گراؤں گا۔ اور میری بہن شرُوپ نکھا اُن کا گرم خُون پی کر اپنی پیاس بُجھائے گی ——"
اِس طرح کھَر کی شجاعت بھری باتیں سُن کر راکھشسوں کی فوج میں اُتساہ کی لہر دوڑ گئی اور سبھی راکھشس اُونچی آواز میں گرجنا کرتے ہُوئے پنچ وٹی کی طرف بڑھنے لگے۔ اُن سب کے سر پر منڈلاتی ہُوئی موت کو دیکھ کر مہاتماؤں، رشیوں، سِدھوں اور دیوتاؤں کو بڑی پرسنتا ہُوئی۔ اُنھوں نے اِکٹھے ہو کر شری رآم کی وِجے کی کامنا کرتے ہُوئے کہا:-
"جس طرح بھگوان وِشنو سمست اسُروں کو یُدھ میں پراست کر دیتے ہیں، ویسے ہی شری رآم اِن پُلستیہ ونشی راکھشسوں کا وِناش کریں۔ گئو، براہمنوں اور مہاتماؤں کا کلیان ہو ——"
جس وقت راکھشسوں کی فوج پنچ وٹی کے نزدیک پہنچی تو شری رآم نے لکشمن کو ساودھان کرتے ہُوئے کہا :——

"لکشمن! قدرتی علامتوں سے معلوم پڑتا ہے کہ راکھشسوں کے وِناش کا سمے اب آ گیا ہے اور بہت بڑی تعداد میں وہ اِدھر چلے آ رہے ہیں۔ سمجھداری کا تقاضہ ہے کہ تم سیتا کو بحفاظت پہاڑ کی گپھا میں لے جاؤ۔ تاکہ میں بےفکر ہو کر دشمنوں کا سامنا کر سکوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ تم اکیلے ہی تمام راکھشسوں کو فنا کر سکتے ہو تاہم میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سیتا کی حفاظت کا خیال رکھو اور میں خود ہی اِن کو ٹھکانے لگاؤں۔ اِس لئے میری یہ آگیا ہے کہ تم فوراً سیتا کے ساتھ گپھا کے اندر چلے جاؤ۔ اِس بارے میں مزید کچھ کہنے سننے کے لئے اب وقت نہیں ہے۔ کیونکہ سیتا کا یہاں تھوڑی دیر رُکنا بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ تم اُس کے ہمراہ فوراً چلے جاؤ۔"

بڑے بھائی کا حکم بسروچشم قبول کر کے سیتا کو ساتھ لے کر لکشمن پہاڑ کی گپھا میں چلے گئے۔ تب شری رام نے نشچنت ہو کر زرہ بکتر پہنا اور ترکش سنبھال کر تیر کمان ہاتھ میں لے لیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اُچھلتے کودتے، نگاڑے بجاتے اور زور شور سے گرجتا کرتے ہوئے راکھشسوں کی فوج شری رام کے سامنے آ پہنچی۔ اُنھیں دیکھ کر شری رام کا دایاں بازو پھڑکنے لگا اور اُن کے چہرے پر کرودھ پورن تیج کی سُرخی چمکنے لگی۔ دکھش کے یگیہ کا وِناش کرتے سمے مہادیو رُدر نے جو رُوپ دھارن کیا تھا اُسی رُوپ میں شری رام راکھشسوں کا وِناش کرنے کے لئے وہاں کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ ہزاروں دشمنوں کا اکیلے مقابلہ کرنے کے لئے مہابل شالی ویر رام ایک اُونچے ستھان پر ایسی سِتھتی میں کھڑے تھے کہ چاروں طرف سے حملہ کرنے والے راکھشسوں کو وہ اپنے تیروں کا نشانہ بنا سکتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مہا بھینکر راکھشسوں کی فوج نے شری رام کو سب طرف سے گھیر کر اُن پر کئی طرح کے شستر استروں سے وار کرنا شروع کیا۔ رن بھومی میں بےشمار دشمنوں کی چوٹ کھا کر زخمی ہوئے شری رام کا سارا شریر خون سے تر بتر ہو گیا۔

دشمنوں کے وار کو برداشت کرتے ہوئے شری رام نے جب تیروں کی برسات شروع کی تو راکھشسوں کی فوج میں کھلبلی مچ گئی۔ نالیک، ناراچ، اور وکرنی نام کے تیروں کی مار سے گھوڑوں، ہاتھیوں اور رتھوں پر سوار یودھاؤں کے ساتھ ساتھ پیدل فوج کے بےشمار سپاہی موت کی آغوش میں جانے لگے۔ جس طرف شری رام کی نظر اُٹھ جاتی اُسی طرف کُشتوں کے پُشتے لگ جاتے اور زخمیوں کی چیخ و پکار سے کہرام مچ جاتا۔ ساری زمین راکھشسوں کی لاشوں، زخمی اور مُردہ گھوڑوں، ہاتھیوں نیز ٹوٹے پھوٹے رتھوں سے ڈھک گئی۔ خوفزدہ راکھشس موت کے خوف سے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔

جنگ کے مہلنے پر ایسی نازک صورتی دیکھ کر سیناپتی دوکھن نے اپنا رتھ آگے بڑھایا اور خم ٹھونک کر شری رام کو للکارنے لگا ۔ اس کا پراکرم دیکھ کر راکھشسوں کے حوصلے پھر بلند ہو گئے اور پانچ ہزار سپاہیوں نے دوکھن کی سرکردگی میں شری رگھوناتھ جی پر ایک ساتھ حملہ کر دیا ۔ لیکن بھگوان رام کا تیج برداشت کرنے کی سامرتھیہ نہ ہونے کے باعث تھوڑے ہی عرصہ میں وہ سب شری رام کے دھنش سے نکلے ہوئے سایکوں کا شکار ہو گئے ۔ مہاکپال ، ستھولاکھش ، پرماتھی شین گامی ، پرتھو گریو ، یگیہ شترو ، وہنگم ، درجے ، کروی راکھشس ، کال کارمک ہیم مالی ، مہا مالی ، سرپاسیہ اور رُدھراشن وغیرہ مہا پراکرمی سرداروں سے ساتھ ہی سیناپتی دوکھن بھی شری رام کے ہاتھوں پرلوک سدھار گیا ۔

تب کھر نے اپنے خاص سیوک ترشرا کو یدھ کے لئے بھیجا ۔ لیکن وہ بھی جلدی ہی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھا ۔ اس طرح اپنے ساتھیوں کا مہا وناش دیکھ کر کھر کا دل بیٹھ گیا ۔ بھگوان رام کے پراکرم سے خوفزدہ ہو کر وہ اُدھی کے چنگل میں پھنس گیا ۔ لیکن بزدلوں کی طرح وہ میدانِ جنگ سے بھاگنا نہیں چاہتا تھا ۔ اسلئے ہمت باندھ کر وہ آگے بڑھا اور ڈٹ کر شری رام پر تیروں کی برسات کرنے لگا ۔ کھر کی شجاعت سے متاثر ہو کر باقی ماندہ منتریوں کے اندر بھی پھر سے جرأت کا سنچار ہو گیا اور بچے کھچے راکھشسوں کو اکٹھا کر کے وہ سب کھر کی حفاظت کرنے لگے ۔ اُن سب کے درمیان میں اپنے رتھ پر براجمان کھر ایسے معلوم پڑتا تھا جیسے تاروں کے بیچ منگل گرہ چمکتا ہو ۔ رتھوں ، گھوڑوں اور ہاتھیوں پر سوار بھیانک ڈیل ڈول والے مہا بلوان راکھشسوں کے جھنڈ شری رام پر کالے بادلوں کی طرح چھا گئے اور لوہے کے مدگروں ، شولوں ، تیروں ، تلواروں ، پھرسوں وغیرہ کئی طرح کے ہتھیاروں سے وار کرنے لگے ۔ لیکن شری رام کے تیروں نے راکھشسوں دوارا چھوڑے گئے تمام شستر استروں کو بیکار بنا دیا ۔ شری رگھوناتھ جی نے اپنے بانوں سے سارا آکاش ڈھک دیا اور اُن کے اردگرد راکھشسوں کے سموہ اس طرح زمین پر گرنے لگے ، گویا شمع کے نزدیک پہنچکر پروانے مر مٹے ہوں ۔

اگرچہ شری رام کا سمست شریر زخمی ہو چکا تھا اور وہ خون سے تربتر ہو رہے تھے ۔ پھر بھی اُن کی چستی اور پھرتی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا ۔ وہ بدستور دشمنوں کی چوٹ برداشت کرتے ہوئے بھی اپنی جگہ پر پہاڑ کی طرح قایم کھڑے تھے اور اُن کے دھنش سے نکلے ہوئے تیر زہریلے ناگوں کی طرح راکھشسوں کو ڈس کر انہیں یم لوک بھیج رہے تھے ۔

اکیلے شری رام کے ہاتھوں اپنے ہزاروں سینکوں اور چیدہ سپہ سالاروں سمیت

مہا پراکرمی منتریوں کو موت کے منہ میں جاتے دیکھ کر کھر کو زبردست طیش چڑھ آیا۔ اُس کی آگیا سے سارتھی نے اُس کا رتھ شری رام کے سامنے لاکھڑا کیا اور کرودھ کے آویش میں بھیانک روپ دھارن کرکے کھر نے شری رگھوناتھ جی پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کردی اُس نے شری رام کا دھنش کاٹ ڈالا اور اُن کا زرہ بکتر بھی چھن بھن ہوکر پرتھوی پر گر پڑا۔ تب کھر نے نہایت پھرتی سے بیشمار بان چلاکر شری رام کے انگ انگ کو بری طرح زخمی کردیا۔ اُس نے سمجھا کہ تھکاوٹ سے چکنا چور اور زخموں سے نڈھال شری رام اب زیادہ دیر تک ٹک نہیں سکتے۔ لیکن لمحہ بھر کی دیر میں شری رام نے وہ دھنش سنبھال لیا جو اُنہیں مہرشی اگستیہ نے دیا تھا۔ اُس ویشنو دھنش پر بان چڑھا کر شری رام نے پہلے تو کھر کے سارتھی اور رتھ کے گھوڑوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ پھر اُس کے دھنش کو بیکار بنا کر اُسے تیروں سے ڈھک دیا۔ تب وہ گدا کو ہاتھ میں لے کر اپنے ٹوٹے پھوٹے رتھ سے نیچے پرتھوی پر کود پڑا۔ پیدل ہی اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر شری رام نے اُسے یوں پھٹکارا:

"نشاچر! مہابل شالی راکھشسوں کی فوج سے سرکھشت رہ کر بڑے گھمنڈ سے تو نے جو پاپ اور اتیاچار اپنے جیون کال میں کیے ہیں اُن کا پھل بھوگنے کا وقت آپہنچا ہے۔ جس بے رحمی سے تو رشیوں منیوں کا خون بہاتا رہا ہے اُسے یاد کرکے تو دیکھ لے کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا ہے۔ اب تیرے سر پر بھی موت منڈلا رہی ہے۔ تو چاہے جتنا زور لگالے۔ آج تو بچ نہیں سکتا۔ کام اور لوبھ سے پریرت ہوکر تو نے جتنے ظلم کیے ہیں تیرے سرونااش سے اُن کا حساب برابر ہوجائے گا۔ تو نے جو ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا تھا اس سے پیڑت ہوکر سبھی لوگ تیری نندا کررہے تھے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ کوئی تینوں لوکوں کا ایشور بھی کیوں نہ ہو، اگر وہ پاپاچاری اور ظالم بن جائے تو وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ عوام اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں اور موقعہ ملتے ہی اُس کے ساتھ وہی سلوک کرتے ہیں جو زہریلے سانپ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تم جیسے پاپیوں اور ظالموں کے اتیاچار سے رعایا کو بچانے کی خاطر ہی میں مہاراج دشرتھ کے حکم سے اِدھر دنڈکارنیہ میں آیا ہوں۔ اس لئے تمہیں قرار واقعی سزا دینے سے میں کوتاہی نہیں کرسکتا اپنے پاپوں کا سمرن کرکے اُن کا پھل بھوگنے کے لئے تیار ہوجا۔"

بھگوان رام کے اوجسوی بھاشن سے کھر کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کرودھ سے اُس کا چہرہ تمتمانے لگا۔ اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ رعب دار لہجہ میں کڑک کر

اُس نے جواب دیا :-

" دشرتھ کُمار ! معمولی راکھشسوں کو مار کر تمہیں جو گھمنڈ ہو رہا ہے اور اپنے مُنہ سے جو تم خود ہی اپنے پراکرم کا بکھان کرنے لگے ہو، اِس سے تمہارا اوچھاپن ہی ظاہر ہوتا ہے۔ لڑائی کے میدان میں جب دُشمن سامنے کھڑا ہُوا ہو، ایسے موقعہ پر سچے شُورویر باتیں نہیں بنایا کرتے بلکہ شترُو کی چوٹ سہن کر کے اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں کِسی خوش فہمی میں مُبتلا ہو کر تم یہ نہ بھُولو کہ میں اپنے ہاتھ میں یہ گدا لے کر یمراج کے سمان تمہارا وِناشس کرنے کو تیار کھڑا ہُوں، تم تو کیا چیز ہو، میرے کرودھ کی جوالا میں تینوں لوک بھسم ہو جائیں گے "

اِس پرکار غصّہ میں کانپتے ہُوئے کھر نے اپنے ہاتھ میں گدا کو اُوپر اُٹھایا اور پُورے زور سے شری رام پر دے مارا۔ مرتیُو کے سمان لپکتی ہُوئی اُس گدا کو شری رگھوناتھ جی نے اپنے تیروں سے آکاش ہی میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تب اپنا آخری ہتھیار بھی بیکار ہُوا دیکھ کر کھر بوکھلا اُٹھا۔ اُس پریشانی کی حالت میں اُس نے اپنی نگاہ چاروں طرف دوڑائی اور یکایک ایک بہت بڑے درخت کو اُکھاڑ کر شری رام پر پھینک دیا۔ لیکن وہ درخت بھی شری رام کے تیروں سے کٹ چھٹ کر وہیں دھرتی پر گر پڑا۔ پھر تو جھنجلا کر وہ خالی ہاتھ ہی شری رام کی طرف لپکا۔ اگرچہ تیروں کی مار سے اُس کا بدن چھلنی ہو گیا تھا اور اُس کے جسم سے خون کے فوارے چھُوٹ رہے تھے، پھر بھی وہ مست ہاتھی کی طرح اپنے شترُو کو مسل ڈالنے کے لئے برابر آگے بڑھتا جاتا تھا۔ اِس پرکار اُس بھیانک راکھشس کو اپنے نزدیک پہنچتا دیکھ کر شری رام بڑی پھُرتی سے کچھ قدم پیچھے ہٹ گئے۔ تب اُنہوں نے اِندر کا دیا ہُوا اگنی کے سمان ایک تیجسوی بان اپنے دھنش پر چڑھایا، جس کے چھُوٹتے ہی بجلی گرنے کی طرح دل دہلانے والی آواز ہُوئی۔ وہ بان کھر کی چھاتی میں لگا اور اُس کی آگ میں جل کر وہ دھرتی پر گر پڑا۔

اکیلے شری رام نے ہزاروں راکھشسوں سمیت کھر اور دُوکھن کو چند ہی گھنٹوں میں موت کی نیند سُلا دیا ہے، یہ دیکھ کر دیوتاؤں اور رِشیوں کو بڑی پرسنتا ہُوئی۔ دیوتاؤں نے خوش ہو کر دُندبھی بجائی اور آکاش سے شری رام پر پھُولوں کی برکھا کی۔ مہرشی اگست اور دُوسرے رِشی مُنیوں نے وہاں پہنچ کر شری رام کے اَدبھُت پراکرم کی پرشنسا کرتے ہُوئے اُن کا سَتکار کیا۔

اکتیس ۳۱ سے اکتالیسواں ۴۱ سرگ

اکمپن کی صلاح پر راون کا سیتا ہرن کے ارادہ سے ماریچ کے پاس جانا لیکن ماریچ کے سمجھانے پر واپس لنکا میں لوٹ جانا ۔ شروپ نکھا کا لنکا میں پہنچکر راون کو پھٹکارنا اور اُسے سیتا ہرن کے لئے دوبارہ بھیجنا ۔ شری رام کا اپرادھ بتاکر راون کا ماریچ کو امداد کے لئے مجبور کرنا ۔ شری رام کے گن اور پربھاو کا ورنن کر کے ماریچ کا راون کو اُس کے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کرنا ۔ راون کا ماریچ کو ڈرا دھمکا کر سیتا ہرن میں سہائیک ہونے کے لئے راضی کر لینا ۔

شری رام کے ہاتھوں جن ستھان میں بسنے والے تمام راکھشسوں کا مہا وناش دیکھ کر اُن میں سے ایک اپنی جان بچاکر بھاگ نکلا ۔ وہ اکمپن نام کا راکھشس یہ خبر پہنچانے کے لئے سیدھا لنکا میں راون کے پاس گیا اور یُوں گذارش کی ۔

" مہاراج ! بڑی مشکل سے اپنی جان بچاکر میں آپ کو بڑے دُکھ کے ساتھ یہ سماچار دینے کے لئے آیا ہُوں کہ جن ستھان میں بسائے گئے آپ کے تمام راکھشسوں کو راجہ دشرتھ کے بیٹے شری رام نے یُدھ ستھل پر موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے ۔ مہا پراکرمی کھر اور دُوشن بھی مارے گئے ہیں ۔"

اکمپن کی بات سُن کر دس مُکھ والے راون کو طیش چڑھ آیا ۔ وہ گرج کر بولا :-

" میرا ورودھ کر کے کوئی چین کی سانس نہیں لے سکتا ۔ اندر ، یم ، کُبیر ، اور وشنُو بھی میرا نام سُنکر کانپتے ہیں ۔ میں چاہُوں تو ہوا کو روک سکتا ہُوں ۔ سُورج کو جلاکر بھسم کر سکتا ہُوں ۔ موت کو بھی موت کے مُنہ میں ڈال سکتا ہُوں ۔ مجھے فوراً بتاؤ ، رام کے ساتھ جن ستھان میں کون کون آیا ہے ؟ کیا رام کی سہائیتا کے لئے سمت دیوتاؤں سہت اندر وہاں پہنچا ہے ؟ "

راون کے غصّہ کو دیکھ کر اکمپن تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ اِس قدر سہم گیا کہ اُس کے مُنہ سے آواز نہیں نِکلتی تھی۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر دبی زبان سے اُس نے جواب دیا :۔

" نہیں مہاراج ! شری رام کے ساتھ کوئی دیوتا یا رِشی مُنی نہیں ہے۔ وہ اپنے بھائی لکشمن اور پتنی سیتا کے ساتھ پنچ وٹی میں آشرم بنا کر رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اکیلے ہی کھر، دُوشن سہت جن ستھان میں بسے ہوئے سمست راکھشسوں کا وِناش کر ڈالا ہے شری رام کی طاقت، بہادری اور شجاعت لاثانی ہے۔ جب وہ دھنش بان لے کر یُدھ کرتے ہیں تو اُن کے مُقابلہ پر کوئی کھڑا نہیں رہ سکتا۔ سب پرکار کے دویہ استروں کا استعمال کرنے میں اُنھیں اِتنی مہارت حاصِل ہے کہ اگر دیوتا اور راکھشس اِکٹھے مِل کر بھی شری رام سے یُدھ کریں تو بھی وہ سب اُنھیں جیت نہیں سکتے۔ پنچ وٹی میں جب ہزاروں راکھشسوں کی فوج نے اکیلے شری رام کو گھیر کر اُن سے یُدھ شروع کیا تو شری رام کے تیروں نے قیامت برپا کر دی۔ راکھشسوں نے دیکھا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے جس طرف کا رُخ کرتے ہیں، اُدھر سے ہی یمراج کے سمان سامنے کھڑے شری رام کے تیر اُڑتے ہوئے زہریلے ناگوں کی طرح اُنھیں ڈسنے کے لئے بڑھتے چلے آتے ہیں۔ جو راکھشس شری رام کے آشرم پر حملہ آور ہوئے تھے، اُن میں سے کوئی بھی زِندہ نہیں بچ سکا۔

" مہاراج ! میں آپ سے سچ کہتا ہُوں کہ شری رام کے پراکرم کا شبدوں میں ورنن نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو کیسے بتلاؤں کہ وہ کتنے بل شالی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ہوا کو روک سکتے ہیں۔ ندیوں کے بہاؤ کا رُخ بدل سکتے ہیں۔ اپنے تیروں کی نوک پر سمندر میں ڈوبی ہوئی زمین کو پانی سے اُوپر اُٹھا سکتے ہیں۔ مہایشسوی رام میں اِتنی شکتی ہے کہ تینوں لوکوں کا سنگھار کر کے وہ اپنے پراکرم سے اُنھیں دوبارہ اُتپن کر سکتے ہیں۔ مگر شری رام کو پراست کرنے کا ایک اُپائے ہے۔ وہ میں آپ کو بتلاتا ہوں۔

" شری رام کی پتنی سیتا نہایت خوبصورت ہے۔ اُس کا حُسن لاثانی ہے۔ کوئی دیو کنیا، گندھرب کنیا اتھوا ناگ کنیا سیتا کی سُندرتا کا مُقابلہ نہیں کر سکتی۔ منش جاتی کی کسی ناری کی تو بات ہی کیا، کوئی اپسرا بھی سیتا کے آکرشک رُوپ کی برابری نہیں کر سکتی۔ شری رام کو سیتا سے از حد محبت ہے۔ اگر آپ کسی طرح دھوکے سے دونوں کو الگ کر کے سیتا کو اُٹھا لائیں تو شری رام کی زِندگی تباہ ہو جائے گی اور سیتا کی جُدائی کے غم کو برداشت نہ کر کے وہ خود بخود ہی جاں بحق ہو جائیں گے۔"

اکمپن کی باتوں کو راون نے بڑے غور سے سُنا اور سیتا کو اُٹھا لانے کی ترغیب

کا وہ قائل ہو گیا - کچھ سوچکر اُس نے اکمپن سے کہا : —

" تمہارا کہنا درست ہے - میں خود ہی کل صبح جاؤں گا اور کسی حکمت عملی سے سیتا کو شری رام سے الگ کر کے اُٹھالاؤں گا "۔

دُوسرے دن تڑکے ہی مہاتیجوی راون نے اپنا وِشال رتھ تیار کروایا اور آکاش مارگ سے ماریچ راکھشس کے آشرم کی طرف روانہ ہُوا - بادلوں کے اُوپر سے گزرتا ہُوا راون کا چمکدار رتھ دُوسرا چندرما دِکھائی پڑتا تھا - راکھشس راج راون کا آدر ستکار کر کے ماریچ نے پُوچھا : —

" دوست ! کیا بات ہے آج اکیلے ہی اِدھر کیسے آنکلے ہو ؟ تمہارے چہرے پر کچھ کچھ پریشانی کے آثار کیوں دِکھائی دیتے ہیں ؟ معلوم پڑتا ہے کہ تمہارے راج میں کوئی گڑبڑ یا شورش ہو گئی ہے "۔

راون نے جواب دیا : —

" شری رام نے میری سلطنت کی سرحد پر واقع راکھشسوں کے گڑھ جن ستھان کا وِناش کر دیا ہے اور اِس ناقابلِ تسخیر مُقام کی حفاظت کرنے والے مہا پراکرمی کھر کو ہزاروں راکھشسوں سمیت مار ڈالا ہے - میں چاہتا ہُوں کہ شری رام کی پتنی سیتا کو اُس سے چھین کر اِس ہتیا کانڈ کا بدلہ چُکایا جائے - اِس کام میں تم میری مدد کرو - اِسی لئے میں تمہارے پاس آیا ہُوں "۔

اپنے پاس آئے راون کا مقصد جان کر ماریچ نے بنا کچھ سوچ وِچار کئے اِس پرکار کہنا شروع کیا : —

" راجن ! تمہارا کون ایسا دُشمن ہے جس نے دوست بنکر تمہیں سیتا کو اُٹھا لے جانے کی صلاح دی ہے ؟ زہریلے سانپ کے مُنہ سے دانت اُکھاڑ لانے کے لئے تمہیں کِس نے اُکسایا ہے ؟ کون تمہارے سُکھ چین کو آگ لگانا چاہتا ہے ؟ شری رام سے دُشمنی کا خیال تم اپنے من سے فوراً نِکال دو - اُن کا مُقابلہ تم نہیں کر سکتے - تمہارے واسطے یہی بہتر ہے کہ تم واپس لنکا میں لوٹ کر اپنی رانیوں کے ساتھ سُکھ پُوروک جیون بتاؤ - اور شری رام کو سیتا سمیت آنند سے رہنے دو - ورنہ تمہاری خیر نہیں - جاؤ خوشی خوشی واپس چلے جاؤ - اِسی میں سب کا بھلا ہے "۔

ماریچ کی نیک صلاح کا راون پر خاطر خواہ اثر ہُوا اور وہ چُپ چاپ وہاں سے لنکا کے لئے روانہ ہو گیا - ایک دِن جب وہ سونے کے چمکتے ہُوئے سِنگھاسن پر

اپنے منتریوں کے ساتھ راج دربار میں براجمان تھا، اس سمے اُس کی بہن شروپ نکھا روتی چلاتی وہاں آ پہنچی۔

جسے دیوتا، راکھشس، گندھرب، ناگ، رشی مہرشی کوئی نہیں جیت سکتا تھا۔ جس نے دیواُسر سنگرام میں بھگوان وشنو کے چکر سے ہونے والے زخموں کو برداشت کر لیا تھا اور جس کے شریر پہ کئی یدھوں میں ہوئے زخموں کے نشان تھے، جو دھرم کو مٹانے والا اور غیر عورتوں کی آبرو لوٹ کر خوش ہوتا تھا۔ جو یگیہ شالاؤں کو تہس نہس کر کے براہمنوں اور رشی منیوں کو نہایت بے رحمی سے مار ڈالتا تھا۔ جس نے کبیر کو شکست دے کر اس سے پشپک ومان چھین لیا تھا۔ جس نے گھور تپسیا کرنے کے بعد اپنے سر کی بلی دے کر برہماجی سے وردان پراپت کیا تھا، اس راون کے دربار میں شروپ نکھا نے اپنے بھائی راون کو اس طرح پھٹکارنا شروع کیا:

"راکھشس راج! تم متوالے ہو کر یہاں عیش کی زندگی بسر کر رہے ہو اور تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ تمہارے اوپر بڑی سخت مصیبت آ پڑی ہے۔ جن خوفناک حالات سے تمہیں آگاہ ہونا چاہیئے تھا، اُن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔ جو راجہ اپنے گپت چروں کے ذریعہ حالات سے باخبر نہیں رہتا وہ بہت جلد حکومت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ دیوتاؤں، گندھربوں اور رشی منیوں کو اپنا دشمن بنا لینے کے بعد تم نشچنت ہو کر کیسے بیٹھے ہوئے ہو؟ میں تو حیران ہوں کہ اُن کی کارروائیوں سے بے خبر رہ کر تم کب تک راجہ بنے رہ سکتے ہو۔ تمہاری سلطنت میں وارد ہو کر اکیلے شری رام نے کھر، دوکھن اور ترشرا وغیرہ مہان یودھاؤں سمیت چودہ ہزار راکھشسوں کو یدھ ستھل پر مار ڈالا۔ اور اب جن استھان سے راکھشسوں کو مار بھگانے کے بعد دنڈکارنیہ میں یگیہ، تپ کرنے کے لیئے رشی منیوں کو بے خوف بنا دیا ہے۔ لیکن تمہارے بندھوؤں کے مہا وناش اور دشمنوں کے سنگین اقدامات سے تمہیں کسی نے خبردار نہیں کیا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ تم اپنے آپ کو بڑا بہادر اور عقلمند سمجھ کر بیوقوف اور جاہل وزیروں کے ساتھ غفلت کی نیند میں پڑے ہوئے ہو۔ اپنی طاقت کے نشہ میں سرشار ہو کر جو راجہ وقت کی نزاکت کو نہیں سمجھتا اور اپنی رعایا کی حفاظت کے لیئے بروقت مناسب قدم نہیں اٹھاتا وہ لوگوں کی نظر سے گر جاتا ہے۔ اور بہت جلد اسے حکومت سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

"راون! میں تمہیں خبردار کرنا چاہتی ہوں کہ تمہارا زوال ہونے میں اب کچھ

بھی دیر نہیں۔ جلدی ہی اب تمہارا اقتدار مٹّی میں مل جائے گا۔ کیونکہ تم نے اپنی عقل سے کام لینا بند کر دیا ہے اور اپنی آنکھوں پر غرور کی پٹّی باندھ کر ہمیشہ عیاشی میں ڈوبے رہتے ہو ـــــ"

شروپ نکھا کی پھٹکار سن کر پہلے تو راون کچھ دیر کے لئے سوچ میں پڑ گیا۔ پھر غصّہ میں بھر کر بولا: ـــــ

"رام کون ہے؟ مجھے بتاؤ! اس نے اکیلے ہی اتنے کل شالی راکھشسوں کو کیسے مار گرایا؟ اس کے پاس ایسا کون سا ہتھیار ہے جو ہزاروں راکھشسوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے؟"

راون کے تیور چڑھتے دیکھ کر شروپ نکھا دل ہی دل میں بہت خوش ہوئی کہ اس کی باتوں کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے۔ اس نے جواب دیا۔

"شری رام مہاراج دشرتھ کے بیٹے ہیں۔ ان کی شجاعت لامثال ہے۔ وہ مہاتیجوی ہیں۔ انھوں نے اپنے تیروں سے ہی اتنی بڑی تعداد میں راکھشسوں کو ہلاک کر ڈالا۔ کس پھرتی سے وہ کب تیر کو کمان پر رکھتے تھے، کب چلّہ چڑھاتے تھے اور کب اسے راکھشسوں کی طرف چھوڑتے تھے، یہ مجھے معلوم نہیں پڑتا تھا۔ میں تو شری رام کے دھنش کو کھنچا ہوا ہی دیکھتی تھی جس میں سے لپکتے ہوئے ناراچ راکھشسوں کی فوج کو ایسے زمین پر سلا رہے تھے جیسے طوفانی برسات کے ساتھ گرنے والے اولے فصل کو تہس نہس کر ڈالتے ہیں۔

"شری رام کے ساتھ ان کا بھائی لکشمن اور ان کی دھرم پتنی سیتا بھی ہیں۔ سیتا جیسی سندر ناری میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس کا روپ اور جوانی دیکھ کر مجھے خواہش ہوئی کہ سیتا کو تمہاری پتنی بنانے کی خاطر اٹھا لاؤں۔ لیکن اس سے پیشتر کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی، لکشمن نے مجھے مغلوب کر لیا اور شری رام کے حکم سے میرے ناک اور کان کاٹ دیئے۔ اب یہ تمہاری عزت پر منحصر ہے کہ تم ان راجکماروں سے اس بے عزتی اور راکھشسوں کی موت کا بدلہ کیسے چکاتے ہو؟"

شروپ نکھا کی باتوں کو راون نے بڑے دھیان سے سنا اور ان پر سنجیدگی سے غور کر کے اس نے اپنے منتریوں کے ساتھ صلاح مشورہ کیا۔ آخر وہ اس فیصلہ پر پہنچا کہ اسے شری رام سے بدلہ چکانے کی خاطر سیتا کو اٹھا لانا چاہیئے۔ چنانچہ اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے وہ پھر ماریچ کو ملنے کے لئے روانہ ہوا۔ کمبھ کے چھوٹے

بھائی راون نے آکاش مارگ سے چلتے ہوئے سمندر کے پار اُس خوبصورت علاقہ کو دیکھا جہاں ناریل کے جھنڈوں اور سال، تال، تمال وغیرہ کئی طرح کے درختوں سے بھرے جنگلوں کی شوبھا دکھائی پڑتی تھی۔ اُس سندھ ہونٹ پر تپسوی، مُنی، مہرشی، گندھرب ناگ، سدھ، چارن، دیوتا اور اپسرائیں وغیرہ آنند پُوروک وِہار کرتے تھے چندن کی خوشبو سے معطّر جنگلوں اور گھنی آبادی والے کئی شہروں سے گذر کر راون ایک ایکانت بن میں سھت اُس آشرم پر پہنچا جہاں کالا مرگ چرم دھارن کئے ہوئے ماریچ تپسیا کرتا تھا۔ ماریچ نے راون کا خیر مقدم کیا اور پوچھا :—

"تمہارے یہاں خیریت تو ہے۔ تم اتنی جلدی دوبارہ یہاں کیسے چلے آئے ہو؟"

بات چیت کرنے میں ہوشیار راون نے بڑی متانت سے جواب دیا۔

"میرے دوست! میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ میں کس قدر افسردہ ہوں۔ جب سے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ شری رام نے اُن تمام راکھشسوں کو مار ڈالا ہے جو میرے حکم سے جن ستھان میں جا کر آباد ہوئے تھے۔ تب سے میری نیند حرام ہے۔ نہ صرف یہ کہ شری رام نے میرے بہادر اور جنگجو ہزاروں راکھشسوں کا وناش کیا ہے بلکہ اُس نے میری بہن شرُوپ نکھا کے ناک اور کان بھی کاٹ دیئے ہیں۔ تم ہی بتاؤ، یہ بے عزتی میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں؟ جب تک میں شری رام سے بدلہ نہ چکاؤں مجھے چین نہیں پڑے گا۔ میں اُس کی خوبصورت جوان عورت کو اُٹھا لے جاؤں گا پھر سیتا کی جُدائی کے غم سے تڑپ تڑپ کر جب وہ نحیف اور لاغر ہو جائے گا تب میں اسے مار ڈالنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

"ماریچ! تم بڑے سمجھدار ہو اور مایا پھیلانے میں خوب مہارت رکھتے ہو۔ میری بات کو تم غور سے سنو اور جیسا میں کہوں اُس کے مطابق عمل کر کے میری امداد کرو۔ تم سونے کے ہرن کا رُوپ دھارن کر کے بیچ وچ میں شری رام کے آشرم پر جاؤ اور اپنی چمک دمک سے سیتا کا من موہ لو۔ تمہاری سُندرتا اور من موہنی صورت کے جال میں پھنس کر وہ شری رام اور لکشمن کو تمہیں پکڑ لانے کے لئے کہے گی۔ جب وہ دونوں تمہارا پیچھا کرتے ہوئے آشرم سے دُور نکل جائیں گے تو اُن کی غیر حاضری میں میں سیتا کو اُٹھا لے جاؤں گا۔"

راون کی بات سُنکر ماریچ ڈر کے مارے کانپ اُٹھا۔ اُس کے ہونٹ سوکھ گئے، اور اُس پر مُردنی سی چھا گئی۔ وہ شری رام کے پراکرم سے بخوبی واقف تھا۔ اس لئے اُن کا

وِرودھ کرنے کی ہمت اُس میں بالکل نہیں تھی۔ اُس نے ہاتھ جوڑ کر راوَن سے کہا :-

"راجن! دُوسروں کو پیاری لگنے والی بات تو ہمیشہ سبھی لوگ کہتے ہیں۔ لیکن ایسی بات کہنے اور سُن کر برداشت کرنے والے لوگ شاذ و نادر ہی ملتے ہیں جو سُننے میں تو اچھی نہیں لگتی مگر کبھی بھلائی کی خاطر جاتی ہے۔ چُونکہ تم گُپت چروں کے ذریعہ معلُومات حاصل نہیں کرتے اِس لئے تمہیں شری رام کے متعلق پُوری واقفیت نہیں۔ اگر تمہیں اُن کی بہادری اور شجاعت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ ہوتا تو تم اُن کا وِرودھ کرنے کی بات ہرگز نہ سوچتے۔ وہ اپنے دَیوی گُنوں میں اِندر اور وَرُن کے سمان ہیں۔ اُن کا مُقابلہ تم نہیں کر سکتے۔

"دوست! میں تو تمہارے اور تمام راکھشسوں کے کلیان کی کامنا کرتا ہُوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شری رام کا وِرودھ کر کے تمہارے ساتھ ہی یہ دھرتی راکھشسوں سے خالی ہو جائے مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں سیتا کا جنم تمہارے وِناش کی خاطر نہ ہُوا ہو۔ اُس کی وجہ سے تم کسی بہت بڑی آفت کا شکار ہونے والے ہو۔ مجھے تو یہی فکر دامنگیر ہے۔ میں تمہیں ساودھان کرنا چاہتا ہُوں کہ تم اپنی مَن مانی حرکتوں سے کہیں لنکا کو ہی وِناش کاری سنکٹ بس نہ ڈال دینا تُمہاری طرح جو راجہ ہٹھ دھرمی، دُراچاری اور پاپی بن جاتا ہے، وہ اپنی عقل کھو کر اپنے بندھو، باندھووں سمیت ساری قوم اور مُلک کو تباہی کی غار میں دھکیل دیتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم میری بات مان کر اِس کھوٹے اِرادہ سے باز آجاؤ ورنہ اِس کا انجام بہت خطرناک ہوگا۔"

چُونکہ راوَن پکا تہیّہ کر کے آیا تھا۔ اِس لئے اُس نے ماریچ کی شکھشا پر کچھ بھی دھیان نہیں دیا اور کہنے لگا —

"ماریچ! تم میرے ہِت چِنتک ہو، سمجھدار ہو، اچھی صلاح دینے والے ہو، بہادر ہو اور بھروسہ کرنے کے قابل ہو۔ تمہارے جیسے بندھوؤں اور سہاییکوں کی شکتی اور بل بُوتے پر ہی میں دیوتاؤں کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اِس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم ناحق شری رام سے ڈر کر اُس کی تعریفوں کے پُل باندھ رہے ہو۔ وہ دھرماتما اور جتیندریہ نہیں ہے۔ نہ تو اُس میں کوئی گُن ہے اور نہ وہ سُشیل وان ہی ہے۔ بلکہ دراصل وہ بڑا مُورکھ اور لوبھی ہے اُس کے باپ نے ناراض ہو کر اُسے دیش نکالا دے دیا ہے اور اب وہ جنگلوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔ شری رام کی راکھشسوں کے ساتھ کیا دُشمنی تھی جو اُس نے پہلے تو شروپنکھا کے ناک اور کان کاٹ کر اُسے بدصورت بنایا۔ پھر ہزاروں راکھشسوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ایسے ظالم اِنسان کو قرار واقعی سزا دینا بڑا ضرُوری ہے۔ تم ڈر مت اور میری سہائتا کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

راون کو راہِ راست پر لانے کی غرض سے ماریچ نے اُسے پھر سمجھانا شروع کیا :-
" نشاچر ! تُم کیسی باتیں کرتے ہو ! شری رام کے خلاف بھڑکا کر نہ جانے کس نے تُمہیں اُلٹی پٹی پڑھا دی ہے - شری رام نہ تو شیل سے رہت ہیں اور نہ دھرم ہین ہیں - وہ بڑے گُن وان اور جِتیندریہ ہیں - اُنھیں لوبھی اور مُورکھ سمجھنا بڑی بھاری بُھول ہے - تمہیں شری رام کے بارے میں اگر پُوری جانکاری نہیں تو تُمہیں ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں - اصلیت یہ ہے کہ اُن کے پِتا نے اُنھیں گھر سے نہیں نِکالا بلکہ جب شری رام کو معلوم ہُوا کہ کیکئی نے دھوکے سے مہاراج دشرتھ کو وچن بدھ کر لیا ہے تو صرف اپنے پِتا کے سَتیہ دھرم کو بچانے کی خاطر اُنہوں نے خود ہی راج کا تیاگ کر کے چودہ۱۴ برس تک جنگلوں میں رہنا منظُور کر لیا - وہ نہ تو بے رحم ہیں اور نہ ظالم ہی ہیں - وہ تو سبھی پرانیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں - البتہ پاپیوں اور دُراچاریوں کا وِناش کرنے سے وہ بالکل نہیں جھجکتے - اُن کے بَل، پراکرم سے میں بخُوبی واقف ہُوں - مہرشی وِشوامتر کے یگیہ کی رکھشا کرتے ہُوئے اُنہوں نے میرے ساتھی راکھشسوں کو کیسے مار گرایا تھا اور اُن کے تیر کی چوٹ کھا کر میں کس طرح سَو یوجن دُور سمندر میں جا پڑا تھا وہ واقعہ یاد کر کے میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - تب شری رام کی اوستھا بڑی چھوٹی تھی اور اُنہوں نے جوانی میں پاؤں نہیں رکھا تھا -

" جب مجھے خبر ملی کہ شری رام ڈنڈکارنیہ میں بن باس کے لئے آئے ہیں تو میرے دل میں اُن سے بدلہ چُکانے کا خیال پیدا ہُوا - اُن دنوں میں اپنے ساتھی راکھشسوں کے ساتھ رِشی مُنیوں کو مار کر کھاتا رہتا تھا - ایک دن شری رام اپنے ہاتھ میں دھنش بان لئے جنگل میں گھوم رہے تھے کہ ہم تین۳ راکھشسوں نے بارہ سنگھے کا رُوپ دھارن کر کے اپنے نوک دار سینگوں سے شری رام کو مار ڈالنے کا نِشچے کیا - اُن پر حملہ کرنے کے وِچار سے جب ہم بھاگتے ہُوئے اُن کی طرف بڑھے تو شری رام نے فوراً اپنی کمان پر تیر چڑھائے اور پلک جھپکنے کی دیر میں میرے ساتھیوں کو وہیں ڈھیر کر دیا - میری تقدیر میں ابھی کچھ روز زندہ رہنا لکھا تھا کہ میں کسی طرح جان بچا کر بھاگ نکلا - ورنہ شری رام کا سامنا ہو جانے پر کسی دُشمن کا بچ سکنا ناممکن ہے - اُس دن کے بعد سے میں نے توبہ کر رکھی ہے کہ کوئی گُناہ نہیں کرُوں گا - ہنسا کا تیاگ کر کے اب میں اِس آشرم میں شانتی پُوروک رہتا ہُوں اور تپومے جیون بسر کرتا ہُوں -

" تم سیتاجی کو معمولی عورت نہ سمجھو - وہ پتی برتا ناری ہیں اور اپنے ہی تیج سے سُرکھشت ہیں - اُن کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہو سکتی - اگر شری رام سُورج ہیں تو سیتاجی روشنی ہیں اُنھیں ایک دُوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا - سیتاجی شری رام کی پرانوں کے سمان پیاری پتنی

ہیں - اُنھیں اُٹھالانے کا مطلب اپنی موت کو دعوت دیناہے - سیتاجی پرجولت اگنی کے سمان ہیں - اُن کا تیج سہن کرنے کی تمہاری ہمت نہیں - اس لیئے تمہارے لیئے یہی اُچیت ہے کہ اپنا ارادہ بدل کر واپس چلے جاؤ - اور بھبھیکشن اِتیادی دھرماتما منتریوں کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد اپنی اور شری رام کی طاقت کا موازنہ کرکے وہی کرو جس میں تمہاری بھلائی ہو -

" میرے دوست ! اپنے ہٹھ کو چھوڑو اور میری بات پر ٹھنڈے دل و دماغ سے وچار کرو - پرائی عورت کے ساتھ تعلق رکھنے سے بڑا پاپ اور کوئی نہیں ہے - تم اِس مہان اَنرتھ سے بچ کر اپنی خوبصورت اور جوان بیویوں سے ہی دل بہلاؤ جو ہزاروں کی تعداد میں تمہارے رنواس میں پڑی ہیں - اپنے بندھو باندھوں اور بیویوں کے ساتھ اگر تم سُکھ پُورک زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہو تو یہ پاپ پُورن وچار اپنے مَن سے فوراً نکال دو - ورنہ یاد رکھو کہ تمہارے پاپ کی جوالا میں تمہارے ساتھ ہی وہ سب لوگ بھی فنا ہو جائیں گے جو تمہیں اپنی زندگی کی طرح عزیز ہیں - کیونکہ یہ قانونِ قدرت ہے کہ جن کا پاپ کرنے والے سے تعلق ہوتا ہے ، وہ بھی پاپی کے ساتھ ہی مِٹ جاتے ہیں - کسی تالاب میں زہریلے سانپ کے ساتھ رہنے والی مچھلیاں بھی ماری جاتی ہیں -

" اگر تم نے سیتا ہرن کیا تو شری رام کے ہاتھوں تمہاری موت نشچت ہے - شری رام سے یُدھ چھیڑ کر تم دیکھو گے کہ ساری لنکا پر تیروں کا جال بچھ گیا ہے اور عالیشان عمارتیں آگ کی لپٹوں سے مسمار ہو رہی ہیں - اپنی بے بسی کے عالم میں تم دیکھو گے کہ جن راکھشسوں کی طاقت اور یُدھ کوشل پر تمہیں بڑا گمان ہے وہ سب خاک میں مِلا دیئے گئے ہیں اور بچے کھچے بھگوڑے راکھشس اپنی جان بچاکر عورتوں کے ساتھ بھاگے جاتے ہیں - اگر تم وہ بُرا دن دیکھنا نہیں چاہتے تو شری رام کا وِرودھ مت کرو -

" مہابلی راون ! میں سچ کہتا ہوں ، شری رام سے دُشمنی مول لے کر تم کبھی چین کی نیند نہیں سو سکو گے اور آخر کار صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جاؤ گے - میں نے شری رام کا جو بھیجوی رُوپ دیکھا ہے وہ مجھے لمحہ بھر کے لیئے بھی نہیں بھولتا - اُن کے کرودھ سے میں اِس قدر بھئے بھیت ہوں کہ درختوں کے تنوں میں یکلخت مجھے سینکڑوں ہزاروں رامچندر دکھائی پڑتے ہیں جو مجھے یمراج کی طرح معلوم پڑتے ہیں - سچ پوچھو تو مجھے یہ سارا جنگل ہی رام مئے محسوس ہوتا ہے - ایکانت میں بیٹھتا ہوں تو شری رام کے درشن ہوتے ہیں - سوتا ہوں تو خواب میں اُنہیں کا دیدار ہوتا ہے - یہاں تک کہ " ر " سے شروع ہونے والے 'رتن' اور 'رتھ' وغیرہ الفاظ جب میرے کان میں پڑتے ہیں تو مجھے جھٹ رام کا دھیان آجاتا ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - میں تمہیں کیا بتاؤں ، شری رام

کے خیال سے میں اتنا متاثر ہوں کہ مجھے کوئی دوسرا خیال ہی نہیں آتا ۔

"میں شری رام کے پربھاؤ کو بخوبی پہچان گیا ہوں ۔ وہ اتنے بلوان ہیں کہ راجہ بلی اور نمچی کو بھی مار سکتے ہیں ۔ اس لئے مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ اُن کے سامنے جا سکوں۔ پہلے تو کسی طرح میرے پران بچ گئے اب مجھے ناحق قربانی کا بکرا نہ بناؤ ۔ اگر تمہیں بہرصورت شری رام کا مقابلہ کرنا ہی ہے تو تم خود ہی اُن کا سامنا کرو ۔ لیکن میرے حال پر رحم کر کے مجھے اس آگ میں نہ جھونکو ۔

"مجھے ایسے لوگوں کا حال بھی معلوم ہے جو یوگ سادھنا میں لگے رہ کر دھرم پرائن جیون بسر کیا کرتے تھے ۔ لیکن دشٹوں کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے اُن کا بھی وناش ہو گیا۔ اس لئے میں شری رام کے خلاف تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا ۔ اگر کھر اور دوکھن سمیت ہزاروں راکھشسوں نے شری رام پر حملہ کیا اور یدھ کرتے ہوئے مارے گئے تو اس میں شری رام کا کیا قصور ہے ؟ پھر بھی اگر تمہیں شری رام سے دو دو ہاتھ کرنے کا بہت شوق ہو تو میں تمہیں روک نہیں سکتا ۔ تم اپنا شوق پورا کر کے دیکھ لو ۔ لیکن مجھے معاف کرو ۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا ۔ تمہاری بھلائی کا خیال کر کے میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ شری رام سے دشمنی کا وچار اپنے دل سے نکال دو ۔ وہ بڑے تیجوی اور مہابل شالی ہیں ۔ اُن کا مقابلہ ہونے پر تم اپنی موت یقینی سمجھو ۔"

اس پرکار ماریچ نے راون کو بہت سمجھایا ۔ لیکن جس طرح مرنے کی خواہش رکھنے والا روگی دوائی نہیں لیتا اُسی طرح راون نے بھی ماریچ کی شکشا گرہن نہیں کی اور دھمکی بھرے لہجہ میں اُس سے کڑک کر بولا : ــــ

"کل کلنک ماریچ ! میرے سامنے اس طرح زبان درازی کی تمہیں ہمت کیسے ہوئی ہے ؟ میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے ؟ میں یہاں تمہاری رائے لینے نہیں آیا ہوں ۔ راجہ کے ساتھ کس طرح تمیز سے بات کی جاتی ہے تمہیں یہ نہ بھولنا چاہیئے ۔ اگر تمہیں کچھ کہنا ہی ہو تو ادب اور شائستگی سے کہو ۔ تمہاری بہکی بہکی باتوں کا میرے اوپر کچھ بھی اثر نہیں ۔ تم شری رام کا بیکار ہی رعب جما رہے ہو ۔ اُس مورکھ اور پاپی منش سے یدھ کرنے یا اُس کی عورت کو اٹھا لے جانے کے ارادے سے مجھے کوئی باز نہیں رکھ سکتا ۔ اس لئے اس معاملہ میں مجھے تمہاری رائے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں جو کہتا ہوں اُس کے مطابق کرو ۔ ورنہ یاد رکھو ، اپنی بات منوانے کے لئے میں طاقت کا استعمال بھی کر سکتا ہوں ۔ شری رام کے سامنے جانے پر

تمہارا کیا حشر ہوگا یہ تو بعد کی بات ہے، لیکن میرا حکم نہ ماننے پر تمہیں ابھی اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس لئے بلا حیل و حجّت سونے کے ہرن کا روپ دھارن کر کے دنڈکارنیہ میں شری رام کے آشرم کی طرف چلو اور وہی کرو جو میں نے تمہیں سمجھایا ہے"۔

راون کے کٹھور شبد سُنکر بھی ماریچ نہیں گھبرایا۔ جب اُس نے دیکھا کہ راون اپنی ضد نہیں چھوڑے گا اور اُسے مجبوراً اُس کا حکم ماننا ہی پڑیگا تو ماریچ نے سختی سے جواب دیا: —

" راکھشس راج! وہ کون پاپی ہے جس نے تمہیں اس تباہی کے راستے پر چلنے کی صلاح دی ہے؟ اس مارگ پر چلنے سے تمہارا اپنے پریوار اور منتریوں سہت وناش ہو جانا یقینی ہے۔ پھر بھی تمہیں روکنے والا کوئی نہیں، یہ دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہو رہی ہے۔ قابل وزیروں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ راجہ کو غلط راہ اختیار کرنے سے روکیں۔ اس لحاظ سے تمہارے وزیر سزائے موت کے حقدار ہیں جو تمہیں من مانی کرنے سے نہیں روک رہے لیکن ایسے نا اہل وزیروں کو تم سزا نہیں دیتے ہو۔

" تمہارا ایسا کون کمزور دشمن ہے جو تمہیں زبردست دشمن کے ساتھ ٹکرانے کے لئے شہہ دے رہا ہے تاکہ تمہارا سروناش ہو جائے؟ تمہاری خوشحالی کو دیکھ کر کس کے سینے میں جلن ہو رہی ہے جو تمہیں موت کی وادی میں دھکیل رہا ہے؟ راون! چونکہ تم نے بھلے بُرے کا وچار چھوڑ دیا ہے اور غلط راستہ پر چلنے سے تمہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ اس لئے تمہاری بربادی اب یقینی ہے۔ جو بات تمہارے فایدہ کی ہے وہ تمہیں اچھی نہیں لگتی۔ اس لئے تمہیں سمجھانا بھی بیکار ہی ہے۔ تمہاری وجہ سے میری موت بھی اب یقینی ہے۔ لیکن تمہاری بجائے شری رام کے ہاتھوں مارا جانا میں بہتر سمجھتا ہوں۔ چلو! جیسا تم چاہتے ہو میں ویسا ہی کرنے کو تیار ہوں"۔

اتنا کہہ کر ماریچ راون کے ہمراہ شری رام کے آشرم کی طرف روانہ ہو گیا۔

بیالیس ۴۲ سے اُنچاسواں ۴۹ سرگ

سونے کے ہرن کا رُوپ دھارن کرکے مارِیچ کا شری رام کے آشرم پر جانا، سیتا کا اُسے دیکھ کر موہت ہونا اور شری رام سے اُس کو پکڑ لانے کے لئے پرارتھنا کرنا۔ شری رام کا پیچھا کرتے ہوئے اُس پر تیر چلانا۔ مارِیچ کا شری رام کی آواز میں لکشمن کو پکارنا۔ سیتا کے زور دینے پر لکشمن کا شری رام کے پیچھے چلے جانا۔ راون کا سادھو کے بھیس میں سیتا سے وارتالاپ کرنا

دنڈکارنیہ میں شری رام کے آشرم پر پہنچکر اپنی مایا سے مارِیچ نے سونے کے ہرن کا رُوپ دھارن کیا اور وہیں وِچرنے لگا۔ اُس کی چمک دمک اور دلفریب شکل وصُورت ہر کسی کا دِل موہ لینے والی تھی۔ اُس کا شریر سونے اور ہیرے جواہرات کا بنا ہوُا معلوم پڑتا تھا۔ جب سیتاجی نے اُسے اپنے آشرم کے سامنے اٹکھیلیاں کرتے اور چوکڑیاں بھرتے دیکھا تو موہت ہو کر اُن کے دِل میں اُسے پراپت کرنے کی زبردست خواہش پیدا ہوگئی۔ اُنھوں نے شری رام کو بُلایا اور اُسے دِکھلا کر پرارتھنا کی کہ وہ اُسے پکڑ لائیں۔ چونکہ ایسا ہرن پہلے کبھی دیکھنے سُننے میں نہیں آیا تھا، اِس لئے لکشمن جی نے اُسے شک کی نگاہ سے دیکھ کر شری رام سے کہا:۔

"بھیّا! اِس اَدبھُت ہرن کو دیکھ کر مجھے تو ایسا معلوم پڑتا ہے کہ یہ مارِیچ راکھشس کا مایاوی رُوپ ہے۔ مَیں نے سُن رکھّا ہے کہ وہ رُوپ بدلنے میں ماہر ہے اور اُس نے شکار کھیلتے ہوئے راجاؤں کو اپنے مایا جال میں پھنسا کر پہلے بھی مارا ہے۔ اِس لئے راکھشسوں کی چال سے ہمیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔"

لیکن سیتاجی پر مارِیچ کی مایا کا جادُو اِس حد تک چڑھ چُکا تھا کہ وہ لکشمن کی

بات کاٹ کر شری رام سے بولیں۔

"آریہ پتر! آپ میری خاطر اِس ہرن کو ضرور پکڑ لائیں۔ ایسا خوبصورت مرگ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا"

سیتاجی کی زبردست خواہش کے زیرِ اثر شری رام نے لکشمن سے کہا:—

"سمترانندن! یہ ہرن دیکھنے میں بڑا ہی دِلفریب ہے۔ میں اسے پکڑنے کے لئے جاتا ہوں۔ تم یہاں سیتا کی حفاظت کا خیال رکھنا۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر یہ راکھشس ہی ہو تو بھی اِس کا مارا جانا ضروری ہے تاکہ اِس کے پاپوں کی اسے سزا مِل جائے۔"

اِس پرکار لکشمن کو سمجھا کر شری رام نے اپنا دھنش اُٹھایا، پیٹھ پر دو ترکش باندھے، کمر میں تلوار لٹکائی اور ہرن کو پکڑنے کے لیے اُس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ کُودتا، پھاندتا بہت دُور درختوں کی اوٹ میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ پھر دُوسرے ہرنوں کے ساتھ چرتا ہُوا تھوڑی دُور نظر پڑا۔ جُوں ہی شری رام اُس کے نزدیک پہنچے، وہ پھر بھاگ نکلا۔ اِس طرح چکمہ دیتا ہُوا مارِیچ شری رام کو آشرم سے کافی دُور لے گیا۔ جب شری رام نے دیکھا کہ بہت پیچھا کرنے کے باوجود وہ اُس کو پکڑ نہیں سکے تو اُنہوں نے پریشان ہو کر ایک تیر دھنش پر چڑھایا اور نشانہ باندھ کر اُس کی طرف چھوڑا۔ تیر کے لگتے ہی مارِیچ بوکھلا کر دھرتی پر گر پڑا اور اُس کے پران چھُوٹنے لگے۔ تب اُس نے مایاوی ہرن کا رُوپ تیاگ دیا اور راکھشس کے شریر میں خُون سے لت پت زمین پر لوٹتا ہُوا تڑپنے لگا۔ اُس نے دھوکا دے کر لکشمن کو آشرم سے ہٹانے کے لیے اُونچی آواز میں پُکارا:—

"ہا لکشمن! ہا سیتا!!"

اُس کی وہ درد بھری آواز بالکل شری رام کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ اُسے سُن کر شری رام سمجھ گئے کہ لکشمن کا شک کرنا درست تھا۔ مارِیچ مارا گیا۔ لیکن اُس کی آواز کے دھوکا میں آ کر سیتا اور لکشمن فکرمند ہو جائیں گے، یہ سوچتے ہُوئے شری رام جلدی سے آشرم کی طرف واپس لوٹ پڑے۔

اُدھر سیتاجی مارِیچ کی کپٹ پُورن آواز سُن کر گھبرا گئیں۔ اُنہوں نے سمجھا کہ شری رام نے کسی سنکٹ میں پڑ کر ہی اُنھیں پُکارا ہے۔ پریشانی کی حالت میں وہ لکشمن سے بولیں:—

"بھیّا! تم نے شری رگھوناتھ جی کی درد بھری آواز سُنی۔ شاید راکھشسوں نے اُنہیں گھیر لیا ہے۔ اُن کی سہایتا کے لئے تمہیں فوراً جانا چاہیئے۔"

لکشمن نے بھی وہ آواز سُنی تھی۔ لیکن سیتا کے کہنے پر بھی وہ شری رام کے پیچھے نہیں

گئے۔ تب سیتا نے ناراض ہوکر کہا :-

"تم جانے کیوں نہیں ہو؟ کیا تمہیں اپنے بھائی سے کچھ بھی ہمدردی نہیں جو اُن کی پکار سُنکر بھی یہاں کھڑے ہُوئے ہو؟ اگر اُنہیں کچھ ہو گیا تو میری حفاظت سے کیا حاصل ہوگا؛ میری زندگی تو اُنھیں کے ساتھ ہے۔ تم میرا خیال چھوڑو اور کچھ بھی دیر نہ کرکے فوراً اُن کی سُدھ لو۔ نہ جانے اُن پر کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے۔"

سیتا کو سانتونا دیتے ہُوئے لکشمن اُنھیں سمجھانے لگے ۔۔۔

"کلیان مئی دیوی! آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے پتی کو کسی سے خطرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ وشواس کریں، دیوتا، راکھشس، گندھرب، ناگ، پشاچ، منش اکثوا کوئی بھی پشو پکھشی اکیلے یا سبھی مِلکر بھی شری رام کا سامنا نہیں کر سکتے۔ اِس لیئے آپ کو اُن کے بارے میں اِس طرح پریشان ہو کر چنتا نہیں کرنی چاہیئے۔ جب سے جن استھان نواسی راکھشسوں کو مارا گیا ہے تب سے نشاچروں نے ہمارے ساتھ دُشمنی باندھلی ہے۔ اِس لیئے میں آپ کو یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ شری رام اُس سُندر مِرگ کو مار کر واپس آ رہے ہوں گے۔ جو آواز ہم نے سُنی ہے وہ اُن کی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں پریشان کرنے کے لیئے کسی راکھشس کی یہ کوئی چال ہی جان پڑتی ہے۔"

شری رام کو خطرہ میں پڑا ہُوا سوچ کر شری سیتا جی اِس قدر بھئے بھیت ہو چکی تھیں کہ لکشمن کا شری رام کی سہائیتا کے لیئے نہ جانا اُنھیں بہت بُرا لگا۔ وہ کرودھ کے آویش میں کہنے لگیں :-

"لکشمن! تم مِتر کے رُوپ میں اپنے بھائی کے دُشمن جان پڑتے ہو۔ مجھے حاصل کرنے کے لیئے تمہاری نیئت میں فرق آ گیا ہے۔ اِسی لیئے تم شری رام کو بچانے کی بجائے یہاں کھڑے باتیں بنا رہے ہو۔ جن کی حفاظت اور خدمت کے لیئے تم بنوں میں چلے آئے ہو، اگر اُنہی شری رام کے پران چلے جائیں تو میری حفاظت کے کیا معنی ہیں؟ شری رام کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ کسی بھی دُوسرے پُرش کے قبضہ میں جانے سے پیشتر ہی میں اپنے پران تیاگ دُوں گی۔ میں گوداوری ندی میں ڈوب مروں گی۔ پہاڑ سے کُود پڑوں گی، گلے میں پھانسی لگاؤں گی۔ زہر کھاؤں گی۔ آگ میں جل جاؤں گی۔ لیکن شری رام کے علاوہ کسی غیر مرد کو اپنا سپرش نہیں کرنے دُوں گی۔

"سُمترا کُمار! تم کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ تم مجھے حاصل نہیں کر سکتے۔ دُشٹ، اناریہ! بے رحم! ظالم! کُل کلنک! میں نے تمہاری اصلیت کو پہچان لیا ہے۔ تُو در اصل یہی چاہتا ہے

کہ شری رام کسی مصیبت میں پھنسکر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور پھر تُو مجھے اپنے ادھیکار میں کرلے۔ اِسی لئے تُو اکیلا ہمارے ساتھ جنگلوں میں چلا آیا ہے۔ تیرے جیسے ظالم شخص کے دل میں اگر اِس طرح کے کھوٹے جذبات چھپے ہوئے ہوں تو اِس میں کچھ بھی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے خطرہ کے موقعہ پر فایدہ اُٹھانے کی غرض سے بھرت نے ہی تمہیں یہاں بھیجا ہو۔ لیکن یاد رکھو، تمہارا یا بھرت کا منورتھ کبھی پُورا نہیں ہوگا۔ نیلے کمل کے سمان شیام سندر شری رام کو پتی رُوپ میں پراپت کر کے میں کِسی دُوسرے پُرش کی کامنا کیسے کرسکتی ہُوں؟ میں ابھی تمہارے سامنے جان دے دُوں گی مگر شری رام کے بغیر ایک منٹ بھی اِس دُنیا میں رہنا پسند نہیں کرُوں گی۔"

اِس طرح غم و غصّہ میں بے سُدھ سیتاجی نے لکشمن کو بہت کچھ کہہ ڈالا جو ناقابلِ برداشت تھا۔ جِتیندریہ لکشمن نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا:۔

"دیوی! آپ میری پُوجنیہ ہیں اور میں آپکی دندنا کرتا ہُوں۔ آپ اِس وقت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی ہیں اور ایسی باتیں کہہ رہی ہیں جو آپ کو ہرگز نہیں کہنی چاہئیں۔ آپکی کٹھور بانی میرے کانوں میں تپائے ہوئے لوہے کی طرح پڑی ہے جسے سہن کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ ایسی نا واجب اور جلی کٹی زبان کا استعمال کرنا عورتوں کے لئے کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ اُنکی عادت ہی ہوتی ہے۔ عام طور پر ناریاں چنچل، کٹھور اور گھر میں پھوٹ ڈالنے والی ہوتی ہیں۔

"آج آپ کی عقل ٹھکانے نہیں ہے اور آپ اپنا وِناش چاہتی ہیں۔ آپ کو دھکّار ہے آپ نے مجھے شک کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ میں اپنے بھائی کا حکم بجا لاتا ہُوا آپ کی حفاظت میں کھڑا ہُوں۔ مگر ایک عام عورت کی طرح آپ میرے اُوپر بلا وجہ تہمت لگا کر مجھے الزام دے رہی ہیں۔ اِس بن میں وچرنے والے سبھی پرانی ساکھشی ہو کر میری بات سُنیں۔ آپ کے مجبُور کرنے پر میں شری رام کے پیچھے جاتا ہُوں۔ مجھے تو آثار اچھے دِکھائی نہیں دیتے۔ میں نہیں جانتا کہ شری رامچندر جی کے ساتھ واپس لوٹ کر مجھے آپ کے درشن ہوں گے۔ میری جنگل کے دیوتاؤں سے پرارتھنا ہے کہ وہ آپ کی رکھشا کریں۔ آپ کا کلیان ہو۔ میں اب جاتا ہُوں۔"

لکشمن کے اِس پرکار کہنے پر سیتاجی پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے شریر کو پیٹتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔

"لکشمن! شری رام کا وِیوگ ہونے پر میں زندہ نہیں رہوں گی۔ میں خودکشی کرلُوں گی۔ پانی میں ڈُوب مرُوں گی۔ آگ میں جل جاؤں گی یا پہاڑ سے کُود پڑُوں گی۔"

اِس طرح آہ و زاری کرتی ہوئی سیتاجی کو لکشمن نے جھک کر پرنام کیا اور ہاتھ جوڑ کر من ہی من اُنھیں سانتونا دیتے ہوئے وہاں سے رُخصت ہو گئے۔

شری رام سے بدلہ لینے کی تاک میں لگا ہُوا راون اسی انتظار میں تھا کہ کب لکشمن روانہ ہوں اور دونوں بھائیوں کی غیر حاضری میں وہ سیتا کو اُٹھالے جائے۔ چنانچہ موقعہ ملتے ہی وہ سادھو کا بھیس دھارن کر کے آشرم پر جا پہنچا۔ اُس وقت سیتاجی دکھ اور چنتا سے پیڑت ہو کر اکیلی بیٹھی آنسو بہا رہی تھیں۔ راون نے اُنھیں دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا ایسا سُندر رُوپ اُس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پہلی ہی نظر میں کام دیو نے اُسے گھائل کر ڈالا۔ سیتا کے سامنے پہنچکر وہ اُن سے بولا:-

"سُندری! تم کون ہو؟ اِس آشرم میں اکیلی کیوں رہتی ہو؟ یہ گھور بن تو راکھشسوں کی آماجگاہ ہے اور خونخوار درندے یہاں آزادی سے وِچرتے ہیں۔ نِشاچروں شیروں، چیتوں اور جنگلی ہاتھیوں سے کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا؟ تمہارے جیسی حسین دوشیزہ کو تو کسی راج محل میں رہنا چاہیئے۔ یہ آشرم کی زندگی ہرگز تمہارے یوگیہ نہیں ہے۔"

سیتاجی نے سوچا کہ کوئی براہمن اَتتھی دروازے پر آیا ہے۔ اُس کی بات کا جواب نہ دینا اُس کا اپمان کرنے کے برابر ہوگا۔ یہ خیال کر کے اُنہوں نے ستکار پُوروک راون سے کہا:-

"براہمن دیوتا! آپ کا کلیان ہو۔ میں متھلا کے مہاراج جنک کی بیٹی ہوں اور اودھ نریش شری رامچندرجی کی پتنی ہوں۔ میرا نام سیتا ہے۔ میں اپنے پتی کے ساتھ اِس آشرم میں رہتی ہوں۔ جب ہم بن باس کے لیئے اجودھیا سے چلے تو شری رام کے چھوٹے بھائی لکشمن نے بھی ہمارا ساتھ دیا اور وہ بھی یہیں رہتے ہیں۔ ستیہ دھرم کا دڑھتا پُوروک پالن کرنے والے مہاتیجوی شری رام کے سہائیک اور بندھو شری لکشمن برہمچریہ برت میں سمقت رہ کر اُن کی سیوا کا دھیان رکھتے ہیں۔

"جب مہاراج دشرتھ نے شری رام کو اپنا جانشین مقرر کرنے کا ارادہ کیا تو اُن کی پیاری رانی کیکئی نے اُنھیں وچن بدھ کر کے اُن سے دو ور مانگ لیئے۔ ایک ور کے بدلے اُس نے شری رام کے لیئے راج کی بجائے چودہ برس کا بن باس اور دوسرے کے مطابق اپنے پُتر شری بھرت کے لیئے راج مانگ لیا۔ شری رام نے اپنے پتا کا وچن نبھانے کی خاطر راج کا تیاگ کر کے بن باس گرہن کرنا منظور کیا۔ اور اِسی لیئے ہم یہاں چلے آئے۔

"دوِج شریشٹھ! آپ تھوڑی دیر یہاں وشرام کریں۔ شری رام اور لکشمن تمارے

پھل مول لے کر جنگل سے واپس آنے ہی والے ہیں۔ میں نے آپ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ اب آپ بھی اپنے نام، کُلش اور گوتر کا پریچے دیجیے۔ آپ کون ہیں؟ اور اس خطرناک جنگل میں اکیلے کیوں وِچرتے ہیں؟"

غرور میں بھر کر راون نے جواب دیا:—

"سُندری! جس کا نام سُن کر دیوتا، راکھشس، مَنش اور تینوں لوکوں کے سبھی پرانی کانپنے لگتے ہیں، میں وہی مہابلی راون ہوں۔ کندن کی طرح دمکتا ہوا تمہارا روپ رنگ دیکھ کر میں دنگ رہ گیا ہوں۔ تمہارا چہرہ، آنکھیں اور ہاتھ پیر سبھی کمل کے پھول جیسے ہیں۔ تم کوئی اپسرا، کام دیو کی پتنی رتی یا لکشمی ہی جان پڑتی ہو۔ بلکہ میرے خیال میں دیوتا، گندھرب اور یکشش جاتیوں میں بھی ایسی کوئی استری نہیں ہے جو تمہاری برابری کر سکے۔ اس پرتھوی پر میں نے پہلے ایسا حُسن اور جوبن کبھی نہیں دیکھا۔

"تم ان جنگلوں میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔ تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر میں تمہیں اپنی پٹ رانی بناؤں گا۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھری ہوئی میری راجدھانی لنکا میں آرام اور سُکھ چین کی زندگی بسر کرنے کے لیے تم میرے ساتھ چلو۔ وہاں تمہاری عیش و عشرت کے لیے ہر طرح کا سامان مہیا ہوگا۔ اور پانچ ہزار خوبصورت داسیاں ہر وقت تمہاری سیوا کے لیے حاضر رہیں گی۔"

سادھو کے بھیس میں راکھشس راج راون نے جب اپنی اصلیت ظاہر کر دی تو سیتا جی غصہ میں بھر کر بولیں:—

"پاپی نشاچر! تو میرے پتی دیو بھگوان شری رامچندر جی کے پراکرم کو نہیں جانتا۔ اسی لیے مجھے اکیلی جان کر تجھے میرے سامنے ایسی بیہودہ باتیں کہنے کی جرأت ہوئی ہے۔ شری رام سرو گُن سمپن ہیں۔ وہ اندر کے سمان پراکرمی ہیں اور مہان تیجسوی ہیں۔ میں دل و جان سے انہیں کا انوسرن کرنے والی ہوں۔ ارے دُشٹ! تو گیدڑ ہو کر مجھ شیرنی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ معلوم پڑتا ہے تیری موت تجھے یہاں کھینچ لائی ہے۔ تو زہریلے سانپ اور بچھو کے شیر کے دانت اکھاڑنا چاہتا ہے۔ ہلاہل زہر کا گھونٹ پینا چاہتا ہے۔ اپنے گلے میں پتھر باندھ کر سمندر پار کرنا چاہتا ہے۔

"ارے بدبخت راکھشس! جنگل کے شیر اور گیدڑ میں، سمندر اور چھوٹے دریا میں، امرت اور زہر میں، سونے اور پیتل میں، گرڑ اور کوے میں، ہنس اور گدھ میں جو فرق

ہے وہی شری رام اور تم میں ہے۔ میں تمہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ یاد رکھ! جب شری رامچندرجی اپنا دھنش بان لے کر تیرے سامنے کھڑے ہو جائیں گے تو تجھے سنسار کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی اور مجھے پراپت کرنے کی بجائے تو اپنی ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"

اس پرکار کرودھ کے آویش میں آکر جب سیتاجی نے راون کو پھٹکارا تو اسے طیش چڑھ آیا۔ تب وہ گرج کر بولا:-

"راجکماری! تو میرے پربھاو کو نہیں جانتی۔ تو نے میرے اصلی روپ کو نہیں دیکھا۔ اسی لئے مجھ سے نہ ڈر کر میرا نرادر کر رہی ہے۔ میں کبیر کا چھوٹا بھائی دس منہ والا مہاپرتاپی راون ہوں۔ جیسے لوگ موت سے ڈرتے ہیں، ویسے ہی دیوتا، گندھرب، پشاچ وغیرہ سب کوئی میرا نام سنکر کانپتے ہیں۔ میرے ڈر سے کبیر لنکا کو چھوڑ کر کیلاش پربت پر بھاگ گیا اور لنکا پر اب میرا ہی ادھیکار ہے۔ کبیر کا پشپک ومان بھی میرے قبضہ میں ہے جو میری خواہش ہوتے ہی آکاش میں اڑتا ہے اور میں سب جگہ پہنچ سکتا ہوں۔

"جنک نندنی! جب میں غصّہ میں ہوتا ہوں تو میرا چہرہ دیکھ کر ہی اِندر وغیرہ دیوتا ڈر جاتے ہیں اور گھبرا کر اِدھر اُدھر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ میرے ڈر سے ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگتی ہے، سورج اپنی تپش چھوڑ کر چندرما کی طرح شیتل ہو جاتا ہے۔ درختوں کے پتے ہلنا بند کر دیتے ہیں۔ ندیوں کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ میرے سامنے ٹھہر سکے۔

"اندر کی امراوتی کے سمان سندر میری لنکا پوری ہے۔ وہاں کی عمارتوں کے صحن اور فرش وغیرہ سونے سے بنائے گئے ہیں اور دروازے ہیرے جواہرات سے جڑے ہوئے ہیں۔ سبھی طرح کے بھوگ پدارتھ وہاں بہتات میں میسر ہیں۔ سڑکوں پر ہاتھی، گھوڑوں اور رتھوں کی چہل پہل رہتی ہے۔ سارے ماحول میں ساز و سنگیت کی مدھر آواز گونجتی رہتی ہے۔ باغات اور سیر گاہوں کی بدولت لنکا کی شوبھا دیکھنے لائق ہے۔ میرے ساتھ چل کر تم ایسی شاندار پوری میں جیون کا سکھ پراپت کرو۔ وہاں کا عیش و آرام حاصل کرکے تم مفلسیوں کو بالکل بھول جاؤگی۔

"جس رام کو نالائق سمجھ کر راجہ دشرتھ نے اپنی راجدھانی سے نکال دیا ہے اور جو اب جنگلوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے، اُس بیوقوف انسان کی زندگی میں اب کیا رکھا ہے؟ اس کا خیال چھوڑو۔ وہ تو خود ہی مشکل سے اپنے دن کاٹ رہا ہے۔ وہ تمہیں کیا راحت پہنچا سکتا ہے۔ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ راکھشس راج راون خود چل کر تمہیں لینے آیا ہے۔ کام دیو نے مجھے تمہارا گرویدہ بنا دیا ہے۔ تم اسے صرف اپنا پیار دے کر اس سے دنیا کی

ہر نعمت حاصل کر سکتی ہو ۔ اسے ٹھکرانا تمہارے لئے واجب نہیں ہے ۔ اس موقعہ کو کھو کر تم بعد میں بہت پچھتاؤ گی ۔ غور کرنے پر تمہیں معلوم ہو گا کہ منش رام تو میرے ہاتھ کی انگلی کے برابر بھی نہیں ہے ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تم مجھے سویکار کر لو ۔ اسی میں تمہارا کلیان ہے "!!

سیتاجی نے کڑک کر جواب دیا : ــــــ

" راکھشس ! جس بھگوان کبیر کی دیوتا بھی وندنا کرتے ہیں ، انہیں اپنا بھائی بتلا کر تو ایسا پاپ کرنے کو تیار ہے ۔ تجھے دھکار ہے ۔ اگر تو امرت بھی پی لے تو بھی شری رام کی پتنی کا اپمان کر کے تو زندہ بچ نہیں سکے گا ۔ دیوراج اندر کی پتنی شچی کا ہرن کر کے شاید کوئی کچھ عرصہ کے لئے بچ جائے ۔ مگر بھگوان شری رامچندر کی پتنی کو بری نگاہ سے دیکھنے والا ہرگز خیریت سے نہیں رہ سکتا "۔

جب راون نے دیکھا کہ ہر طرح سمجھانے کے باوجود سیتا اس کے ساتھ چلنے کو رضامند نہیں تو اس نے سادھو کا روپ تیاگ دیا اور اپنے دس مکھ اور بیس بھجاؤں والے وشال روپ میں ظاہر ہو کر بولا : ــــــ

" اپنے روپ اور جوانی کے نشہ میں سرشار عورت ! شاید تم پاگل ہو گئی ہو جو میری طاقت اور شجاعت کو نظر انداز کر کے میرا ترسکار کر رہی ہو ۔ مجھے دیکھو ۔ میں چاہوں تو اپنی بھجاؤں سے پرتھوی کو اٹھالوں ۔ سمندر کو پی جاؤں اور موت کو بھی مار ڈالوں ۔ میں اپنے تیروں کی جوالا سے سورج کو بھسم کر سکتا ہوں اور پرتھوی کو چھید کر ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہوں ۔ اگر تم تینوں لوکوں میں وکھیات ، مہابلوان ، مہاپراکرمی اور ویبھوشالی پتی کو پراپت کرنے کی خواہشمند ہو تو تمہیں میرا انوسرن کرنا چاہیئے ۔ تم اپنا پیار مجھے دو ۔ اور میں تمہیں زندگی کی ہر نعمت اور عیش و آرام دوں گا ۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں کروں گا ۔ میں ہی تمہارے یوگیہ پتی ہوں ۔ تم مجھے پراپت کر کے منش رام کو بالکل بھول جاؤ ۔

" جو رام ایک عورت کے کہنے سے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر حکومت سے دستبردار ہو گیا اور خواہ مخواہ جنگلوں میں بھٹکتا پھرتا ہے ۔ ایسے بیوقوف اور جاہل انسان میں تمہیں کیا خوبی نظر آتی ہے کہ تم اس سے اس حالت میں بھی پیار کرتی ہو جبکہ وہ تمہیں کوئی خوشی نہیں دے سکتا ۔ میرا کہا مانو ۔ اس کا خیال چھوڑ دو اور میرے ساتھ چلو ۔ مجھے پراپت کر کے تمہارا جیون سپھل ہو جائے گا "۔

راون کے خواہش کرتے ہی اس کا مایاوی رتھ وہاں نمودار ہو گیا اور راون نے سیتا کو

زبردستی اُٹھاکر اُس میں ڈال دیا۔ اس طرح بے بسی کی حالت میں اغوا کر کے لے جاتی ہوئی سیتاجی اُونچی آواز میں رو رو کر شری رام اور لکشمن کو امداد کے لئے پکارنے لگیں :۔۔۔

" ھے رام ! ھے لکشمن ! دیکھو یہ راکھشس مجھے زبردستی لئے جاتا ہے اور میں بے بس ہو کر چھٹپٹا رہی ہوں ۔ رگھونندن شری رام ! آپ نے تو دھرم کی خاطر راج سُکھ تیاگ دیا اور آپ دھرم کی رکھشا کے لئے اپنی جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں ۔ مگر آج جبکہ یہ راکھشس مجھے ادھرم پُوروک زبردستی لئے جاتا ہے تو آپ اِسے کیوں نہیں روکتے ؟ شتروؤں کا وناش کرنے والے آریہ پُتر ! آپ تو مُجرموں کو سزا دے کر اُنھیں راہِ راست پر لانے والے ہیں ۔ پھر اِس پاپی کو دنڈ کیوں نہیں دیتے !

" ہائے ! پاپ کرم کا پھل پاپی کو اُسی وقت نہیں مِلتا ۔ کیونکہ کال چکر بھی اُس کا سہائیک ہوتا ہے ۔ اور جس طرح کھیتی کے پکنے پر ہی اُس کا پھل پراپت ہوتا ہے ویسے ہی ہر ایک کرم کا نتیجہ بھی مُناسب وقت پر سامنے آتا ہے ۔ پاپی راون ! تیرے سر پر موت منڈلا رہی ہے اور اُسی نے تجھے یہ پاپ کرنے کے لئے پریرت کیا ہے ۔ شری رام کے ہاتھوں تیرا وناش اوشیہ ہوگا ۔

" اِس جن ستھان کے درختوں سے میں پرارتھنا کرتی ہوں کہ وہ شری رام کو بتلا دیں کہ راون مجھے زبردستی لئے جاتا ہے ۔ گوداوری ندی سے میری پرارتھنا ہے کہ وہ بھی میری بے بسی کا حال شری رام سے کہہ دے ۔ جنگل کے دیوتاؤں کو میرا نمسکار ہے ۔ وہ اور یہاں کے پشو پکھشی سبھی پرانی میرا یہ سندیش شری رام کو پہنچائیں کہ راون مجھے زبردستی لئے جاتا ہے ۔ مہاتیجسوی شری رام بڑے بلوان ہیں ۔ وہ اپنی پرانوں کے سمان پیاری پتنی کو اپنے پراکرم سے یمراج کے پاش سے بھی رہائی دِلا سکتے ہیں ۔"

اِس پرکار آہ و پکار مچاتی ہوئی سیتاجی کی نظر گدھ راج جٹایو پر پڑی ۔ اُونچی آواز میں اُنہوں نے چلّا کر کہا :۔۔۔

" آریہ جٹایو ! یہ پاپی راکھشس بڑی بے رحمی کے ساتھ مجھے زبردستی لئے جا رہا ہے بے شمار جنگوں میں فتحیاب ہونے کے باعث اِسے اپنی طاقت کا بڑا گھمنڈ ہو گیا ہے ۔ اِس لئے یہ ظالم نشاچر آپ کے روکنے پر بھی اپنے ارادہ سے باز نہیں آئے گا ۔ کیونکہ اِس کے پاس ہتھیار ہیں ۔ اِس کارن آپ اِس کا مُقابلہ نہیں کر سکتے ۔ آپ سے میری اِتنی ہی پرارتھنا ہے کہ آپ شری رام کو میرے زبردستی اغوا کر لئے جانے کے مکمل حالات بتلا دینا ۔"

---

۵۰ ۵۶
پچاس سے چھپنواں سرگ

سیتا کو زبردستی اُٹھا کر لے جاتے ہُوئے راون کو جٹایو کا روکنا، راون سے گھور یُدھ کرتے ہُوئے جٹایو کا زخمی ہو کر گر جانا، آکاش مارگ سے جاتے ہُوئے سیتا کا پانچ بندروں کے پاس اپنے کپڑے اور زیور گرانا۔ لنکا میں لے جا کر راون کا سیتا کو اشوک واٹِکا میں ٹھہرانا

سیتا جی کی پُکار سُن کر جٹایو نے راون کو روکتے ہُوئے کہا:۔

"دس مُکھ راون! میرا نام جٹایو ہے۔ میں شری رام کے پِتا مہاراج دشرتھ کا مِتر ہُوں۔ میرے زندہ رہتے تم سیتا کو نہیں لے جا سکتے۔ ٹھہرو! اور میری بات دھیان سے سُنو! شری رامچندر ساری دُنیا کے سوامی اور اِندر کے سمان مہان پراکرمی ہیں۔ جگدیشور شری رام کی دھرم پتنی سیتا کا ہرن کر کے تم نے جو پاپ کیا ہے اِس کے بدلے تم اپنے سُکھ اور کلیان کی آشا مت رکھو"۔

"راجہ دھرم اور پرجا کا رکھشک ہوتا ہے۔ وہ کسی غیر عورت کی عِزّت لُوٹنے کی بات کیسے سوچ سکتا ہے۔ خاص طور پر کسی راجہ کی پتنی کی حفاظت کا تو سبھی کو خیال رکھنا چاہیئے۔ جس طرح اپنی پتنی کو غیر مردوں کا شکار ہونے سے بچایا جاتا ہے، ویسے ہی پرائی اِستری کی سُرکھشا کا بھی دھیان رکھنا چاہیئے۔ سمجھدار آدمی وہ کام نہیں کرتے جس سے بدنامی ہوتی ہو۔ کسی غیر عورت کی عِزّت پر ہاتھ ڈالنے جیسا نِندت کاریہ تمہیں ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔

"جیسا راجہ کا آچرن ہوتا ہے، اُسی کے مُطابق دُوسرے لوگ بھی وِوہار کرنے لگتے ہیں۔ اگر راجہ ہی دھرم اور سداچار کو چھوڑ کر پاپ کرم میں پرورت ہو جائے تو سماج کو دُوشت ہونے سے کون بچائے گا؟ راکھشس راج! مَیں تو حیران ہُوں کہ تمہارے جیسے پاپی اور بُری عادتوں والے راجہ کا اقتدار کیسے قائم ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اب تمہارے پاپوں کا

گھڑا بھر چکا ہے اور جلدی ہی تم اپنے کیئے کا پھل پاؤ گے۔ شری رام کا اپرادھ کر کے تم بچ نہیں سکتے۔ اُن کے کرودھ کی جوالا میں تمہارا بھسم ہو جانا اب یقینی ہے۔ اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو تو سیتا کو فوراً رہا کر دو۔

"راون! تم نے جان بوجھ کر اپنے کپڑے میں زہریلے سانپ کو باندھ لیا ہے۔ اپنے گلے میں پھانسی لٹکا لی ہے۔ اس سے تمہاری عقلمندی ظاہر نہیں ہوتی۔ انسان کو اُتنا ہی بوجھ اٹھانا چاہیئے جس سے وہ دب نہ جائے اور اُسی مقدار میں بھوجن کرنا چاہیئے جتنا وہ آسانی سے ہضم کر سکے۔ جو کام دھرم کے خلاف ہو اور عزّت کو بٹّہ لگا کر بدنامی کا باعث بننے والا ہو اُسے سمجھدار لوگ کبھی نہیں کرتے۔

"اگرچہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور تمہارا مقابلہ کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارے پاس ہتھیار بھی ہیں۔ لیکن پھر بھی جب تک میرے شریر میں پران ہیں، تم سیتا کو نہیں لے جا سکتے۔ بہتر یہی ہے کہ تم سیتا کو چھوڑ دو۔ ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی نوچ ڈالوں گا اور تم اِس وِمان میں اُڑ کر بھاگ نہیں سکو گے۔"

اتنا کہہ کر جٹایو راون کی طرف جھپٹے۔ اُنھیں اپنی طرف آتا دیکھ کر راون نے کرودھ میں بھر کر دھنش بان سنبھالا اور مہا بھینکر نالیک، ناراچ اور وکرنی نامک بانوں کی جھڑی لگا دی۔ چاروں طرف بانوں سے گھرے ہوئے جٹایو ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے کہ تنکوں سے بنے گھونسلے میں پڑے ہوں۔ اُنہوں نے جھپٹ کر راون کے ہاتھ سے دھنش چھین لیا اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

اپنے پنجوں سے ہی راون کا زرہ بکتر اُکھاڑ پھینکنے کے بعد جٹایو نے تیکھی چونچ سے راون کو اِسقدر زخمی کر دیا کہ وہ بوکھلا اُٹھا۔ اُس نے دوسرا تیر کمان اُٹھایا اور پھر تیر چلانے لگا۔ لیکن جلدی ہی جٹایو نے جھپٹ کر اُس دھنش کو بھی چھین لیا اور اُسے توڑ پھوڑ کر دھرتی پر پھینک دیا۔ راون کی بوٹیاں نوچ نوچ کر جٹایو نے اُسے اتنا ہراساں اور پریشان کر دیا کہ وہ جٹایو کا سامنا کرنے کی بجائے بھاگ نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔ تب جٹایو نے اُسے للکار کر پھر پھٹکارا:-

"دُشٹ راکھشس! سیتا ہرن کر کے تم زیادہ عرصہ تک اپنے پرانوں کی رکھشا نہیں کر سکتے۔ وہ وقت دور نہیں جب شری رام کے ہاتھوں تمہارا خاتمہ ہو جائے گا۔ چوروں کی طرح اُن کی غیر حاضری میں تم نے سیتا کا اغوا کر کے اپنی بزدلی کا ہی ثبوت دیا ہے۔ اگر واقعی تم بڑے بہادر ہو تو تھوڑی دیر رک کر شری رام کا

مُقابلہ کرو۔ تب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ شری رام اور لکشمن کتنے پراکرمی ہیں۔

"راون! یہ تو ظاہر ہی ہے کہ تم اُن دونوں کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ پھر بھی تم نے وہ پاپ کیا ہے جس کی تلافی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور تمہیں شری رام کے کرودھ کا شکار ہونا پڑے گا۔ تم کائر اور ڈرپوک ہو اسی لیے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔ ٹھہرو! اور اپنے کیے کا مزہ چکھتے جاؤ۔"

اتنا کہہ کر جٹایو نے تیزی کے ساتھ راون کو پھر گھیر لیا۔ پنجوں اور نوکیلی چونچ کی زبردست مار سے راون کا سارا بدن چھلنی ہو گیا اور اُس کے انگ انگ سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ دھنش بان بیکار ہو جانے پر راون نے تلوار ہاتھ میں لی اور بڑی پھرتی سے جٹایو کے دونوں پنکھ اور پنجے کاٹ دیے۔ تب گِدھ راج جٹایو دھرتی پر گر پڑے اور شری رام کی انتظار کرتے ہوئے زندگی کی آخری سانسیں گننے لگے۔

سیتاجی نے محسوس کیا کہ اُن کا پریہ بندھو اُنہیں بچانے کی خاطر راون سے لڑ مرا ہے ایسا انُبھو کر کے وہ آنسو بہاتے ہوئے آہ و زاری کرنے لگیں۔

"رگھو نندن شری رام! آپ اِس راکھشس کو سزا دینے میں اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں۔ دیکھیے اِس راکھشس نے پکھشی راج جٹایو کو کتنی بیدردی سے کاٹ گرایا ہے۔ مجھے بچاتے بچاتے وہ اپنی جان پر کھیل گئے ہیں۔ لیکن آپ ابھی تک نہیں پہنچے میری بے بسی کا دھیان کر کے جلدی آئیے۔ میری مجبوری کو دیکھیے کہ اتنی آہ و پکار کرنے پر بھی آپ یہ آواز نہیں سنتے۔ ہے رام! ہے لکشمن! مجھے بچاؤ۔ آپ ہی میری رکھشا کر سکتے ہیں۔"

اِس پرکار شری رام، رام کی رٹ لگاتی ہوئی سیتا کو راون آکاش مارگ سے لیے جاتا تھا۔ اُسی سمے رشی مہرشی، دیوتا گن اور برہما جی اپنے من میں یہ وچار کر پرسن ہو رہے تھے کہ بھگوان رام کی پتنی کا ہرن کر کے راون نے خود ہی اپنی موت کا سامان پیدا کر لیا ہے۔ اُن سب کو اِس بات سے بڑا اطمینان ہوا کہ اب جلدی ہی ناقابلِ تسخیر راون اور اُس کے ساتھی راکھشسوں کا وناش ہو جائے گا۔

مگر راون کی اِس مکروہ حرکت سے جنگل میں رہنے والے سبھی پرانی، شیر، چیتے، ہاتھی، ہرن اور دیگر پشو پکھشی دُکھی ہو کر سیتا کی پرچھائیں کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ حالانکہ وہ اُن کی کوئی سہایتا کرنے سے لاچار تھے۔ وہاں کے

پہاڑ اپنے جھرنوں کے رُوپ میں پانی بہاتے ہُوئے رو رہے تھے۔ اُس دُکھدائی نظارہ کو دیکھ کر سُورج کی چمک بھی پھیکی پڑ گئی تھی۔ سنسار کے سمست پرانی بھَے بھیت ہو کر کہنے لگے :۔

" اگر دھرم کی رکھشا کرنے والے بھگوان شری رام کی پتنی کا ہرن ہو سکتا ہے تو اِس دُنیا میں اب دھرم کہاں رہ گیا ہے ؟ پرکٹ ہے کہ راون نے سچائی اور دیا دھرم کا گلا گھونٹ ڈالا ہے۔"

روتے روتے سیتاجی کی آنکھیں سُرخ ہو گئی تھیں اور گلا بیٹھ جانے سے آواز نہیں نکلتی تھی۔ پھر بھی اُنھوں نے راون کو اِس طرح پھٹکارنا شروع کیا :۔

" ارے دُشٹ ! تُو اتنی تیزی سے کیوں بھاگا جاتا ہے۔ اگر تُو واقعی بڑا بہادر ہے تو تھوڑی دیر رُک کر شری رام کا اِنتظار کیوں نہیں کر لیتا ؟ ایک بُوڑھے اور کمزور پکھشی کو بیدردی سے کاٹ گرانا ہی تیرے لیئے شاید بہت بڑی شجاعت کی بات ہے ! مجھے اپنا نام بتا کر کیا تُو نے اِسی پراکرم کی ڈینگ ہانکی تھی۔ تیرے جیسے ڈرپوک اور بُزدل شخص کو دھکار ہے۔

" میرے پتی اور دیور کی غیر حاضری میں اکیلی دیکھ کر تُو نے مجھے اُٹھائے جانے کی جو کمینہ حرکت کی ہے، کیا یہی تیری بہادری اور شجاعت کا ثبوت ہے۔ یقیناً سنسار کے سبھی ویر پُرش تیرے اِس قابلِ نفرت اور ظالمانہ پاپ کرم کے لیئے تجھے لعنت بھیجیں گے ایک معصوم عورت کے ساتھ ایسا مجرمانہ سلوک کرتے ہُوئے تجھے شرم آنی چاہیئے۔

" تُو اچھی طرح جانتا ہے کہ میرا اپہرن کر کے تُو نے اپنے گلے میں موت کی پھانسی لٹکالی ہے اور اِسی ڈر کے مارے شری رام کا سامنا کرنے کی بجائے کہیں دُور بھاگا جا رہا ہے۔ لیکن یاد رکھ ! نہ تو تیری مُراد پُوری ہوگی اور نہ اب تُو شکھ چین کی سانس ہی لے سکے گا۔ جس طرح جلتے ہُوئے جنگل میں کوئی پکھشی ٹھکانہ نہیں پاتا اور اُونچے اُٹھتے ہُوئے شعلوں کی لپیٹ میں آ کر جھلس مرتا ہے، ویسے ہی شری رام کے کرودھ کی جوالا میں دہکتی ہُوئی اِس دُنیا کے اندر اب تجھے ایسی کوئی جگہ نہیں ملے گی جہاں تُو سُرکھشت رہ سکے۔ جیسے مرنے والا روگی پرہیز کی بجائے اُلٹا وہی کرتا ہے جو اُس کے لیئے نقصان دہ ہو، ویسے ہی تم بھی کوئی نیک صلاح ماننے کی بجائے وہی کرنے پر بضد ہو جس سے تمہارا وناش نشچیت ہے۔ میں پھر کہتی ہُوں اپنی خیریت چاہتے ہو تو مجھے فوراً رہا کر دو۔ اِسی میں تمہارا کلیان ہے۔"

اِس طرح سیتاجی نے غم و غصّہ میں بھر کر راون کو بڑے سخت الفاظ میں پھٹکارا لیکن اُس نے کچھ بھی اثر قبول نہیں کیا اور اپنے ہی وچاروں میں کھویا رہا۔ تبھی آکاش مارگ سے جاتے ہوئے سیتا نے دیکھا کہ نیچے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پانچ بندر بیٹھے آپس میں وارتالاپ کر رہے ہیں۔ اپنی امداد کا دوسرا کوئی ذریعہ نہ دیکھ کر سیتا نے اِس وچار سے ایک کپڑے میں لپیٹ کر کچھ زیور اُن بندروں کے پاس پھینک دیئے کہ شاید اِسی طرح شری رام کو اُن کے اغوا کی اطلاع مل جائے۔ چونکہ راون اپنے ہی دھیان میں مست تھا اِس لیئے اُسے سیتا کی اِس کارروائی کا پتہ نہیں چلا۔ کئی پہاڑوں، جنگلوں اور دریاؤں کے اُوپر سے گزر کر راون سمندر تک پہنچا۔ پھر سمندر کے بیچ ایک جزیرے پر بسائی ہوئی لنکا پوری میں جاکر اُس نے راحت کی سانس لی۔

لنکا میں پہنچکر راون نے کچھ چُنی ہوئی داسیوں کو سیتا کی سیوا کے لیئے اِس ہدایت کے ساتھ مقرر کیا کہ وہ سیتا کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ لیکن اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اُن کے علاوہ کوئی بھی دوسری عورت یا پُرش سیتا کے پاس نہ جانے پائے۔ اسکے بعد راون نے اُن آٹھ راکھشسوں کو طلب کیا جو اُس پر جان نثار کرنے کو تیار رہتے تھے اور کئی بار اپنی بہادری اور شجاعت کا ثبوت دے چکے تھے۔ اُن کی تعریف کرتے ہوئے راون نے اُن سے کہا:۔

"تم سب میرے خاص آدمی ہو اور میں تمہاری خدمات سے ازحد خوش ہوں اِسی لیئے میں تم کو ایک ضروری کام پر معمور کرنا چاہتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میں نے کھر اور دوکھن کے ماتحت چودہ ہزار راکھشس جن ستھان میں بسائے تھے تاکہ سرحدوں کی حفاظت ہو سکے۔ لیکن اُن سب کو شری رام نے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جب سے مجھے یہ خبر ملی ہے، میری نیند حرام ہو گئی ہے۔ اپنے راکھشسوں کی موت کا مجھے شری رام سے بدلہ چکانا ہے۔ تم آٹھوں جن ستھان کے لیئے فوراً روانہ ہو جاؤ اور شری رام کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھو۔ اس کی سبھی کارروائیوں کی مکمّل تفصیل مجھے پہنچتی رہے۔ اِس کام کے لیئے میں تمہیں وہاں بھیج رہا ہوں۔ جب تک میں شری رام اور اُس کے بھائی کو ختم نہیں کر لوں گا، مجھے چین نہیں پڑے گی۔"

راکھشسوں کو بھیجکر راون سیتا کے پاس گیا اور اُنھیں اپنا شاندار محل دکھانے لگا۔ چاندی، سونے اور ہیرے جواہرات سے پیوستہ عمارت نہایت اعلیٰ اور قیمتی چیزوں سے آراستہ تھی۔ ہر طرح کی سُکھ سامگری کا پردرشن کرتے ہوئے راون نے سیتا سے کہا:۔

" سُندری! یہ سب تمہارے ہی بھوگ کے لیئے ہے۔ مجھے پتی رُوپ میں سویکار کر کے تم سب کچھ پراپت کر سکتی ہو۔ میری ملکہ بنکر تم میری ہزاروں بیویوں پر حکومت کرو۔ وہ سب تمہارے ماتحت ہوں گی۔ میری سلطنت میں تینتیس کروڑ راکھشس ہیں۔ اور ایک ہزار راکھشس تو صرف میری ذاتی خدمات کے لیئے تعینات ہیں۔

" سمندر سے گھری ہوئی یہ لنکا سَو یوجن تک پھیلی ہوئی ہے اور کسی کی طاقت نہیں کہ وہ ادھر کا رُخ کر سکے۔ اندر کے ساتھ سبھی دیوتا اکٹھے مِلکر بھی میری سلطنت کو پامال نہیں کر سکتے۔ رشیوں مہرشیوں، گندھربوں، یکھشوں اور دیوتاؤں میں مجھے ایک بھی نظر نہیں آتا جو میرا مقابلہ کر سکے۔ پھر منش جاتی کے معمولی رام کی کیا بساط ہے جو میرے سامنے ٹھہر سکے۔ تم اُسے بھول جاؤ۔ جس کا راج چھن گیا اور جو اَب فقیروں کی طرح دین اور محتاج ہے، جو پیدل چلنے کو مجبور ہے، ایسے ہیچ ہین رام کی یاد سے تمہیں کیا حاصل ہو گا؟ اُس کا خیال چھوڑو۔ میں دِل و جان سے تم پر نچھاور ہوں۔ میرا اُلفت بھرا ہاتھ پکڑ لو۔ میں تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا۔

" کسی بُرے کرم کا جو پھل بھوگنا تمہاری قسمت میں لکھا تھا وہ تم نے رام کے ساتھ رہ کر بن باس میں بھوگ لیا۔ میں نے تمہاری قسمت پلٹ دی ہے۔ اب تم خوب عیش و عشرت کی زندگی بسر کرو۔ میرے ساتھ تم ہر طرح کا سُکھ بھوگو اور ہم دونوں پُشپک دمان پر بیٹھ کر رمنیک سمتھانوں کا بھرمن کریں گے۔"

مہان دُکھ کے ساگر میں ڈوبی ہوئی سیتاجی نے راون کی خوشامد اور چاپلوسی کو نہایت حقارت سے ٹھکراتے ہوئے غُصّہ میں بھر کر کہا:۔

" پاپی راکھشس! میں بھگوان رام کی پتنی ہوں اور میرا اَنوراگ انہیں کے چرنوں میں ہے۔ مجھے اپنے دھرم سے گرانے میں تمہاری کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ میں تمہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ ممکن ہے کہ کوئی بھی دیوتا، راکھشس، گندھرب یا دوسرا پرانی تمہیں نہ مار سکے۔ لیکن شری رام کے ہاتھوں تمہاری موت یقینی ہے۔ وہ سورج اور چاند کو آکاش سے دھرتی پر گرا سکتے ہیں۔ سمندر کو سُکھا سکتے ہیں۔ اُن کی پتنی کو اُٹھا لانے کے بعد بھی تم خیریت سے رہ سکو گے، یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ وہ دن اب دُور نہیں جب تمہاری وجہ سے یہ لنکا برباد ہو جائے گی اور جن راکھشسوں کی طاقت پر تمہیں بڑا ناز ہے، وہ سب اُسی طرح خاک میں لوٹتے ہوئے نظر آئیں گے جیسے کھر اور دُوکھن سمیت ہزاروں راکھشس مارے گئے تھے۔"

ناکام اور نامراد راون نے سیتا کو خوفناک راکھشسیوں کے حوالے کرتے ہوئے حکم دیا کہ سیتا کو تب تک اشوک واٹکا میں رکھا جائے جب تک کہ وہ رضامند نہ ہو۔

ستاون سے چھیاسٹھواں سرگ

شری رام کا واپس آشرم کی طرف لوٹتے ہوئے راستے میں لکشمن سے ملکر سیتا کی خیریت کے متعلق فکر مند ہونا، آشرم میں سیتا کو نہ دیکھ کر شری رام کا ازحد غمگین ہونا۔ سیتا کی کھوج کرتے ہوئے شری رام اور لکشمن کا جنگل میں چاروں طرف دوڑ دھوپ کرنا۔
کوئی سُراغ نہ ملنے پر سیتا کی یاد میں شری رام کا وِلاپ کرنا۔ لکشمن کا شری رام کو سانتونا دینے کی کوشش کرنا۔

ماریچ کو مارکر شری رام جلدی جلدی قدم اُٹھاتے ہوئے واپس آشرم کی طرف لوٹ پڑے۔ تیر لگنے پر ماریچ نے شری رام سے ملتی جلتی آواز میں جو لکشمن کو پکارا تھا اس کا وچار کرکے اُنھیں بڑی چنتا ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہے تھے:-

"جب سے میں نے کھر، دوکھن سمیت ہزاروں راکھشسوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے، جن ستھان میں بسنے والے راکھشسوں نے ہمارے ساتھ دشمنی باندھ لی ہے۔ ماریچ نے سونے کے ہرن کا روپ دھارن کرکے مجھے آشرم سے دور لے جانے کے لئے ہی یہ چال چلی ہوگی۔ اسی لئے اس نے مرتے وقت مجھ سے ملتی جلتی آواز میں لکشمن کو پکارا تھا تاکہ وہ بھی مجھے خطرے میں پڑا جان کر میرے پیچھے چلا آئے۔ ایسا معلوم پڑتا ہے یہ راکھشس سیتا کو اکیلی پاکر اُسے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ بدلہ چکانے کی خاطر انہوں نے ہمیں دھوکہ دیکر سیتا پر حملہ کرنے کے لئے ہی یہ کارستانی کی ہوگی۔ اگر لکشمن نے سیتا کو اکیلی چھوڑ دیا

تو نہ جانے اُس پر کیا آفت ٹوٹ پڑے "

اِس طرح سوچ فکر میں پریشان شری رام جب آشرم کی طرف چلے جا رہے تھے تو جنگل کے ہرنوں، گیدڑوں اور پرندوں نے اُن کے اِرد گرد چکر لگا کر کئی طرح سے چلاّہٹ کی۔ گویا کہ وہ سب اُنھیں کسی دُرگھٹنا کی سُوچنا دینا چاہتے ہوں۔ شری رام نے محسُوس کیا کہ قدرتی آثار بھی کسی خوفناک حادثے کی طرف اِشارہ کر رہے ہیں۔ تبھی اُنھوں نے سامنے لکشمن کو آتے دیکھا۔ جلدی سے قدم بڑھا کر وہ لکشمن کے پاس پہنچے اور گھبراہٹ کے لہجہ میں دُور ہی سے پُوچھا:-

" لکشمن! تم اِدھر کیسے چلے آئے ہو؟ سیتا کو اکیلی چھوڑ کر تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ بولو! سیتا خیریت سے تو ہے؟ مجھے آثار اچھے دکھائی نہیں دیتے ایسا نہ ہو ہماری غیر موجُودگی میں راکھشس اُسے اُٹھالے جائیں یا مار کر کھا جائیں جس بھولی بھالی راج دُلاری نے زندگی میں کبھی کوئی دُکھ نہیں دیکھا تھا اور جو میری خاطر سب سُکھ تیاگ کر جنگلوں میں چلی آئی، اُس پرانوں سے پیاری سیتا کو کیا میں صحیح سلامت آشرم پر دیکھ سکوں گا؟ لکشمن! تم نے سیتا کو اکیلی چھوڑ کر بہت بُرا کیا اُس کے بغیر میں زندہ نہیں رہوں گا۔ سیتا کو کھو کر میں جینے کی تمنّا کیسے کر سکتا ہوں؟ مجھے فوراً بتاؤ اُسے پیچھے چھوڑ کر تم یہاں کیوں آئے ہو؟ جس سونے کے ہرن کا میں نے تعاقب کیا وہ دراصل ایک راکھشس تھا۔ میرا تیر لگنے سے مرتے وقت اُس نے تمہارا نام لے کر درد بھری آواز میں امداد کے لیئے پکارا تھا۔ وہ بھی ایک دھوکا تھا۔ کہیں تم اُس آواز کو سُن کر تو نہیں چلے آئے؟"

شری رام کو پریشان ہوا دیکھ کر لکشمن نے اُداس مَن سے جواب دیا:-

" بھیّا! میں تو آنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن آپ کی آواز سے ملتی جُلتی اُس درد بھری پُکار کو سُن کر سیتا جی حواس باختہ ہو گئیں اور مجھے اِدھر آنے کے لیئے مجبور کر دیا۔ میں نے بہت سمجھایا کہ کوئی راکھشس آپ کا مُقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ آواز آپ کی نہیں بلکہ ہمیں دھوکا دینے کے لیئے کسی دُشمن کی چال ہو گی۔ لیکن سیتا نے میری بات کا یقین نہیں کیا۔ جب میں اُن کے بار بار کہنے پر بھی اُنہیں اکیلی چھوڑ کر آنے کو تیار نہ ہُوا تو اُنھوں نے غُصّہ میں بھر کر مجھے الزام دیا کہ میری نیت خراب ہے۔ جب اُنھوں نے یہ کہا کہ آپ کی جان کو خطرے میں ڈال کر میں اُنھیں پراپت کرنا چاہتا ہُوں تو میں برداشت نہیں کر سکا۔ طیش میں آ کر میں آشرم سے اِدھر نکل آیا ہُوں۔"

افسردہ حال شری رام بولے :۔

"لکشمن ! میں تمہارے وشواس پر سیتا کو آشرم میں چھوڑ کر آیا تھا۔ تم نے اس کی حفاظت کا خیال نہ کرکے میری جو حکم عدولی کی ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ خوف اور غصّہ کے زیر اثر سیتا نے جو کچھ کہا، اس سے طیش میں آکر تمہیں اس کی حفاظت سے دستبردار نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ تمہاری اس غلطی پر مجھے بہت رنج ہے۔ تمہارے چلے آنے کے بعد سیتا پر نہ جانے کیا مصیبت ٹوٹ پڑی ہو۔ مجھے تو سخت بے چینی ہو رہی ہے۔"

بڑی گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں دوڑتے ہوئے دونوں بھائی آشرم پر پہنچے۔ شری رام نے آشرم کے اندر اور باہر سبھی جگہ سیتا کو پکار پکار کر تلاش کیا۔ مگر وہاں کوئی ہوتا تو جواب بھی دیتا۔ تھکاوٹ سے چور بھوکے پیاسے شری رام کا مکھ ویسے ہی سوکھ رہا تھا۔ سیتا کو اونچی آواز میں پکارتے پکارتے گلا بیٹھ گیا اور زبان لڑکھڑانے لگی۔ سیتا کی جدائی کے غم سے نڈھال آہ و پکار کرتے شری رام کے آنسو نہیں تھمتے تھے آنکھیں سرخ ہو کر چندھیانے لگی تھیں۔ قدم زمین پر نہیں ٹکتے تھے۔ آشرم کے چاروں طرف دور نزدیک جہاں کہیں سیتا کے جانے کا گمان ہو سکتا تھا، ان کی کھوج میں پوری دوڑ دھوپ کی گئی مگر سیتا کے کہیں درشن نہ ہوئے اور نہ کوئی سراغ ہی ملا کہ وہ کیسے اور کہاں گم ہو گئیں۔ اس غیر آباد جنگل میں کسی انسان کا گذر نہیں تھا۔ اس لئے کس سے پوچھتے کہ سیتا کہاں چلی گئی۔ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز دھرم پتنی کا وِیوگ شری رام کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ سیتا کی فرقت کے صدمہ نے انہیں دیوانہ بنا دیا وہ راستہ میں دکھائی دینے والے پیڑ پودوں، درختوں، ندیوں، پہاڑ کی چوٹیوں اور جانوروں سے رو رو کر سیتا کے بارے میں پوچھنے لیکن انھیں کسی نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

کافی دیر تک ادھر ادھر جنگل میں گوداوری ندی کے کنارے، پہاڑ کی گپھاؤں اور چوٹیوں پر تلاش کے باوجود بھی جب سیتا کا کوئی سراغ نہیں ملا تو شری رام نراش ہو کر بولے :۔

"لکشمن ! اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ نہ معلوم کس جنم کے پاپوں کی سزا مجھے مل رہی ہے۔ پہلے تو مجھے اپنے راج ادھیکار کو چھوڑنا پڑا۔ پھر ماتا پتا، بندھو باندھوں سے الگ ہو کر جنگلوں میں رہنے کو مجبور ہوا۔ ابھی میں پتاجی کی موت کے دکھ

کو نہیں بھولا تھا کہ سیتا کی جُدائی کا حادثہ پیش آگیا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں، سیتا کا ساتھ ہوتے سے میں زندگی کی سبھی تلخیاں بھول چکا تھا۔ لیکن اُس کی جُدائی سے مجھے ایسی چوٹ لگی ہے کہ اب میں برداشت نہیں کر سکتا۔ سیتا کے بغیر میرا جیون بیکار ہے۔ نہ جانے اُس بیچاری کے ساتھ راکھشسوں نے کیسا وحشیانہ سلوک کیا ہوگا۔ کس بیدردی سے وہ اُسے گھسیٹ کر لے گئے ہوں گے اور وہ ظالم کیسے اُس کا انگ انگ کاٹ کر کھا گئے ہوں گے۔ یہ سوچکر میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امداد کے لئے مجھے پکارتی ہوئی بے بس سیتا کا دھیان کر کے میرے سانسوں کی دھڑکن رُکنے لگتی ہے۔ سیتا کی بے پناہ محبت، ایثار و وفاداری، کومل سوبھاؤ اور سبھی دُکھ دردوں کو مٹا دینے والی اُس کی مسکراہٹ بس ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں بھلا سکتا۔ سیتا ہی میرا جیون ہے۔ اُس کے بغیر میں جینا نہیں چاہتا۔

"ہائے! جو دھرم پرائینا سیتا اجودھیا کے سُکھ تیاگ کر میرے ساتھ بن باس میں چلی آئی تھی، اُس کے بغیر میں واپس کیسے لوٹ سکوں گا۔ جن محلوں میں سیتا دِکھائی نہیں پڑیگی وہ میرے لئے ویرانے ہی ہوں گے۔ ایسی سنسان اور بے سہارا زندگی کی مجھے کوئی تمنا نہیں۔ لکشمن! میں اب واپس نہیں جاؤں گا۔ سیتا کی تلاش میں میری بقایا زندگی انہیں جنگلوں میں بھٹک بھٹک کر بھلے ہی ختم ہو جائے۔ لیکن سیتا کے بغیر مجھے نہ تو اجودھیا کے راج کی خواہش ہے اور نہ میں سورگ کو ہی پراپت کرنا چاہتا ہوں۔ تم میری خاطر اب مزید پریشانی اور تکلیف نہ اُٹھاؤ۔ میرا کہا مانو اور واپس لوٹ جاؤ۔ سیتا کو کھونے کے بعد اجودھیا میں جا کر میں کسی کو مُنہ نہیں دِکھا سکتا۔ سب لوگ یہی کہیں گے کہ میں پراکرم ہین ہوں جو اپنی پتنی کی رکھشا نہ کر سکا۔ ایسی ذلت اُٹھانے سے پیشتر میں ساری دُنیا کو فنا کر ڈالوں گا۔ اگر مجھے سیتا کا پتہ نہ چلا تو کوئی بھی پرانی چین سے نہیں رہ پائے گا۔ میرے کرودھ کی جوالا تمام کائنات کو راکھ کر ڈالے گی۔"

شری رام کو شانت کرتے ہوئے لکشمن بولے:

"بھیا! آپ اِس طرح نراش ہو کر سنسار کے نراپرادھ پرانیوں پر کرودھ نہ کریں۔ جو قصوروار ہے اُس کو سزا ملنی چاہیئے۔ آپ حوصلہ رکھیں۔ تلاش کر کے ہم اُس پاپی کو ضرور کھوج نکالیں گے اور وہ اپنے کئے کا پھل بھوگے گا۔ آپ ہمت نہ ہاریں۔ کیونکہ ہمت اور حوصلہ رکھ کر انسان بڑی سے بڑی مشکلوں اور دشواریوں

کے باوجود اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانا ہے۔ آپ دُکھی نہ ہوں۔ کوشش کرنے پر ہمیں جلدی ہی سیتا کے بارے میں سُراغ مِل جائے گا۔"

جس جگہ بیٹھے شری رام اور لکشمن وارتالاپ کر رہے تھے وہیں اُن کے پاس آکر کچھ ہرن بیٹھ گئے اور اپنی گردنیں اُٹھا کر غور سے اُنھیں دیکھنے لگے۔ اچانک شری رام کی نگاہ اُن پر پڑی اور وہ بڑے سنیہہ پُورک اُن سے بولے :—

"پیارے ہرنو! تم تو سیتا کے پاس رہ کر کھلواڑ کیا کرتے تھے اور وہ تمہیں بہت پیار کرتی تھی۔ بتاؤ تم نے اُسے کدھر جاتے دیکھا ہے؟"

شری رام کی بات سُنتے ہی وہ سب ہرن اُٹھ کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر شری رام کی طرف دیکھ کر جنوب کا رُخ اختیار کر کے چلنے لگے۔ وہ سب ایک جگہ رُکتے، آسمان کی طرف دیکھتے پھر چل پڑتے۔ لکشمن اُنھیں غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ہرنوں کا مطلب سمجھ گئے اور شری رام سے بولے :—

"بھیا! یہ ہرن ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ سیتا آکاش مارگ سے جنوب کی طرف گئی ہیں۔ آئیے ہم دکھشن دِشا میں چلکر اُن کی تلاش کریں۔ مجھے یقین ہے ہمیں جلدی ہی اُن کا پتہ لگانے میں کامیابی حاصل ہو جائیگی۔"

کچھ دُور جنوب کی جانب چلنے پر دونوں بھائی اُس جگہ پہنچ گئے جہاں راون اور جٹایو کا یُدھ ہُوا تھا۔ وہاں اُنہیں راون کا ٹوٹا پھُوٹا دھنش، سونے کا زرہ بکتر اور تیروں کے ٹکڑے ملے۔

ستاسٹھ ۶۷ سے پچھتّروال ۷۵ سرگ

شری رام اور لکشمن کا جٹایُو سے مِلکر سیتا ہرن کے متعلّق جانکاری حاصل کرنا۔ جٹایُو کا پران تیاگنا اور شری رام کا اُن کے شریر کو آگ کے سپرد کرنا۔ شری رام اور لکشمن کی کبندھ سے ٹکّر ہونا۔ شری رام کے ہاتھوں کبندھ کا کلیان ہونا اور اُس کا اُنھیں سُگریو سے دوستی کرنیکی صلاح دینا۔ پمپا سرور کے کنارے متنگ نامی بن میں شری رام اور لکشمن کا شبری کے آشرم پر جانا

شری رام اور لکشمن نے دیکھا کہ تھوڑی ہی دُور پکھشی راج جٹایُو زمین پر گھایل گرے پڑے ہیں اُن کا شریر خون سے تر بتر ہو رہا تھا اور وہ آخری سانسیں گن رہے تھے۔ شری رام کو جٹایُو کی دردناک

حالت دیکھ کر بڑا دُکھ ہُوا۔ اُنھوں نے جٹایُو کے شریر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہُوئے پُوچھا:۔

"جٹایُو! آپ مجھے بتائیں کس بیرحم نے آپ پر اِتنا ظُلم کیا ہے؟ وہ کون پاپی ہے جس نے آپ کی یہ حالت بنادی ہے؟"

جٹایُو نے آنکھیں کھول کر شری رام کے درشن کیئے اور اپنے شریر کی ساری شکتی اِکٹھی کر کے بولے:۔

"رگھونندن! مَیں نے یُدھ کر کے راون کو روکا اور پُوری کوشش کی کہ وہ سیتا کو نہ لے جائے۔ لیکن اپنی جان لڑا کر بھی مَیں اُس دُشٹ راکھشس کو روک نہیں سکا۔ میں نے اُس کا تیر کمان چھین کر زرہ بکتر اُتار پھینکا اور اُسے بُری طرح زخمی کر دیا۔ مگر کافی دیر تک لڑنے کے بعد جب میں تھک گیا تو اُس نے اپنی تلوار کے وار سے میرے پنکھ کاٹ ڈالے۔ تب میں بے بس ہو کر زمین پر گر پڑا اور وہ روتی چِلّاتی سیتا کو زبردستی جنُوب کی طرف اُڑا لے گیا۔"

بڑی مُشکل سے جٹایُو نے اِتنی بات کہی اور چل بسے۔ شری رام کو جٹایُو کی موت سے بڑی چوٹ لگی۔ آنکھوں میں آنسُو بھر کر وہ لکشمن سے کہنے لگے:۔

"دیکھو لکشمن! پکھشی راج جٹایُو نے سیتا کو بچانے کے لیئے اپنی جان دیدی۔ اِس وقت مجھے سیتا کی جُدائی کا بھی اِتنا غم نہیں جِتنا کہ اِن کی موت کا۔ اِنہوں نے میری خاطر جو قُربانی کی ہے اُس کا میرے دِل پہ گہرا اثر پڑا ہے۔ اِن کے پران نیاگنے پر مجھے جتنا صدمہ پہنچا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔ یہ ہمارے پِتاجی کے مِتر تھے۔ مَیں اِن کا اگنی سنسکار اپنے ہاتھوں سے کروں گا۔ اِنہیں وہی سدگتی پراپت ہوگی جو مہنیہ آتماؤں کو مِلتی ہے۔"

شری رام نے وِدھی پُورک بڑی شردّھا سے جٹایُو کا آخری سنسکار اپنے ایک سمبندھی کی طرح منتروں کے جاپ کے ساتھ پُورا کیا اور گوداوری ندی میں سنان کر کے اُن کے نام جَلانجلی اَرپن کی۔ اِس طرح بھگوان رام کی کرپا سے جٹایُو سدگتی کو پراپت ہُوئے۔

جنُوب کی جانب تھوڑی دُور جنگل میں آگے بڑھنے پر شری رام اور لکشمن کو اَیومُکھی راکھشسی نے روک لیا۔ اُسے مار بھگانے کے بعد دونوں بھائی پھر سیتا کی تلاش میں چلنے لگے۔ لگ بھگ تین کوس کا فاصلہ طے کر کے وہ ایک ایسی سنسان جگہ سے گُزرے جہاں کسی پشُو پکھشی یا دِرندے کا دُور دُور تک نام و نشان تک دیکھنے کو نہیں مِلتا تھا۔ وہ جگہ کبندھ نامی راکھشس کی قیام گاہ تھی۔ اُس کا نہ تو سر تھا اور نہ ٹانگیں ہی تھیں۔ لیکن اُس کے بازُو اِتنے لمبے اور مضبُوط تھے کہ وہ اُنھیں بہت دُور تک بڑھا کر شیر، ہاتھی یا کِسی بھی جانور کو اپنے مُنہ میں ڈال سکتا تھا۔ اُس کی چھاتی میں گہری غار کی طرح کا مُنہ بنا ہُوا تھا اور اُس کے اُوپر ایک بہت بڑی آنکھ تھی۔ جِس سے وہ دُور ہی سے اپنے شِکار کو دیکھ کر دبوچ لیتا تھا۔ اُس کے ڈر کے مارے کوئی جاندار اُدھر نہیں جاتا تھا

اور جو کوئی بھولے بھٹکے وہاں سے گزرتا وہ کبندھ کا شکار ہو جاتا۔

ابھی شری رام اور لکشمن کافی دُور تھے اور اُن کی نظر کبندھ پر نہیں پڑی تھی کہ اُس نے اُنھیں دیکھ لیا اور اپنے بازو پھیلا کر اُنھیں فوراً جکڑ لیا۔ مگر دونوں بھائیوں نے اُس کے بازو کاٹ کر اُسے جلدی ہی مغلوب کرنے کے بعد اُس سے پوچھا :-

" اگر تم راون کو جانتے ہو تو ہمیں بتاؤ کہ وہ کہاں رہتا ہے اور ہم کس طرح اُس تک پہنچیں ؟"

کبندھ نے جواب دیا :-

" میں راون کو نہیں جانتا لیکن میں آپ کو پہچان گیا ہوں۔ در اصل میں راکشس نہیں ہوں بلکہ ایک رشی کے شاپ سے میری یہ حالت بنی۔ آپ بھگوان رام ہیں۔ آپ کے سوا کوئی دوسرا میری بھجائیں کاٹ کر میرا کلیان نہیں کر سکتا تھا۔ اب اُس رشی کے شاپ کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ آپ میرا اگنی سنسکار کریں۔ پھر دِویہ سورُوپ پراپت ہونے پر میں اپنی دِویہ درشٹی سے کسی ایسے اُپائے کو جان سکوں گا جس سے آپ راون تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے "

کبندھ کے پرارتھنا کرنے پر شری رام اور لکشمن نے اُسے ایک گڑھے میں دھکیل دیا۔ اور اُس پر لکڑیاں ڈال کر جب اُس کی چتا جلائی تو وہ اپنے دِویہ رُوپ میں پرکٹ ہو کر بولا :

" بھگوان ! آپ کی کرپا سے میرا کلیان ہُوا۔ اب میں آپ کو وہ اُپائے بتانے کی سمجھتی میں ہوں جس سے آپ راون کا پتہ لگا کر اُسے جیت سکیں گے۔ آپ رشیہ مُوک پربت پر سُگریو سے دوستی قایم کیجیے۔ وہ بانروں کے راجہ ہیں۔ لیکن اپنے بھائی بالی کی وجہ سے آجکل حکومت سے دستبردار ہو کر بڑی مُصیبت میں پھنسے ہُوئے ہیں۔ آپ اُن کی اِمداد کیجیے اور وہ آپ کی مُراد پُوری کرینگے۔ میں آپ کو سُگریو تک پہنچنے کا راستہ بتاتا ہُوں "

کبندھ کے بتائے ہُوئے راستہ پر چلتے چلتے شری رام اور لکشمن متنگ بن میں تپسونی شبری کے آشرم میں پہنچے۔ بھگوان رام کے درشنوں سے وہ کرتارتھ ہُوئی۔ شبری کے بھگتی بھاؤ سے شری رام بہت پرسن ہُوئے۔

(ارنیہ کانڈ سماپت ہُوا)

شری سیتا رام جی کو نمسکار!

بالمیکی رامائین

کشکندھا کانڈ

ایک سے چوتھا سرگ

پمپا سرور کی شوبھا دیکھتے ہوئے شری رام اور لکشمن کا رشیہ مُوک پربت پر جانا، اُنہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر سُگریو کا ہنومان جی کو اُن کے پاس بھیجنا، شری رام کا پریچے پراپت کرکے ہنومان جی کا اُنہیں سُگریو کے پاس لے جانا

شری رام اور لکشمن شبری کے آشرم سے رشیہ مُوک پربت کی طرف روانہ ہوئے چیت کا مہینہ تھا اور پرکرتی نکھار پر تھی۔ پمپا سرور کے کنارے پہنچکر اُنہوں نے دیکھا کہ اُس سُندر پردیش میں بہار چھائی ہوئی تھی۔ درختوں کی ٹہنیاں پھولوں کے بوجھ سے جُھکی جاتی تھیں۔ اور ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے دھرتی پر رنگ برنگے پھولوں کی چادر بکھیر جاتے تھے۔ خوشبودار ماحول سے دل و دماغ معطر ہو رہے تھے۔ چہکتے ہوئے خوبصورت پرندوں کی اُڑانیں بڑی ہی دلکش معلوم پڑتی تھیں۔ پمپا سرور کے نیلے اور صاف شفاف پانی کی سطح پر پھول ہی پھول کھلے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔

ایک لمبی سرد آہ بھر کر شری رام لکشمن سے بولے :—

"لکشمن! دیکھو چاروں طرف قدرت کیسا جادو پھیلا رہی ہے۔ یہ حسین نظارے جو دل کو موہت کر دینے والے ہیں، آج راحت پہنچانے کی بجائے میرے تن بدن میں آگ

لگا رہے ہیں۔ اِس وقت سیتا کی جُدائی کا احساس میری رگوں میں شعلے بھڑکا رہا ہے۔ سیتا کے ساتھ رہتے قدرت کی اِنہیں رنگینیوں میں کھو کر میں راج محلوں کے سُکھ بھول گیا تھا لیکن اب یہ ماحول میری افسردگی کو بڑھانے والا ہے۔ سیتا کے چہرے پر کھیلتی ہُوئی مُسکراہٹ اور اُس کی بھولی بھالی باتوں کو یاد کر کے میں محسُوس کرتا ہُوں کہ میرا جیون بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ اُس کے بغیر تو یہ زندگی ایک بوجھ سا معلوم پڑتی ہے۔ نہ جانے اُس بیچاری پر کیا بیت رہی ہوگی۔ وہ مجھ سے جُدا ہونا برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اِسی لیئے اُس نے محلوں کے سُکھ آرام چھوڑ کر جنگلوں کے کشٹ اُٹھانا منظور کیا۔ ہائے! اب کبھی سیتا کے درشن ہوں گے، مجھے تو اِس میں بھی شک محسُوس ہونے لگا ہے۔ کون جانے وہ زندہ بھی ہوگی یا راکھشسوں کے ظُلم کا شکار ہو کر چل بسی ہوگی؟"

بڑے بھائی کو تسکین دیتے ہُوئے لکشمن نے کہا:-

"بھیا! آپ اِس طرح غمگین اور نا اُمید نہ ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہُوں کہ ہم بہت جلد راون کا پتہ لگا لیں گے اور اُسے فرار واقعی سزا دیکر سیتاجی کو اُس کی قید سے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ زندگی کے دوران دُکھ اور مُصیبتیں ہر ایک اِنسان کو پیش آتی ہیں۔ جو لوگ ہمت اور دلیری کے ساتھ مُشکلات کا سامنا کرتے ہیں، وہ اپنی دانشمندی سے تمام دُشواریوں کو عبُور کر جاتے ہیں۔ اِس لیئے آپ بھی حوصلہ رکھیں اور اُمید کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ وہ دِن ضرُور آئے گا جب مُصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور سُکھ کا سُورج اُبھر کر چاروں طرف خوشیوں کی شعاعیں بکھیر دے گا۔"

اِس طرح آپس میں باتیں کرتے ہُوئے شری رام اور لکشمن رِشیہ مُوک پربت پر جا پہنچے۔ دھنش بان دھارن کیئے اُن کو اپنی جانب آتا دیکھ کر سُگریو کو بڑی فِکر ہُوئی۔ سُگریو نے سمجھا کہ اُس کے بھائی اِندر کمار بالی نے ہی اُسے مروانے کی خاطر اُنہیں وہاں بھیجا ہوگا۔ کیونکہ متنگ مُنی کے شراپ سے ڈر کر بالی خود اُس علاقہ میں داخل نہیں ہوتا تھا۔

سُگریو نے اپنے منتریوں سمیت ہنُومان جی سے مشورہ کر کے اُن سے کہا:-

"ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اِن دو یودھاؤں کو بالی نے ہی بھیجا ہے اور یہ بھیس بدل کر تپسویوں کے رُوپ میں یہاں آئے ہیں۔ تا کہ اِن کی اصلیت پر کوئی شک نہ ہو۔ راجاؤں کے جاسُوس اپنے اصلی رُوپ کو چھپانے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ ہمیں بالی کے گُپت چروں سے ہمیشہ محتاط رہنا چاہیئے۔ ہنُومان جی! آپ اُن کے پاس جائیے اور یہ پتہ لگائیے کہ وہ کون ہیں اور وہ یہاں کیوں آئے ہیں؟ اُن کا کیا مقصد ہے؟ اگر وہ بالی کے آدمی نہ ہوں تو

ہم اُن سے دوستی قائم کریں گے ۔ اُن کی مترتا سے ہمیں بہت لابھ ہو سکتا ہے ۔"

اپنے سوامی کی آگیا پاتے ہی ہنومان جی فوراً وہاں پہنچے جہاں شری رام اور لکشمن بیٹھے تھے ۔ ہنومان جی اُنہیں پرنام کرکے نہایت انکساری کے ساتھ بولے :—

" بھگون ! منش کے رُوپ میں آپ دونوں ویر ساکھشات سورج اور چندر دیوتا ہی دھرتی پر براجمان دکھائی پڑتے ہیں ۔ آپ کا تیج اور پراکرم مہان ہیں ۔ تپسوی کے بھیس میں اِدھر بنوں میں وچرنے والے آپ کس دیش کے راجکمار ہیں ؟ آپ کے دھنش، بان ترکش اور تلواریں اِس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ بڑے پراکرمی یودھا ہیں ۔ آپ کرپا کرکے میرا نمسکار سویکار کریں ۔ میرا نام ہنومان ہے ۔ اپنے سوامی بانر راج سُگریو کی آگیا سے میں آپ کے پاس آیا ہوں ۔ اُن کے بھائی اِندر کمار بالی نے اُن سے راج چھین کر اُنہیں کشکندھا سے مار بھگایا ہے اور وہ آجکل رشیہ موک پربت پر ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ وہ آپ سے دوستی قائم کرنے کے خواہشمند ہیں ۔ اِسی لئے اُنہوں نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے ۔ آپ کرپا کرکے اپنا پریچے دیں ۔"

ہنومان جی کی دانشمندی اور شائستگی سے متاثر ہوکر شری رام نے اپنے پاس کھڑے لکشمن سے کہا :—

" سُمترا نندن ! ہنومان کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مہان پنڈت ہیں ۔ جسے ویدوں اور ویاکرن کی شکھشا پراپت نہ ہو وہ اتنے پربھاؤ شالی ڈھنگ سے اپنی بات نہیں کہہ سکتا ۔ جس راجہ کے پاس ہنومان جی جیسے بُدھیمان منتری ہوں، وہ اوشیہ سپھل منورتھ ہوتا ہے ۔ لکشمن ! تم انھیں اپنے بارے میں مکمل واقفیت دو ۔"

شری رام کی آگیا پاکر لکشمن ہنومان جی سے یوں مخاطب ہوئے :—

" ہمیں آپ کے آگمن پر پرسنتا ہوئی ہے ۔ یہ میرے بڑے بھائی شری رامچندر جی ہیں ۔ اَیودھیا کے مہاراج دشرتھ ہمارے پِتا تھے ۔ اپنے دھرماتما پِتا کے وچن کو نبھانے کی خاطر ستیہ دھرم میں نشٹھا رکھنے والے شری رام راج ادھیکار چھوڑکر بنوں میں چلے آئے ۔ اِن کے ساتھ ہی اِن کی دھرم پرائنا پتنی سیتاجی اور میں بھی ایودھیا کو چھوڑ آئے ۔ ایک دن ہم دونوں بھائیوں کی غیر موجودگی میں کوئی راکھشس دھوکے سے سیتاجی کو پنچ وٹی آشرم سے اُٹھالے گیا ۔ ہمیں اُس راکھشس کا پتہ ٹھکانہ کچھ بھی معلوم نہیں ۔ سیتاجی کی تلاش کرتے کرتے ایک روز ہمارا سامنا کبندھ سے ہوگیا ۔ بھگوان شری رام کے ہاتھوں پُنیہ گتی کو پراپت ہوکر اُس نے اپنی دویہ درشٹی سے ہمیں بتلایا کہ سُگریو ہمارے سہائیک ہوں گے ۔ کبندھ کے

بتاے ہوئے مارگ سے ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ آپ ہمیں اپنے سوامی سُگریو کے پاس لے چلیے شری رام اُن سے دوستی کا رشتہ قایم کرنا چاہتے ہیں۔"

لکشمن کی بات سُن کر ہنومان جی بہت پرسنّ ہوئے۔ وہ دونوں بھائیوں کو اپنے کندھے پر بٹھاکر تھوڑی ہی دیر میں سُگریو کے پاس جا پہنچے۔

پانچ سے چودہواں سرگ

شری رام اور سُگریو کا آپس میں دوستی قایم کرنا۔ سیتا جی کے زیور دیکھ کر شری رام کا دُکھی ہونا۔ سُگریو کا اپنے بھائی اندر کمار بالی کے ساتھ دُشمنی ہونے کی داستان سُنانا۔ شری رام کا سُگریو کو امداد کا وچن دینا۔ کشکندھا میں جاکر سُگریو کا بالی کو یدھ کے لیے للکارنا

ہنومان جی کے ساتھ جب شری رام اور لکشمن سُگریو کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے دونوں بھائیوں کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اُن کے متعلق ہنومان جی سے مکمل واقفیت حاصل کرکے سُگریو شری رام سے کہنے لگے۔

"بھگوان! آپ کے درشنوں سے میں کرتارتھ ہوگیا۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ خود یہاں پدھار کر مجھ سے دوستی قایم کرنا چاہتے ہیں۔ آج سے آپ مجھے اپنا پرم متر سمجھیے اب ہم ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں برابر کے شریک اور مددگار رہوں گے۔"

یہ کہہ کر سُگریو نے اپنا دوستی کا ہاتھ شری رام کی طرف بڑھا دیا جسے اُنھوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ مُسکراتے ہوئے تھام لیا۔ پھر ہنومان جی نے اگنی پرجولت کی اور اگنی دیوتا کو ساکھشی مان کر شری رام اور سُگریو نے آپس میں دوستی کا عہد کیا۔

شری رام سے متر تا ستھاپت کرکے سُگریو بہت پرسنّ ہوئے۔ شری رام کی پرشنسا کرتے ہوئے وہ کہنے لگے:—

"رگھونندن! آپ کا کُل اور پراکرم مہان ہیں۔ آپ پرم کرپالو ہیں اور اپنی شرن میں آئے ہوئے دین دُکھیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ آپ ہر طرح سے میری رکھشا

کرنے میں سمرتھ ہیں۔ اپنے بھائی اندر کمار بالی کی وجہ سے میں سخت مصیبت میں مبتلا ہوں۔ میری زندگی پر ہر وقت خوف و ہراس چھایا رہتا ہے۔ اس نے حکومت پر قبضہ کر کے مجھے کشکندھا سے مار بھگایا اور میری پتنی کو بھی مجھ سے چھین لیا۔ اس کے ڈر سے میں اپنی جان بچاتا ہوا جنگلوں میں چھپا رہتا ہوں۔ نہ جانے کب وہ ظالم میرا کام تمام کر دے۔ اب آپ ہی میرے رکھشک ہیں۔ مجھے آپ ہی کا سہارا ہے۔"

شری رام نے اپنے متر کو حوصلہ دیا اور کہا :۔

"سُگریو! میں دوستی کا فرض نبھانا جانتا ہوں۔ آپ خوف چھوڑ کر بے فکر ہو جائیں۔ آپ کی پتنی کو زبردستی اپنے قبضہ میں رکھنے والا آپ کا بھائی بالی جلدی ہی اپنے کیے کا پھل پائے گا۔ اس نے آپ پر جو اتیاچار کیے ہیں ان کی سزا اسے ضرور ملیگی۔ آپ چنتا نہ کریں۔ میرے تیر کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ اب آپ بالی کو اس دُنیا میں تھوڑی دیر کا مہمان سمجھیں۔ وہ جلدی ہی مارا جائے گا اور آپ کی مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

تب سُگریو نے ایک کپڑا اور زیور شری رام کو دکھاتے ہوئے کہا :۔

"بھگون! کچھ عرصہ ہوا کوئی راکھشس کسی استری کو آکاش مارگ سے لیے جاتا تھا۔ زبردستی لے جائی جا رہی اس بیچاری نے یہ زیور نیچے زمین پر گرائے تھے، جو ہم نے سنبھال کر رکھ لیے۔ آپ کے بن باس اور سیتا ہرن کے متعلق ہنومان جی نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ زیور سیتا جی نے ہی ہمارے نزدیک اس غرض سے گرائے ہوں گے کہ جب آپ ان کی تلاش میں ادھر سے گزریں تو آپ کو ان کے اٹھائے جانے کا حال معلوم ہو جائے۔"

شری رام نے زیورات کو دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ بھرّائی ہوئی آواز میں وہ لکشمن سے بولے :۔

"دیکھو لکشمن! یہ تمام زیور سیتا ہی کے ہیں نا۔۔۔؟"

لکشمن نے سر جھکا کر غمگین لہجے میں جواب دیا :۔

"بھیّا! میری نظر ہمیشہ بھابھی کے چرنوں پر رہی۔ اس لیئے میں ان پازیبوں کو تو پہچانتا ہوں۔ یہ انہیں کے پاؤں کی زینت ہیں۔ لیکن بازوبندوں اور کنڈلوں کو پہچاننے سے میں قاصر ہوں۔"

سیتا کے زیورات کو دیکھ کر شری رام کا زخمی دل تڑپ اٹھا۔ سرد آہ بھر کر آنسو

بہلاتے ہوئے اُنہوں نے سُگریو سے پُوچھا :-

" میرے دوست ! کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ راکھشس کون ہے اور وہ کہاں رہتا ہے جو میری پرانوں سے پیاری سیتا کو اُڑا لے گیا ۔ مجھے اُس کا ٹھکانہ معلوم ہو جائے تو مَیں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا ۔ مجھ سے دُشمنی ٹھان کر کوئی بچ نہیں سکتا۔"

سُگریو نے نہایت متانت سے جواب دیا :-

" رگھونندن ! آپ حوصلہ رکھیں ۔ مَیں اُس راکھشس کے مُتعلّق پُوری معلومات حاصل کر کے وہ سب کچھ کروں گا جس سے اُس پاپی کو ٹھکانے لگا کر سیتا جی کو اُس کی قید سے رہائی دِلائی جا سکے ۔ آپ شکستہ دِل ہو کر نا اُمیدی کو اپنے اُوپر اثر انداز نہ ہونے دیں ۔ ہمت اور حوصلہ رکھ کر پُرشارتھ کرنے سے ہی کامیابی حُوا کرتی ہے ۔ مَیں آپ کے دُکھ درد کو بخُوبی سمجھتا ہُوں ۔ کیونکہ میری پتنی کو بھی مجھ سے زبردستی جُدا کیا گیا ہے ۔ اِس لِئے میں آپ کو یقین دِلاتا ہُوں کہ سیتا کی تلاش میں کوئی وقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جائے گا ۔ بالی کا خاتمہ ہونے پر کشکندھا کے زیرِ حکومت لاکھوں بانروں کو سیتا کی تلاش کے لِئے سب طرف روانہ کیا جائے گا ۔ اور وہ دِن دُور نہیں جب آپ راکھشسوں کو کچل کر اپنی پیاری پتنی کو پھر پراپت کر لیں گے ۔"

اِس طرح سُگریو کے سانتونا دینے پر سِری رام کو کچھ تسلّی ہُوئی اور اپنے آنسو پونچھ کر وہ بولے :-

" بانر راج ! تم میرے سچّے مِتر ہو اور مجھے تمہاری باتوں کا یقین ہے ۔ میں بھی وعدہ کرتا ہُوں کہ جس بالی کے ڈر سے تمہارے پران سنکٹ میں پڑے ہُوئے ہیں اور جس نے تمہاری پتنی کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اُسے ختم کر کے میں تمہارا جیون سُکھ مئے بنا دُوں گا تم مجھے بالی کے بارے میں سب کچھ بتاؤ کہ وہ تمہارا دُشمن کیوں بن گیا ہے ؟"

سُگریو نے خوش ہو کر کہنا شروع کیا :-

" بھگون ! مَیں تو یہ سمجھتا ہُوں کہ اب دیوتاؤں کی میرے اُوپر کرپا درشٹی ہو گئی ہے ۔ جو آپ جیسا قابل اور مہربان دوست میرا مددگار بن گیا ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو مجھے ساری سرشٹی پر ادھیکار پراپت ہو سکتا ہے کشکندھا کے راج کی پراپتی تو معمُولی بات ہے ۔ آپ سے دوستی ہو جانے کی بدولت اپنے اہلکاروں کی نگاہ میں میرا رُتبہ بہت بُلند ہو گیا ہے ۔ اِسلئے اِس قابلِ فخر رِشتہ پر مجھے بڑا ناز ہے ۔ اچھے دوست ہمیشہ ایک دُوسرے کا ساتھ دیتے ہُوئے مُشکل کے وقت اپنے دوست کی خاطر سب کچھ قربان کر کے اپنی جان

تک دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ میں بھی دل و جان سے آپ کے قدموں پر نچھاور ہونے کو تیار ہوں۔

"رگھونندن! اب میں آپ کو بالی کے بارے میں سب باتیں سچ سچ بتاتا ہوں۔ وہ میرا بڑا بھائی ہے اور دشمنی پیدا ہونے سے پہلے مجھے اس سے بے حد محبت تھی۔ اس کی طاقت اور بہادری لا مثال ہے۔ اپنی دیگر صفتوں اور قابلیت کی وجہ سے وہ بڑا ہر دلعزیز ہے۔ میں بھی اس کی بڑی قدر کرتا تھا اور ہمیشہ اس سے تعظیم و انکساری سے پیش آتا تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مئے راکھشس کے پتر اور دُندبھی کے بھائی مایاوی نے ہمارے نواس ستھان پر آکر بالی کو یدھ کے لئے للکارنا شروع کیا۔ اس کی گرجنا سنکر ہم دونوں بھائی باہر نکلے اور اسے مارنے کو آگے بڑھے۔ مگر وہ بھاگ کھڑا ہوا اور پہاڑ کی گہری غار میں گھس گیا۔ مجھے غار کے منہ پر روک کر بالی اس کے پیچھے اندر چلا گیا اور کافی دیر تک واپس نہیں آیا۔ عرصہ دراز تک میں وہاں کھڑا بالی کی انتظار کرتا رہا۔ اچانک غار کے اندر سے راکھشسوں کی زوردار آواز سنائی پڑی اور میں نے دیکھا کہ کسی کا خون بہہ نکلا ہے۔ بالی کو واپس آتا نہ دیکھ کر میں نے سمجھا کہ راکھشسوں نے مل کر اسے ختم کر ڈالا ہے۔ چنانچہ خوف کے زیر اثر میں نے ایک بہت بڑا بھاری پتھر اٹھایا اور اس سے غار کا منہ بند کر دیا۔ تاکہ مایاوی راکھشس باہر نکل کر میرا پیچھا نہ کر سکے۔

"کشکندھا میں پہنچکر میں نے بالی کی موت کا سماچار کسی کو نہیں دیا۔ لیکن اسے واپس آیا نہ دیکھ کر لوگوں نے خود ہی سمجھ لیا کہ وہ مارا گیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ مزید انتظار کرنے کے بعد منتریوں نے آپس میں صلاح مشورہ کرکے مجھے راج گدی پر بٹھا دیا۔ میری حیرانگی اور پشیمانی کی کوئی حد نہ تھی جبکہ ایکدن اچانک بالی کشکندھا میں وارد ہو گیا۔ لمحہ بھر کی دیر میں میری حیرانگی خوشی میں تبدیل ہو گئی کہ میرا بھائی صحیح سلامت واپس لوٹ آیا ہے۔ میں نے اس کے چرنوں میں جھک کر نمسکار کیا اور اس کے مرنے کے متعلق پیدا ہوئی غلط فہمی کے سمبندھ میں سچے دل سے معافی مانگ کر راج ادھیکار پھر اسے سونپ دیا۔ لیکن اس نے مجھے کھشما نہیں کیا اور میرے وفادار کئی منتریوں اور دیگر اہلکاروں کو قید کرنے کے بعد مجھے کشکندھا سے مار بھگایا۔ اس نے میری پتنی کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور مجھے ختم کرنے کی غرض سے وہ جگہ جگہ میرا تعاقب کرتا رہا۔ بہت عرصہ تک ساری دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھاگتے پھرنے کے باوجود مجھے کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں میں بالی کے ہاتھوں محفوظ رہ سکتا۔ مجھے مارنے کے لئے بھیجے گئے اس کے کئی آدمیوں

کو میں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا ۔ لیکن پھر بھی اُس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا ۔ اگرچہ رِشیہ مُوک پربت پر وہ نہیں آسکتا ۔ تاہم ہر وقت مجھے اُس کا خوف بنا رہتا ہے ۔

" پُرانے زمانہ کی بات ہے مایاوی راکھشس کے بھائی دُندوبھی کو اپنی طاقت کا گھمنڈ ہو گیا اور اُس نے سمندر کو یُدھ کے لیئے جا للکارا ۔ مگر سمندر نے اُس کا چیلنج منظور نہ کیا اور دُندوبھی سے کہا کہ اُس کا مُقابلہ کرنے کی جرأت اُس میں نہیں ہے ۔ اگر اُسے اپنی طاقت کی آزمائش کا شوق ہو تو اُسے ہمالیہ سے ٹکر لینی چاہیئے ۔ اِس طرح سمندر کو نیچا دِکھانے کے بعد دُندوبھی ہمالیہ کے پاس پہنچا اور اُسے یُدھ کے لیئے للکارا ۔ لیکن ہمالیہ کو بھی اُس کا چیلنج منظور کرنے کی ہمت نہ ہوئی اور اُس نے دُندوبھی کو شکتی پریکھشا کرنے کے لیئے اِندر کمار بالی کے پاس جانے کی صلاح دی ۔ وہ مہان بل شالی راکھشس ایک جنگلی بھینسے کے رُوپ میں فوراً بالی کے سامنے گیا اور بھیانک گرجنا کر کے اُسے للکارنے لگا ۔ بھگون ! آپ سچ جانیئے ۔ بالی کی طاقت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے ۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتا اور جس کسی نے بھی اُس کا مُقابلہ کیا وہ اُس کے ہاتھوں مارا گیا چنانچہ دُندوبھی راکھشس جب اپنی طاقت کے نشہ میں چُور ہو کر بالی کو للکارنے لگا تو بالی کی غیرت نے جوش مارا اور اُس کا خُون اُبلنے لگا ۔ وہ خم ٹھونک کر آگے بڑھا اور پہاڑ جیسے بھینسے کو سینگوں سے پکڑ کر اُس نے اپنے زورِ بازُو سے اُوپر اُٹھا لیا اور پھر زمین پر پٹک دیا ۔ اِس طرح بالی کے ہاتھوں بار بار اُٹھایا جا کر دُندوبھی زمین پر پٹکا گیا اور اُس کے جسم سے خُون کی ندیاں بہہ نکلیں ۔ جب اُس کی رُوح پرواز کر گئی تو اُس کی لاش کو اُٹھا کر بالی نے اِتنی زور سے آسمان کی طرف پھینکا کہ وہ کشکندھا سے کئی یوجن دُور متنگ رِشی کے آشرم کے پاس جا گری اور اُس کے خُون کے چھینٹے آشرم میں پڑے ۔ تب متنگ رِشی نے شراپ دیا کہ اگر بالی نے کبھی متنگ بن میں آنے کی حماقت کی تو وہ یہیں پتھر بن کر رہ جائے گا ۔ اُس شاپ کے ڈر سے بالی اِس علاقہ سے دُور ہی رہتا ہے ۔

" مہا پراکرمی شری رام ! آپ شرناگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں اور دُشٹوں کا وِناش کرنے کی آپ میں زبردست طاقت ہے ۔ جن ستھان میں آپ نے اکیلے ہی ہزاروں راکھشسوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ۔ مجھے آپکی بہادری اور شجاعت میں ذرا بھی شک نہیں ۔ لیکن جب میں بالی کی طاقت کا خیال کرتا ہُوں تو میرا حوصلہ پست ہو جاتا ہے ۔ یہ جو سال کے سات درخت کھڑے ہیں اِنہیں جب وہ معمُولی سی جُنبش دیتا تھا تو اِن درختوں کے تمام پھُول اور پتے یکلخت زمین پر گر جاتے تھے ۔ اگر آپ کے کمان سے نکلا ہُوا تیر اِن میں سے کسی ایک درخت کو

چھید سکے تو میری تسلی ہوجائے گی کہ آپ کا زورِ بازو بالی کو شکست دے سکتا ہے۔ یہ دیکھئے دُندوبھی راکھشس کی ہڈیوں کا پنجر پہاڑ کی طرح ابھی تک یہاں پڑا ہے۔ آپ اِسے پاؤں کی ٹھوکر سے کچھ دُور پھینک دیجئے۔ اِسی سے مجھے آپ کی طاقت کا اندازہ ہو جائے گا۔ پھر مَیں سمجھ لُوں گا کہ واقعی آپ بالی کو مار سکتے ہیں "

اِندر کمار بالی کی زبردست طاقت اور لامثال شجاعت کے رعب سے ڈرے ہُوئے سُگریو کو ہمّت دِلاتے ہُوئے بھگوان نے مُسکراتے ہُوئے دُندوبھی کے پنجر کو اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے اُٹھایا اور کئی یوجن دُور پھینک دِیا۔ پھر ایک ہی تیر کے نشانہ سے ساتوں سال کے درخت چھید ڈالے۔ اُن کی اِس کرامات کو دیکھ کر سُگریو خوشی کے مارے اُچھل پڑے۔ اُنہیں یقین ہوگیا کہ شری رام کے دھنش سے چھُوٹا ہُوا بان بالی کو موت کی نیند سُلا سکتا ہے۔ شری رام کی پرشنسا کرتے ہُوئے سُگریو بولے :—

" رگھو نندن! آپ کائل اور پراکرم مہان ہیں۔ اِس سنسار میں آپ کا مُقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اب آپ کرپا کر کے مجھے بالی کے بھَے سے مُکتی دِلائیے۔ مَیں آپ کا مِتر ہُوں، سیوک ہُوں اور شرناگت بھی ہُوں۔ میرے جیون کی رکھشا تو آپ ہی کر سکتے ہیں —"

بھگوان رام نے سُگریو کو تسلی دی اور کہا :—

" بانر شریشٹھ! تم خوف وہراس کو چھوڑ دو۔ تمہاری پتنی کو ناجائز طور پر اپنے پاس رکھنے والا پاپی اپنے کیے کی سزا ضرور پائے گا۔ بالی نے جو ظُلم تمہارے ساتھ کیا ہے ہم اُس کا بدلہ چُکانے میں تمہاری سہائتا کرنے کو تیار ہیں۔ تم ہمارے دوست ہو اور ہم دوستی کا فرض نبھانا جانتے ہیں۔ اب غم و فکر چھوڑ دو اور کشکندھا میں جاؤ۔ اپنے دُشمن کو یُدھ کے لِئے باہر نکالو۔ ہمارا ایک ہی بان اُس کی جان لینے کے لِئے کافی ہوگا —"

اِس طرح شری رام سے آشواسن پاکر سُگریو اپنے منتریوں سمیت شری رام اور لکشمن کو کشکندھا کی طرف لے گئے۔ اُن سب کو تھوڑی دُور درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں کھڑا کر کے سُگریو نے بالی کو کشکندھا سے باہر آکر یُدھ کے لِئے للکارا

پندرہ ۱۵ سے چھبیسواں ۲۶ سرگ

سُگریو کی گرجنا سُن کر بالی کا کشکندھا سے باہر نکلنا ۔ سُگریو اور بالی کا یُدھ ہوتے وقت شری رام کے تیر سے بالی کا گھائیل ہو کر گرنا ۔ بالی اور شری رام کا آپسمیں وارتالاپ کرنا ۔ بالی کی مرتیو ہو جانے پر سُگریو کا کشکندھا کی حکومت سنبھال لینا

جس وقت سُگریو کشکندھا میں پہنچکر بالی کو یُدھ کے لیئے للکار رہے تھے ، تب بالی اپنی پتنی تارا کے پاس بیٹھا تھا ۔ سُگریو کی گرجنا سُنکر اُسے زبردست غصّہ چڑھ آیا ۔ اُس کی آنکھوں سے آگ برسنے لگی اور وہ طیش میں آکر باہر جانے کو اُٹھ کھڑا ہُوا ۔ تارا بڑی سمجھدار تھی ۔ اُس نے بالی کو پریم پُورَوک روکتے ہُوئے کہا :۔

" بانر ویر ! میں آپ کے بَل اور پراکرم کو جانتی ہُوں اور مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ کوئی دُشمن آپ کا مُقابلہ کرنے کی جراٴت نہیں کر سکتا ۔ پھر بھی سُگریو نے جس بے خوفی سے آپ کو یُدھ کے لیئے للکارا ہے ، اُسے دیکھتے ہُوئے آپ کا اِس وقت اکیلے باہر جانا خطرہ سے خالی نہیں ۔ سُگریو کو آپ کی طاقت کا علم ہے اور وہ بخوبی جانتا ہے کہ اُس میں آپ سے لڑنے کی شکتی نہیں ہے ۔ اِس کے باوجُود بھی اگر وہ اِس طرح گرج رہا ہے تو اِس میں ضرُور کوئی راز کی بات ہے ۔ مجھے کمار انگد نے بتایا تھا کہ اُسے اپنے گپت چروں کے ذریعہ شری رام اور لکشمن دو راجکماروں کے رِشیہ مُوک پربت پر آنے کی اِطلاع ملی ہے ۔ سُگریو نے اُن سے دوستی قایم کر لی ہے اور شری رام نے اُسے اِمداد کا یقین دِلایا ہے ۔

" میں سمجھتی ہُوں کہ سُگریو اُنہی کے بَل بُوتے پر آپ کو یُدھ کے لیئے للکار رہا ہے ۔ وہ بڑا دانا اور ذہین ہے ۔ اپنے متر شری رام کی طاقت کا اندازہ لگا کر ہی اُس نے اِدھر آنے کی جُراٴت کی ہوگی ۔ جو سُگریو آپ سے شکست کھا کر آپ کے ڈر سے جنگلوں میں سر چھپاتا پھرتا تھا وہ اپنے طور پر آپ کا سامنا کرنے کی ہِمّت نہیں کر سکتا ۔ وہ شری رام کے بھروسہ پر ہی یہاں آیا معلُوم پڑتا ہے ۔ اُسے اب کمزور سمجھنا غلطی ہوگی ۔ شری رام بڑے تیجوی یودھا ہیں

تیر اندازی میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ سُگریو سے دُشمنی کا رویّہ چھوڑ کر اُس سے صُلح کر لیں۔ وہ آپ کا چھوٹا بھائی ہے اور نفرت کی بجائے آپ کے پیار کا حقدار ہے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ آپ شری رام اور سُگریو کے ساتھ یُدھ کرنے کی غلطی نہ کریں۔ اِس وقت اُن سے دوستی پیدا کرنے میں ہی ہمارا مفاد ہے۔"

اگرچہ تارا نے نہایت دانائی سے اپنے پتی کو حقیقی خطرے سے خبردار کر کے روکنے کی پُوری کوشش کی۔ لیکن چُونکہ بالی کی موت کا وقت قریب آ چکا تھا، اِس لئے جوش اور غصّہ کے زیرِ اثر اُس نے اُس کی کچھ پرواہ نہ کی اور ڈانٹ کر بولا :—

"تارا! تمہیں معلوم ہے کہ مَیں کسی دُشمن کی للکار برداشت نہیں کر سکتا۔ جب سُگریو مجھے یُدھ کے لئے بار بار اُکسا رہا ہے تو مَیں کیسے رُک سکتا ہُوں؟ شری رام سے میری کوئی دُشمنی نہیں اور نہ ہی مَیں نے اُن کا کوئی اپرادھ کیا ہے۔ پھر وہ بِلا وجہ مجھے کیوں ماریں گے؟ وہ دھرماتما پُرش ہیں۔ مجھ بے قصُور کی ہتیا کا پاپ وہ ہرگز نہیں کریں گے۔ یہ میرا اور سُگریو کا آپسی جھگڑا ہے۔ اِس میں کوئی دُوسرا دخل دینے کا مجاز نہیں ہے۔ تم بے جا فکر چھوڑ دو اور مجھے سُگریو کا گھمنڈ چُور کرنے دو۔ میرا اُس کی جان لینے کا اِرادہ نہیں ہے۔ تھوڑی سی پٹائی ہوتے ہی وہ بھاگ کھڑا ہوگا۔ اُس کے دِل میں یہ ارمان نہیں رہنا چاہیئے کہ اُس کی للکار سُن کر بھی مَیں نے اُس کی آؤ بھگت نہیں کی۔"

اِتنا کہہ کر بالی کِشکندھا سے باہر جا پہنچا جہاں سُگریو گرجنا کر رہے تھے۔ جلدی ہی دونوں بھائی آپس میں گُتھ گئے۔ تھپڑوں، گھونسوں اور لاتوں کی مار سے دونوں زور آزمائی کرنے لگے۔ یکایک بالی نے ایک گھونسا سُگریو کے مُنہ پر اِتنے زور سے جمایا کہ خُون بہہ نکلا اور وہ چکرا گئے۔ لیکن سُگریو نے حوصلہ نہیں چھوڑا۔ جھٹ ایک درخت اُتار کر بالی پر دے مارا اور اُس کے جسم کو چھلنی کر دیا۔ تب تو بالی کرودھ کے مارے جل اُٹھا۔ اُس نے سُگریو کی سخت پٹائی کر کے اُنہیں بے حال بنا دِیا۔ اپنے دوست کی دُرگت بنی دیکھ کر شری رام نے دھنش پر ایک بھیانک بان چڑھایا اور پلک جھپکنے کی دیر میں بالی کو بیندھ ڈالا۔ تیر لگتے ہی بالی گھایل ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔ اُس کے سینے سے خُون کا فوارہ چھوٹ پڑا اور درد کے مارے وہ تڑپنے لگا۔

جھاڑیوں کی اوٹ سے باہر نکل کر شری رام اور لکشمن مہاپراکرمی اِندر کمار بالی کے نزدیک گئے۔ اُنہیں دیکھ کر بالی نے کہا :—

"شری رام! مَیں تو آپ کو بڑا شُورویر اور دھرماتما سمجھتا تھا۔ لیکن میری دھارنا

غلط ثابت ہوئی - تارا کے سمجھانے پر بھی مجھے وشواس نہیں ہوا کہ آپ مجھ بے قصور کو چھپ کر اپنے تیر کا نشانہ بنا سکتے ہیں - میں نے آپ کا کوئی اپرادھ نہیں کیا تھا - اور نہ ہی میری آپ سے دُشمنی تھی - پھر آپ نے مجھے مارنے کا پاپ کیوں کمایا ؟ آپ تو سداچاری ، کھشما شیل ، دیالو ، اور دھرم کی رکھشا کرنے والے ہیں - پھر آپ نے ایسا انیائے پُورن ، دھرم رہنت کاریہ کرنے کا نشچے کیسے کیا ؟ اگر آپ نے سُگریو کے ساتھ دوستی کا عہد اِس مقصد سے کیا ہے کہ وہ سیتا کی تلاش میں آپ کا مددگار ہوگا تو اُس کی بجائے آپ کو میرے پاس آنا چاہیئے تھا - میں راون کو گردن سے پکڑ کر آپ کے چرنوں میں لا پٹکتا اور آپ کو اپنی پتنی یہیں مل جاتی -

” اِس دُنیا میں جو پیدا ہوا ہے اُسے ایک نہ ایک دِن یہاں سے رُخصت ہونا پڑتا ہے اِس لِئے مجھے اپنی موت کا اِتنا رنج نہیں جِتنا کہ اِس بات کا افسوس ہے کہ آپ نے مجھے اِس حالت میں مار گرایا ہے جبکہ میں آپ کی طرف سے غافل تھا - اگر آپ میرے مدمقابل ہو کر اپنی شجاعت دِکھاتے تو اِس وقت میری بجائے آپ ہی راہِ عدم اختیار کرنے کو مجبور ہوتے -“

درد سے کراہتے ہوئے بالی نے غُصّہ میں بھر کر جب شری رام کو اِس طرح پھٹکارا تو انہوں نے اُسے سمجھایا -

” بانر ! تم نہ تو دھرم کو سمجھتے ہو اور نہ تم نے اپنے جیون میں سداچار کو کوئی ستھان دیا ہے ——— اِس کے باوجود تم دھرم اور سداچار کی دوہائی دے کر مجھے الزام دے رہے ہو کہ میں نے دھرم کے خلاف کارروائی کر کے کوئی پاپ کیا ہے دھرم کا تتو جاننے والے وِدوانوں سے تم نے شِکھشا پراپت نہیں کی اور نہ ہی سادھو پُرشوں کی تم سنگت کرتے ہو - ایسی حالت میں تم دھرم کے گُوڑھ وِشے کو کیسے سمجھ سکتے ہو ؟ اپنے مَن مانے ڈھنگ سے دھرم کی ویاکھیا کرنے کا تمہیں کوئی ادھیکار نہیں -

” میری بات کو دھیان سے سُنو اور اپنے پاپوں پر پشچاتاپ کرو - اِسی میں تمہارا کلیان ہے - یہ ساری پرتھوی اور اِس پر بسنے والے سبھی جیو اِکھشواکو ونشی مہاراج بھرت کے ماتحت ہیں - دھرم کے انوسار چلنے والوں کی رکھشا کرنے اور دھرم کو ہانی پہنچانے والوں کو سزا دینے کا اُنہیں پُورا ادھیکار ہے - اُنھیں کے حکم سے ہم لوگ جگہ جگہ گھوم کر دھرم کا وِناش کرنے والے مجرموں کو مناسب سزا دیتے ہیں - تم نے سداچار کا تیاگ کر کے ہمیشہ دھرم کے خلاف زندگی بسر کی ہے - اِس لئے تمہیں سزا دینا ہمارا فرض تھا -

” دھرم کے مطابق چھوٹا بھائی بیٹے کے برابر ہوتا ہے اور اُس کی بیوی کو اپنے بیٹے کی بہو سمجھنا چاہیئے - جو شخص کام واسنا سے پریرت ہو کر بیٹی ، بہن ، یا بہو سے سمبندھ رکھتا ہے

وہ دُراچاری قابلِ سزا مجرم گردانا جاتا ہے۔ تم نے اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی چھین کر جو ظلم اور پاپ کیا ہے، اُس کے لیئے تمہیں دی گئی سزا برحق اور مُناسب ہے۔

" سُگریو ہمارے دوست ہیں۔ اُن کی بیوی اور اُن کا راج ادھیکار انہیں واپس دِلانا ہمارا فرض ہے۔ اگرچہ براہ راست ہماری تمہارے ساتھ کوئی دُشمنی نہیں اور نہ ہمارے دِل میں تمہارے خلاف کوئی انتقامی جذبہ ہی ہے۔ تاہم چُونکہ تم ہمارے دوست کے دُشمن ہو اور تم نے اُن کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ اِس لیئے تمہیں مار کر ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ البتہ اگر ہم سُگریو کی حفاظت اور امداد سے انحراف کرتے تو گویا ہم اپنے فرض سے کوتاہی کرتے۔

" کوئی راجہ اپنے شکار یا دُشمن کو چھُپکر مارے یا سامنے ہو کر مارے، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ہماری کمان سے نکلا ہُوا تیر کبھی خطا نہیں جاتا۔ اِس لیئے تم اپنے دِل سے یہ وہم نِکال دو کہ اگر ہم تمہارے سامنے آکر مُقابلہ کرتے تو تم بچ جاتے۔ چُونکہ تمہاری زندگی کا خاتمہ اِسی ڈھنگ سے ہونا تھا، اِس لیئے تمہیں اِس بارے میں بھی افسوس یا رنج نہیں کرنا چاہیئے۔ دھرم اور قانون کے مُطابق تم سزا پا چُکے ہو۔ اِس لیئے تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے۔ اب تمہارا کلیان اِسی بات میں ہے کہ تم اپنے پاپوں کا احساس کرتے ہُوئے پشچاتاپ کرو۔ جو راجہ گُناہگاروں اور مجرموں کو سزا دینے سے کوتاہی کرتا ہے وہ اُن کے گُناہوں اور جُرموں کے لیئے خود سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اِس لحاظ سے ہم نے تمہیں مار کر کوئی غلطی نہیں کی۔ تم ہمیں الزام دینے کی بجائے اِس آخری وقت پر اپنے گُناہوں کو قبول کر کے توبہ کرو۔ تاکہ تمہاری رُوح کو تسکین حاصل ہو۔"

بھگوان رام نے ساری باتیں ہمدردی کے لہجہ میں اِس انداز سے کہیں کہ بالی کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اُس نے آنکھوں میں آنسو بھر کر شری رام سے معافی مانگتے ہُوئے کہا :-

" بھگوان! آپ مجھے کھشما کریں۔ عیش و عشرت میں پڑا رہ کر سچ مچ میں بڑے پاپ کرتا رہا ہُوں۔ مجھے اپنی طاقت کا اِتنا زعم تھا کہ جو کچھ میں کرتا تھا، میری نگاہ میں وہی جائز اور درست تھا۔ دھرم اور ادھرم میں وِویک کرنے لائق میری بُدھی نہیں تھی۔ اِسی وجہ سے گمراہ ہو کر میں نے سداچار کا راستہ اختیار نہیں کیا اور آج اپنے گُناہوں کے عوض بےموت مارا گیا ہُوں۔ میں نے ناحق آپ کو الزام دیا۔ مجھے سزا دے کر آپ نے دھرم اور قانون کی رکھشا کی ہے۔ اِس بارے میں مجھے اب کوئی شک یا آپ کے خلاف گلہ شکوہ نہیں ہے۔

"آخر میں میری آپ سے یہی التجا ہے کہ آپ میرے بیٹے انگد اور اُس کی ماتا تارا کی رکھشا کریں۔ جس طرح آپ کو لکشمن اور سُگریو پیارے ہیں، ویسے ہی آپ انگد پر بھی نظرِ عنایت رکھیں۔ وہ بڑا ہونہار، قابل اور ذہین نوجوان ہے۔ سُگریو کی طرح وہ بھی آپ کی سیوا میں رہ کر بہت خوش ہوگا۔"

شری رام نے بالی کی پرارتھنا سویکار کر کے اُسے انگد اور تارا کی سُرکھشا کا آشواسن دیا۔ جس سے اُس نے اپنے پران راحت کے ساتھ تیاگ دیئے اور بھگوان رام کی کرپا سے پُنیہ کا بھاگی ہُوا۔

پرلوک سدھارنے سے کچھ دیر پہلے بالی نے انگد اور سُگریو سے متوجہ ہو کر کہا:۔

"انگد بیٹا! وقت کے مُطابق جیسا مُناسب ہو وہی عمل کرنا چاہیئے۔ اپنے فرض سے کبھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ سُکھ دُکھ اور خوشی غمی کے موقعے تو زندگی میں آتے ہی رہتے ہیں۔ اُنھیں صبر و تحمّل کے ساتھ برداشت کرو۔ اپنے دِل سے کدورت نکال دو اور ہمیشہ سُگریو کے حُکم کی تعمیل کرو۔ اِن کی مخالفت کرنے والوں سے کوئی تعلّق نہ رکھنا اور اِن کے دُشمنوں کو اپنا دُشمن تصوّر کرنا۔ اب تمہارا یہی فرض ہے کہ اپنے مالِک سُگریو کے ہر کام کو جانفشانی اور وفاداری کے ساتھ سرانجام دو۔

"بھائی سُگریو! میں نے تمہیں اپنی زندگی کے دوران سُکھ دینے کی بجائے بہت اذیتیں پہنچائی ہیں۔ میرے کسی پچھلے جنم کے پاپوں کا ہی یہ پھل تھا کہ بُدھی بھرشٹ ہو جانے سے میں اپنے بھائی کا ہی دُشمن بن بیٹھا۔ یہ میری کھوٹی قسمت کا نتیجہ تھا۔ تمہارے دِل میں میرے لئے جو دُشمنی کے جذبات ہیں، اُنھیں اب نکال دو۔ کیونکہ جلدی ہی مجھے یمراج کے پاس جانا ہے۔ میں اپنی خوشی کے ساتھ کشکندھا کی یہ حکومت تمہارے حوالے کرتا ہُوں اور اپنے بیٹے انگد کو تمہیں سونپ کر یہ ہدایت کر رہا ہُوں کہ وہ ہمیشہ تمہارا وفادار رہیگا۔ میری پتنی تارا بڑی سمجھدار ہے۔ اُس کی صلاح کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی۔ تم اُس کی حفاظت کا خیال رکھتے ہُوئے اُس کے مشورہ کے مُطابق عمل کرنا۔ اِسی میں تمہاری بھلائی ہے بھگوان رام کے کام کو پُورا کرنے میں ہرگز غفلت نہ کرنا۔ اُن کی خوشنودی میں ہی تمہارا مفاد ہے۔ میرے گلے میں پڑی سونے کی یہ دِویہ مالا میرے جیتے جی تم پہن لو۔ اِس میں لکشمی کا نِواس ہے۔"

بالی کے محبّت سے بھرپُور الفاظ نے سُگریو کے دِل پر گہرا اثر کیا۔ اُن کے اندر جو دُشمنی کے بھاو تھے وہ یکدم کافور ہو گئے۔ بالی کے گُنوں کا سمرن کر کے اُن کا سر عقیدت سے جُھک گیا اور مرتے ہُوئے بھائی کے لئے اُن کے دِل میں ہمدردی اور پیار کا ساگر اُمڈ پڑا۔

اُن کی آنکھوں سے پانی برسنے لگا۔ اور اپنے بھائی کو مروانے کے لئے اُنہیں سخت رنج اور پشیمانی کا احساس ہُوا۔ اُونچی آواز میں روتے ہُوئے وہ اپنی غلطی کے لیے پشچاتاپ کرنے لگے۔ انگد، تارا، سُگریو اور دیگر وانروں کو وِلاپ کرتے دیکھ شری رام اور لکشمن کو بھی بڑا دُکھ ہُوا۔ تب شری رام نے اُنہیں سانتونا دے کر کہا: ــــ

"اپنے پریہ سمبندھی سے ہمیشہ کے لیے جُدا ہو جانے کے کارن آپ کا دُکھی ہونا قدرتی بات ہے۔ لیکن اِس دُکھ کو برداشت کرنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں۔ کال کسی کا لحاظ نہیں رکھتا۔ سبھی جیو اُس کے آدھین ہیں۔ ہونہار کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اِس لیئے اب آپ سب کو اپنے کرتویہ کا وِچار کرنا چاہیئے۔"

وِدھی انوُسار بالی کا انتم سنسکار ہو جانے کے پشچات ہنومان جی نے شری رام سے پرارتھنا کی: ــــ

"بھگوان! آپ کی کرپا سے سُگریو کو بانروں کا یہ وِشال سامراجیہ پراپت ہُوا ہے۔ اب آپ کشکندھا میں پدھار کر اِنہیں راج گدّی پر بِٹھائیں۔

شری رام بولے: ــــ

"پون کمار! میں چودہ ۱۴ برس تک بن باس میں رہنے کا برت دھارن کیئے ہُوئے ہُوں۔ اِس لیئے اِس عرصہ میں کسی شہر یا قصبہ کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ سب پرسنتا پوُروک کشکندھا میں پرویش کریں اور سُگریو اپنا راج ادھیکار سنبھال لیں۔"

اِس پرکار ہنومان جی کو اُتّر دے کر شری رام نے سُگریو سے کہا: ــــ

"بانر شریشٹھ! میرے متر! تم شاستر کی مریادا اور راج نیتی کو سمجھتے ہو۔ انگد اپنے پِتا کی طرح مہا بلوان اور پراکرمی ہے۔ اِسے تم ولی عہد بنا کر اپنا راج کاج بڑی خوبی سے چلا سکتے ہو۔ برسات کا موسم آگیا ہے۔ اب چار ماہ تک دُشمن پر چڑھائی کے لئے اِنتظار کرنی پڑیگی۔ کارتک مہینے تک ہم دونوں بھائی اِدھر پہاڑ کی گپھا میں ٹھہریں گے۔ اس کے بعد سیتا کی تلاش اور راون کی سرکوبی کا کام پوُرا ہونا چاہیئے۔ اب تم کشکندھا میں جاؤ اور اپنے سمبندھی ساتھیوں کے ساتھ آنند منگل مناؤ۔"

بھگوان رام کا آشیرواد پراپت کرکے سُگریو نے کشکندھا میں دھوم دھام سے پرویش کیا اور راج ادھیکار سنبھالنے کے بعد انگد کو ولی عہد مقرر کر دیا۔

ستائیس ۲۷ سے اکیتسواں ۳۱ سرگ

ہنومان جی کا سُگریو کو سیتا کی تلاش کے لئے پریرت کرنا اور سُگریو کا بانر سیناؤں کو اکٹھا کرنے کا حکم دینا۔ شری رام اور لکشمن کا آپس میں بات چیت کرنا۔ شری رام کی آگیا سے لکشمن کا کشکندھا میں جانا اور سیتا کی تلاش کا کام شروع کرنے میں دیر لگانے کی وجہ سے ناراضگی ظاہر کرنا۔

برسات کا موسم گزر گیا اور مطلع صاف رہنے لگا۔ ایک دن ہنومان جی نے وچار کیا کہ اب نہ تو بجلی چمکتی ہے، نہ پانی برستا ہے اور نہ کوئی بادل کا ٹکڑا ہی آسمان پر دکھائی دیتا ہے۔ اس وقت تک سیتا جی کی تلاش کا کام شروع ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن سُگریو اپنی رنگ رلیوں میں اسقدر مست ہیں کہ انہیں کس وقت کیا کرنا چاہیئے، اس بات کا کوئی فکر نہیں۔ سب کام اپنے یوگیہ منتریوں پر چھوڑ کر وہ دن رات نشہ میں چور رہتے ہیں اُن کا دل اب صرف استریوں کے ساتھ ایکانت واس میں لگتا ہے۔

ہنومان جی دھرم اور راج نیتی کا تتو بخوبی سمجھتے تھے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ سُگریو کو ساودھان کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ سُگریو کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نمرتا پُوروک ادب سے بولے :—

"راجن! آپ کو حکومت حاصل ہوئی، آپ کی شہرت اور دولت میں قابلِ قدر اضافہ بھی ہوا۔ لیکن ابھی تک آپ کا دھیان اپنے متر کی طرف نہیں گیا۔ یہ وقت اُن کا کام پورا کرنے کا ہے۔ جو راجہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ کب اور کیسے احسان کا بدلہ چُکانا ہے، اُس کے اقتدار کا ستارہ ہمیشہ بُلند رہتا ہے اور اُس کی راجیہ لکشمی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جس راجہ کا اپنے شریر، خزانہ، فوج اور وفادار دوستوں کی حمایت پر کنٹرول رہتا ہے اُسے کبھی زوال کا مُنہ نہیں دیکھنا پڑتا۔ آپ دھرم میں سخت رہ کر سداچار کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ اس لیئے آپ کو اپنا وعدہ یاد رکھ کر اپنے پرم متر شری رام کا کاریہ پورا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

"آپ کو سیتاجی کی تلاش کے لیۓ اب تک کارروائی شروع کر دینی چاہیئے تھی۔ وقت بڑی تیزی کے ساتھ گذرا جاتا ہے۔ اگرچہ شری رام نے سنکوچ کے کارن آپ کو آپ کے فرض سے آگاہ کرنا مُناسب نہیں سمجھا تاہم آپ کو اُن کے صبر کا پیمانہ لبریز نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ دانشمندی کا یہ تقاضہ ہے کہ دوست کے کام کو بروقت خود ہی سر انجام دیا جائے۔ ورنہ اُس کی اہمیت ہی ختم ہو جاتی ہے اور دیری کے باعث اُس کا کرنا یا نہ کرنا برابر سمجھا جاتا ہے۔ آپ تو اُن لوگوں کا کام بھی خود بخود کر دیتے ہیں جن سے آپ کو اپنے فایٔدہ کے لیۓ کوئی غرض نہیں ہوتی۔ پھر شری رام کا کاریہ کرنے میں کیوں دیر کی جائے، جنہوں نے کہ آپ کا بہت بڑا اُپکار کیا ہے۔

"بھگوان رام کو در اصل کسی کی امداد کی ضرورت نہیں۔ وہ تو خود ہی اتنی سامرتھ رکھتے ہیں کہ دیوتاؤں، گندھروں، یکھشوں اور راکھشسوں کو ایک ساتھ نیچا دکھا سکیں۔ مگر آپ نے اُن کے ساتھ دوستی اور امداد کا جو عہد کیا تھا وہ اُسی کی وجہ سے آپ کے سہیوگ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اب آپ مزید تاخیر نہ کریں اور بانر سیناؤں کو یہاں اکٹھا ہونے کے لیۓ فوراً احکام جاری کریں تاکہ اُنھیں سیتاجی کی تلاش کے کام پر مامور کیا جائے۔"

بروقت نیک مشورہ دینے پر سُگریو نے ہنومان جی کی تعریف کر کے اُنھیں حکم دیا کہ وہ انگد کو ساتھ لے کر بڑے بڑے سپہ سالاروں سمیت تمام بانر سیناؤں کو دُور دراز علاقوں سے پندرہ ۱۵ دن کے اندر یہاں پہنچنے کی ہدایات جاری کریں اور سب کو یہ بات واضح کر دی جائے کہ تعمیل نہ کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔

اُدھر جب شری رام نے دیکھا کہ برسات اور چار ماہ کی میعاد ختم ہو جانے کے باوجود سیتا کی تلاش کے بارے میں سُگریو کی طرف سے کوئی پیغام نہیں ملا تو اُنہیں مایوسی اور پشیمانی کا احساس ہونے لگا۔ اُنہوں نے لکشمن سے کہا:—

"لکشمن! تم دیکھتے ہو، برسات ختم ہو گئی۔ لیکن سُگریو نے اپنے وعدے کے مطابق سیتا کو ڈھونڈنے کے لیۓ کوئی کارروائی نہیں کی۔ اُسے اپنی عیش و عشرت سے ہی فرصت نہیں۔ ہم اپنے گھر سے بے گھر ہوئے اور راون سیتا کو اُٹھا لے گیا۔ اِسلئے سُگریو شاید یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی اِمداد کے محتاج ہیں۔ وہ یہ بھول گیا ہے کہ اُسے اپنی بیوی اور راج کا سُکھ ہماری مہربانی کے صدقہ حاصل ہوئے ہیں۔ اُسے نشہ میں بدمست رہنے کے سبب شاید یہ بھی احساس نہیں رہا کہ وعدہ خلافی کرنے کی اُسے سزا بھی مِل سکتی ہے۔ سُگریو کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وعدہ توڑ کر دوستی کا پاس نہ رکھنے والوں کا انجام کیا ہوا کرتا ہے۔ سیتا کی جُدائی کا غم مجھے پل بھر بھی چین نہیں لینے دیتا۔ دن رات مجھے یہی خیال ستاتا رہتا ہے کہ کب اُس سے

ملاقات ہوگی۔ سیتا کی تلاش کے کام میں کچھ بھی تاخیر اب میری برداشت سے باہر کی بات ہے۔ میں اب مزید انتظار نہیں کرسکتا۔ اگر سگریو ہوش میں نہ آیا تو اسے میرے کرودھ کی جوالا خاک کرڈالے گی۔ جس راستہ سے اس کا بھائی بالی گیا ہے وہ بند نہیں ہوگیا۔ بالی تو اکیلا ہی پرلوک سدھارا ہے۔ مگر سگریو اپنے ساتھ سبھی لواحقین کو بھی لے ڈوبے گا۔

"سمترانندن! تم کشکندھا میں سگریو کے پاس جاؤ۔ اور میرا یہ سندیش دو کہ سیتا کی تلاش کا وقت گذرا جاتا ہے۔ اسے اپنا وعدہ یاد رکھ کر اپنا کرتویہ پورا کرنا چاہیئے۔ لکشمن! جب کام بگڑنے لگے تو وہ سب کچھ کہنا اور کرنا چاہیئے جس سے فائدہ کی صورت بنتی ہو۔ اس لیئے تم فوراً سگریو کے پاس جاکر اسے سمجھاؤ۔"

شری رام کے دکھ سے پیڑت ہوکر لکشمن بولے :۔

"بھیا! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ سگریو کی عقل ماری گئی ہے۔ دن رات عیاشی اور نشہ میں مست رہنے کی وجہ سے اسے کچھ بھی ہوش نہیں ہے۔ وہ یہ بھول گیا ہے کہ اگنی کو ساکھشی بناکر اس نے آپ کے ساتھ دوستی کا عہد کیا تھا جس کی بدولت آپ کے اپکار سے وہ راج لکشمی کے مزے اڑا رہا ہے۔ اپنا مطلب نکل جانے کے بعد اب اسے آپ کے کام میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ ایسے جھوٹے اور مکار شخص کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ چونکہ سگریو ستیہ دھرم سے بھرشٹ ہوچکا ہے۔ اس لیئے وہ اس قابل نہیں رہا کہ کشکندھا کی حکومت اس کے ہاتھ میں بنی رہے۔ اس کی جگہ بالی کمار انگد کو راجیہ ادھیکار ملنا چاہیئے۔ وہ سیتا کی تلاش میں ضرور مددگار ثابت ہوگا۔ میں ابھی جاکر سگریو کو ٹھکانے لگائے دیتا ہوں۔"

کرودھ کے آویش میں اس پرکار اپنا ارادہ ظاہر کرکے لکشمن کشکندھا کی طرف جانے لگے تو شری رام نے انہیں شانت کرتے ہوئے کہا :۔

"رگھونندن! تمہیں غصہ میں آکر ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے جو ناواجب ہو۔ وویک بدھی کو تیاگ کر فوراً سگریو کو سزا دینے کا فیصلہ کرلینا مناسب نہیں ہے۔ وہ ہمارے دوست ہیں۔ ان کے ساتھ دوستوں جیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ تم انہیں پریم پوروک سمجھاؤ کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق جلدی ہی سیتا کی تلاش کا کام شروع کریں ۔۔۔"

جب لکشمن کشکندھا میں پہنچے تو انگد نے ان کا سواگت کیا اور سگریو کو ان کے

پدھارنے کی سوچنا دی ۔

بتیس ۳۲ سے انتالیسواں ۳۹ سرگ

شری رام کی ناراضگی کے ڈر سے گھبرائے ہوئے سگریو کو ہنومان جی کا سمجھانا۔ تارا کا لکشمن کو شانت کرنا۔ سگریو کا معافی مانگ کر لکشمن کے ساتھ شری رام کی خدمت میں حاضر ہونا۔ شری رام کا سگریو کی تعریف کر کے اُن کی دوستی کے لئے شکر گذار ہونا۔ سگریو کی بانر سیناؤں کا وہاں پہنچنا

جب سگریو کو معلوم ہوا کہ لکشمن غصّہ میں بھرے ہوئے انہیں ملنے کے لئے آئے ہیں تو انہوں نے گھبرا کر صلاح مشورہ کے لئے ہنومان جی سمیت اپنے منتریوں کو بلوایا۔ پھر اُن سے کہنے لگے۔

" میں بہت غور و فکر کرنے کے باوجود یہ نہیں سمجھ پایا کہ شری رگھوناتھ جی کے بھراتا لکشمن غصّہ کے لہجہ میں کیوں پدھارے ہیں۔ میں نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا ہے اور نہ کوئی نامناسب الفاظ ہی زبان سے نکالے ہیں۔ پھر اُن کے کرودھ کا کیا سبب ہو سکتا ہے؟ اگرچہ شری رام اور لکشمن سے ڈرنے کا میں کوئی کارن نہیں دیکھتا۔ پھر بھی اپنے دوست کی بلاوجہ ناراضگی کا خیال کر کے مجھے بڑی پریشانی ہو رہی ہے۔ دوستی پیدا کر لینا تو آسان بات ہے لیکن اُسے نبھانا اور قایم رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ شری رام نے مجھ پر جو احسان کیا ہے، میں اُس کا بدلہ کبھی نہیں چکا سکتا۔ نہ جانے میرے کس دشمن نے انھیں میرے خلاف بھڑکایا ہے؟ آپ لوگ اِس معاملہ پر سنجیدگی سے وچار کریں اور مشورہ دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟"

اس طرح پشیمان ہو کر سگریو کے پوچھنے پر ہنومان جی نے نمرتا پُورک جواب دیا:-

" بانر راج! آپ شری رام کے اُپکار کو نہیں بھولے۔ اسی میں آپ کا بڑپّن ہے۔ کیونکہ نیک خصلت لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی دوستی کا ہمیشہ پاس رکھتے

ہیں۔ بھگوان رام نے بالی کے ساتھ براہ راست دشمنی نہ ہونے کے باوجود آپ کی خاطر اُسے مار گرایا۔ اور آپ کا کھویا ہوُا اقتدار آپ کو واپس دلا دیا۔ آپ کو وہ اپنا عزیز دوست مانتے ہیں۔ اِسی لیئے اُنہوں نے لکشمن کو آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ شری رام آپ پر بلا وجہ ناراض نہیں ہو سکتے۔

"آپ نے سیتا کی تلاش شروع کرنے کے لیئے جو وقت طے کیا تھا وہ گذر چکا ہے۔ لیکن پرماد کے کارن آپ کو اِس بات کا پتہ نہیں چلا۔ برسات ختم ہوجانے کے بعد اب ندیوں اور تالابوں کا پانی صاف دکھائی دینے لگا ہے۔ آسمان پر بادلوں کا کہیں نام ونشان نہیں۔ یہی موسم ہے جب راجہ لوگ اپنے دشمنوں پر چڑھائی کیا کرتے ہیں۔ چونکہ آپ نے اِس طرف دھیان نہیں دیا۔ اِسی لئے لکشمن یہاں آئے ہیں۔ سیتا کی جدائی کے باعث شری رام کس قدر غمگین ہیں، یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوُں لکشمن آپ کو آپ کا وعدہ یاد دلانے آئے ہیں۔ اگر وہ آپ سے کوئی سخت بات بھی کہیں تو آپ اُسے برداشت کرلیجیئے۔ آپ میرے سوامی ہیں اور اِس موقعہ پر آپ کو درست مشورہ دینا میرا فرض ہے۔ اِس لیئے بے خوف ہوکر مَیں آپ سے یہ پرارتھنا کرتا ہوُں کہ آپ کو اپنے منتریوں سمیت سر جھکا کر اُنہیں نمسکار کرنا چاہیئے اور اپنے عہد پر قایم رہنے کا اُنھیں یقین دلانا چاہیئے۔ شری رام کے بل، پراکرم سے آپ اچھّی طرح واقف ہیں۔ اگر وہ دھنش بان لے کر کھڑے ہو جائیں تو دیوتاؤں، راکھشسوں، یکھشوں اور گندھربوں کو ایک ساتھ نیچا دکھا سکتے ہیں۔ اِس لیئے ایسا موقعہ ہی نہ آنے دینا چاہیئے کہ وہ آپ پر ناراض ہوں اور اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیئے بعد میں آپ کو پریشانی اُٹھانی پڑے"۔

انگد نے لکشمن کا پُرتپاک خیر مقدم کیا اور اُنھیں سُگریو کے محل میں لے آئے۔ اُن کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی سُگریو تارا سے بولے:۔

"بھامنی! تم باہر جاکر لکشمن کا سواگت کرو۔ وہ ناراضگی کے لہجہ میں آئے ہیں تمہیں دیکھ کر اُن کا غصّہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ کیونکہ نیک اِنسان عورتوں کے ساتھ کبھی سختی کا برتاؤ نہیں کرتے۔ تم بہت سمجھدار ہو، اپنے پربھاو سے جب تم اُنہیں شانت کروگی تو مَیں بھی حاضر ہو جاؤں گا"۔

اُس وقت سُندری تارا نشہ میں سرشار تھی اور شرم وحیا کے اثر سے آزاد تھی۔ اُس کی آنکھوں میں شوخی تھی اور چال میں بانکپن تھا۔ سُگریو کی آگیا سے جب وہ لکشمن کے سامنے پہنچی تو اُنھوں نے نظریں جھکالیں اور اپنے غصّہ پر قابو پالیا۔ تب تارا نے بے خوفی کے ساتھ

میٹھے شبدوں میں اُن سے کہا : —

" راجکمار ! آئیے ، پدھاریے ! آپ کا سواگت ہے - آپ کابل اور پراکرم مہان ہیں - ایسا کون ہو سکتا ہے جو آپ کو غصہ دلانے کی جرأت کر سکے - آپ کی حکم عدولی کا حوصلہ کیسے ہو سکتا ہے "

شائستگی اور متانت سے بھرپور تارا کی سُریلی آواز میں جادو کا اثر تھا - لکشمن کے دل میں سُگریو کے متعلق جو شک پیدا ہو گیا تھا وہ دور ہو گیا - اُنھوں نے نرمی کے لہجہ میں تارا سے کہا : —

" تم جانتی ہو سیتا کی تلاش شروع کرنے کے لئے چار ماہ کی مدت مقرر ہوئی تھی - وہ میعاد بہت دن پہلے ختم ہو گئی - لیکن سُگریو نے اِس طرف ابھی تک کوئی دھیان نہیں دیا - وہ اپنے منتریوں سہت بھوگ ولاس میں ڈوبا ہوا ہے اور ہر وقت شراب کے نشہ میں چُور رہتا ہے - اُسے یہ بھی خبر نہیں کہ کسی دوست کی امداد کا اُس نے جو عہد کیا تھا اُسے پورا کرنے کا وقت گزر چکا ہے - سیتا کی جدائی میں شری رام کتنے دُکھی ہیں ، اِس کا اندازہ تو تم خود ہی لگا سکتی ہو - اِن حالات میں ہم کب تک اِنتظار کریں ؟

" شراب خوری کی عادت اچھی نہیں ہے - یہ دھرم ، ارتھ اور کام کو بگاڑ دیتی ہے - نشہ کی عادت ہر طرح سے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے - تم سُگریو کو سمجھاتی کیوں نہیں ہو ؟ نشہ میں بدمست ہو کر اگر سُگریو اپنے وعدہ اور مِتر کے اُپکار کو بھول جائے گا تو کیا اِس سے دھرم کی ہانی نہیں ہو گی ؟ "

وارتالاپ کے ہُنر میں ماہر تارا نے جواب دیا : —

" دیو راجکمار ! آپ سُگریو پر کرودھ نہ کریں - اُن کے دل میں آپ کا کاریہ سِدّھ کرنے کی خواہش ہمیشہ بنی رہتی ہے - اِس لئے اگر اُن سے کوئی بھول ہو گئی ہے تو آپ کو اُنہیں معاف کر دینا چاہیئے - میں جانتی ہوں کہ کام واسنا کے وشی بھوت ہو کر آجکل وہ عیش و عشرت میں پڑے رہتے ہیں اور اُن کا من کسی دوسرے کاریہ میں نہیں لگتا - لیکن یہ کوئی ایسا قصور نہیں کہ آپ اُن پر غصہ کریں - کام واسنا کے زیر اثر تو بڑے بڑے گیانی دھیانی بھی اپنے آپ کو بس میں نہیں رکھ پاتے - پھر بانر راج سُگریو تو آخر بانر ہی ہیں - بھوگ ولاس میں غلطان رہنے کے باوجود وہ آپ کے کام کو بھولے نہیں ہیں - بہت دن پہلے ہی اُنہوں نے دور دراز علاقوں

سے بانر سیناؤں کو یہاں حاضر ہونے کے احکام جاری کر دیئے گئے ۔ اور بہت جلد لاکھوں کروڑوں بانر کشکندھا میں پہنچنے والے ہیں ۔ اس لئے میری آپ سے پرارتھنا ہے کہ آپ ناراض نہ ہوں اور سگریو کو کھشما پردان کریں ۔"

اتنا کہہ کر تارا نے لکشمن سے مؤدبانہ درخواست کی کہ وہ محل کے اندر سگریو کے پاس تشریف لے چلیں ۔

جب لکشمن محل کے اندر داخل ہوئے اس وقت سگریو اپنی پتنی رما کے ساتھ بیٹھے تھے اور کئی سندریوں نے انہیں گھیر رکھا تھا ۔ لکشمن نے دیکھا کہ سگریو نشہ کی حالت میں ہیں اور اُن کی آنکھیں سُرخ ہو رہی ہیں ۔ لکشمن کے وہاں پہنچتے ہی سگریو اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں جھک کر پرنام کیا ۔ لکشمن غصہ میں بھر کر بولے :۔

" سگریو ! تمہیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ سنسار میں اُسی راجہ کا اقتدار قائم رہتا ہے جو جتیندریہ ، دیالو اور ستیہ وادی ہو ۔ جو راجہ احسان فراموش اور وعدہ شکن بن کر دھرم سے منہ موڑ لیتا ہے اُس کا زوال ہونے میں دیر نہیں لگتی ۔ جو شخص اپنا کام نکال کر اپنے متروں کا اُپکار بھول جاتا ہے ۔ ایسے احسان فراموش کو قابل سزا گردانا جاتا ہے ۔ ایک شلوک میں برہما جی نے کہا ہے کہ شرابی ، چور ، برت توڑنے والے اور گؤ ہتیارے کے لئے تو پرائیشچت کا ودھان ہے لیکن احسان فراموش کے کلیان کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی ۔

" بانر ! تم نہ صرف احسان فراموش ہو بلکہ جھوٹے بھی ہو ۔ بھگوان رام کی کرپا سے تم نے سب کچھ حاصل کر لیا ۔ مگر جب اُن کا کام پورا کرنے کا وقت آیا ہے تو تم اپنا وعدہ بھول کر کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں ہو ۔ شری رامچندر جی مہاتما اور دیالو ہیں ۔ انہوں نے تمہارے اُوپر رحم کھا کر تمہارے سب کشٹ دور کر دیئے اور تمہیں راجہ بنا دیا ۔ لیکن تم اتنے پاپی اور مکار ہو کہ اُن کے اُپکار کو بالکل بھول گئے ہو ۔ یاد رکھو ! شری رام اگر تمہیں تخت نشین کر سکتے ہیں تو تمہیں مٹی میں بھی ملا سکتے ہیں ۔ جس راستہ سے بالی گیا ہے ، وہ بند نہیں ہو گیا ۔ شری رام کے کرودھ کی جوالا تمہیں خاکستر بنا سکتی ہے ۔ موت کا پیغام دینے والے شری رام کے بانوں کا تمہیں دھیان نہیں رہا ۔ اسی لئے بے فکری کے ساتھ تم عیاشی میں ڈوبے ہوئے ہو ۔ اپنی پرتگیا کا سمرن کرو اور ہوش میں آؤ ۔ ورنہ وہ دن دور نہیں

جب تم پرلوک میں جاکر بالی کے درشن کروگے "۔

کرودھ کے آویش میں لکشمن کا چہرہ تیج پورن سُرخی سے تمتمانے لگا۔ جب وہ اپنی بات کہہ چکے تو تارا نے نہایت حلیمی سے اُنھیں شانت کرنے کے لیئے یوں کہنا شروع کیا۔

" ویر لکشمن! آپ کو سُگریو کے ساتھ اِتنی سختی سے پیش نہیں آنا چاہیئے یہ کشکندھا کے راجہ ہیں۔ آپ کو اِن کے رُتبہ کے مُطابق موزوں الفاظ کا اِستعمال کرکے مُناسِب طرزِ گفتگو اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ جیسے مہربان دوست سے یہ اِس طرح کے سلُوک کے حقدار نہیں ہیں۔ بانرراج سُگریو نہ تو احسان فراموش ہیں اور نہ مکّار ہی ہیں۔ یہ مطلب پرست، جھُوٹے اور بے رحم بھی نہیں ہیں۔ شری رام نے اِن پر جو اُپکار کیا ہے، اُسے یہ کبھی نہیں بھُولتے۔ اِنہوں نے اِس سے پہلے زندگی میں بڑے دُکھ اُٹھائے ہیں۔ بھگوان رام کی کرپا سے اب اِنھیں سُکھ بھوگنے کا موقعہ مِلا ہے تو یہ اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ قدرتی طور پر آجکل اِن کا مَن بھوگ وِلاس میں ہی لگا رہتا ہے۔ لیکن راجکمار! صرف اِسی وجہ سے آپ کا اِن پر خفا ہونا واجب نہیں ہے۔ بِنا سوچ بچار اور پوری جانکاری حاصِل کیئے بغیر آپ کو اِن کے بارے میں کوئی غلط دھارنا نہیں بنالینی چاہیئے۔ چونکہ آپ کو یہ معلوم نہیں کہ اِنہوں نے بانر سیناؤں کو اِکٹھا کرنے کے احکام بہت پہلے جاری کردیئے تھے۔ اِسی لیئے آپ کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اِنھیں آپ کا کوئی خیال نہیں۔ دراصل ایسی بات نہیں ہے۔ یہ بانر سیناؤں کا اِنتظار کررہے ہیں۔ اِسی کارن یہ کشکندھا سے باہر نہیں نِکلے اور آپ سے مُلاقات نہیں کرسکے۔ آپ اِس بھُول کے لیئے بُرا نہ منائیں "۔

لکشمن پر تارا کی باتوں کا خاطرخواہ اثر ہُوا اور وہ شانت دِکھائی دینے لگے۔ تب سُگریو نے اُن سے کہا:۔

" راجکمار لکشمن! میرا راج ادھیکار، اقتدار اور شہرت سب کچھ نشٹ ہوچکا تھا۔ بھگوان رام کی کرپا سے ہی مجھے دوبارہ خوشحال زِندگی میسّر ہُوئی ہے۔ مَیں اُن کا احسان بھلا کیسے بھُلا سکتا ہُوں؟ سچّی بات تو یہ ہے کہ اُن کے اُپکار کا بدلہ چُکانے کی مجھ میں کچھ بھی قابلیت یا توفیق نہیں ہے۔ شری رام خود ہی اِتنے شکتی شالی اور پراکرمی ہیں کہ وہ راون اور اُس کے لواحقین

تمام راکھشسوں کو نیست و نابود کر سکتے ہیں - دراصل انہیں میری امداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے - میں تو ان کا ایک معمولی سیوک ہوں - اگر مجھ سے کوئی بھول ہو گئی ہو تو میں قابلِ معافی ہوں - کیونکہ ایسا کوئی سیوک نہیں ہوتا جس سے انجانے میں کبھی کوئی بھول نہ ہوتی ہو"

سگریو کی بات سنکر لکشمن بہت خوش ہوئے اور انکی تعریف کرتے ہوئے بولے :—

"بانر راج! تمہاری حلیمی، متانت اور شری رام کے لیئے عقیدت کے جذبات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے - یہ ہمارے لیئے فخر کی بات ہے کہ ہمیں تمہارے جیسا قابل اور مہربان دوست مل گیا ہے - تمہاری سہایتا سے اب ہم یقیناً راون کو جلدی ہی صفحۂ ہستی سے مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے - تمہارا بل اور پراکرم شری رام کے ہی سمان ہے - پھر بھی تم نے جس طرح انکساری کا اظہار کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے - اب تم میرے ساتھ شری رام کے پاس چلو اور انہیں سانتونا دو - ان کے دکھ سے پیڑت ہو کر ہی میں نے تمہارے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا ہے - اس کے لیئے مجھے تم معاف کرنا - میں اب دل سے تمہاری دوستی اور قابلیت کا قائل ہو گیا ہوں"

جن قاصدوں کو بانر سینائیں اکٹھی کرنے کے لیئے بھیجا گیا تھا وہ اپنا کام کر کے کشکندھا میں واپس لوٹ آئے اور آداب بجا کر ان سب نے سگریو کی خدمت میں بیش قیمت تحائف پیش کیئے - ان کی کارکردگی سے بانر راج سگریو بہت خوش ہوئے اور لکشمن کے ساتھ انہیں لے کر شری رام کی سیوا میں حاضر ہو گئے - جب سگریو نے بھگوان رام کے چرنوں میں مستک رکھ کر انہیں پرنام کیا تو شری رام نے انہیں اٹھا کر گلے سے لگا لیا اور بولے :—

"بانر راج! تمہاری دوستی پر مجھے بڑا ناز اور بھروسہ ہے - اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہاری امداد سے ہم بہت جلد راون اور اس کے ساتھی راکھشسو کو مغلوب کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے - جو راجہ مناسب وقت پر دھرم، ارتھ اور کام کے لیئے پرشارتھ کرتا ہے، وہی شریشٹھ سمجھا جاتا ہے - لیکن جو دھرم اور ارتھ کو چھوڑ کر صرف کام واسنا میں ہی پھنسا رہتا ہے، اسے درخت کی ٹہنی پر سوئے ہوئے منش کی طرح سمجھنا چاہیئے - جب وہ گر جاتا ہے

تبھی اُس کی نیند کھلتی ہے۔ راون کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرکے اُس پر چڑھائی کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اِس لیئے اب تم عیش و آرام کا خیال چھوڑ کر اپنے منتریوں کے ساتھ صلاح مشورہ کرو کہ آگے کیا کارروائی کرنی چاہیئے"۔

اُسی وقت مختلف دِشاؤں سے آتی ہُوئی بانر سینائیں وہاں جمع ہونے لگیں اور آسمان پر دُھول کے بادل چھا گئے۔ اُنھیں دیکھ کر بھگوان رام کا من پرسن ہو گیا۔ تب سُگریو اُن سے کہنے لگے ــــ

" بھگون! میرا سب کچھ نشٹ ہو چکا تھا۔ آپ کی کرپا سے ہی مجھے راج لکشمی دوبارہ پراپت ہُوئی ہے۔ میں آپ کے اُپکار کو ہرگز نہیں بُھلا سکتا۔ آپ کے احسان کا بدلہ چُکانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پھر بھی میں آپ کے کسی کام آسکوں تو اِسے میں اپنی خوش قِسمتی ہی سمجھوں گا۔ یہ راج اور سینائیں آپ کی سیوا میں سمرپت ہیں۔ آپ جو حُکم دیں گے اُسی کے مطابق عمل کیا جائے گا ــــ

" دیکھیئے! یہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مہابل شالی بانر سنسار کے کونے کونے سے یہاں چلے آ رہے ہیں۔ اِن میں بانر، ریچھ اور لنگور وغیرہ سبھی جاتیوں کے یودھا شامل ہیں۔ ہمالیہ، مہندر، وِندھیاچل، کیلاش، مندراچل، اُدیاچل، اُستاچل، پدماچل، دُھومر گری، مہارُن، میرو پربت اور انجن پربت پر نواس کرنے والے بانروں کے علاوہ اُن تمام بانروں کو بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حُکم دِیا گیا ہے جو جنگلوں یا ندی تالابوں، جھیلوں اور سمندر کے کِناروں پر رہتے ہیں۔ اِن میں آپ کو کالے، سُرخ، سفید اور سُنہرے رنگوں کے بے شمار بندر اِتنے شکتی شالی دِکھائی دیں گے کہ وہ ہاتھیوں اور شیروں کا مُقابلہ کر سکتے ہیں۔ زمین، آسمان، سمندر اور پاتال کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اِن کی پہنچ نہ ہو۔ میں آپ کو یقین دِلاتا ہوں کہ راون نے سیتا کو کہیں بھی چھُپا رکھا ہو، یہ اُنھیں ضرور ڈھونڈ نکالیں گے۔ یہ سبھی بانر مہا پراکرمی دیوتاؤں کے پُتر ہیں اور اِن کی گتی کو کوئی نہیں روک سکتا۔

" رگھونندن شری رام! اب آپ میرے مُکھیہ سپہ سالاروں کا تعارف کیجیئے جو اپنی بہادری اور شجاعت کے لیئے اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ یہ سب آپ کی خاطر اپنی جان لڑا دیں گے۔ اِس بات کا مجھے پُورا بھروسہ ہے۔ اِن کا سامنا ہونے پر آپ کو راکھشس فوجیں بھاگتی ہُوئی دِکھائی دیں گی۔ یہ ہیں، ستبلی

کیسری ، گواکھش ، دُھومر ، نیل ، گووے ، دری مکھ ، مینند ، دوِوِد ، گج ، جامبوان رُمن وان ، گندھ مادن ، انگد ، تار ، اِندر بھانو ، رمبھ ، دُرمکھ ، ہنومان ، نل ددھی مکھ ، شربھ ، کمد ، اور وہنی وغیرہ وغیرہ "
سُگریو کی سینا کے وِشال سموہ کو دیکھ کر بھگوان رام کو بڑی پرسنتا ہوئی اور انھوں نے اپنے دوست کا شکریہ ادا کرکے اُس کی بہت تعریف کی ۔

چالیس سے پچپنواں سرگ

سِیتا کی تلاش کے لِئے شری رام کی آگیا سے سُگریو کا مشرق ، مغرب اور شمال ، جنوب چاروں طرف بانروں کو روانہ کرنا - شری رام کا ہنومان جی کو نشانی کے طور پر اپنی انگوٹھی دینا - جنوب کی جانب روانہ ہوئے بانروں کا سیتا کی تلاش کرتے کرتے ایک غار میں تپسونی سویم پربھا سے ملاقات کرنا - سمندر کے کنارے پہنچکر واپسی کی میعاد ختم ہوجانے کے باعث اُن کا فکر مند اور غمگین ہونا - سُگریو سے موت کی سزا ملنے کے ڈر سے گھبرائے ہوئے ساتھیوں کو ہنومان جی کا حوصلہ دینا

اپنے مہا پراکرمی سپہ سالاروں کا تعارف کرانے کے بعد سُگریو شری رام سے بولے :-
" بھگون ! لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں یہاں اکٹھی ہوئی یہ بانر سینا بڑی بل شالی ہے - پہلے بھی کئی یدھوں میں یہ فوج اپنی بہادری کے جوہر دکھا چکی ہے - ان بانروں کی وِیرتا راکھشسوں سے بڑھ چڑھ کر ہے - لڑائی کے میدان میں یہ کبھی نہیں تھکتے - دُشمن کو ٹھکانے لگا کر ہی انھیں چین پڑتی ہے - دُنیا کے کونے کونے سے آئے یہ تمام بانر اب آپ کے ماتحت ہیں - آپ جو حکم دیں گے ، یہ سب اُس کی تعمیل ہیں

اپنی جان لڑا دیں گے۔ میری یہ وِشال سینا بالکل تیار ہے۔ آپ آگیا دیجئے۔ اُسی کے مُطابق کارروائی کی جائے گی۔"

شری رام نے جواب دیا۔

"بانر راج! پہلے تم یہ پتہ لگاؤ کہ راون کہاں رہتا ہے اور وہ سیتا کو کس دیش میں لے گیا ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد ہی اُس پر چڑھائی کا وِچار کیا جاوے گا۔ اِس کام کو تُم ہی کر سکتے ہو۔ یہ میرے اور لکشمن کے بس کی بات نہیں ہے۔ تم بہتر جانتے ہو کہ اِس کاریہ کو کیسے پُورا کرنا چاہیئے۔ تمہاری بہادُری اور عقلمندی پر مجھے پُورا بھروسہ ہے۔ لکشمن کی طرح ہی تم بھی ہمیشہ میرا ہِت چِنتن کرتے ہو۔ اِس لیئے میں تمہیں اپنا بھائی ہی سمجھتا ہُوں۔ اب تم جو مُناسب سمجھو وہی کارروائی کرو۔"

اِس پرکار شری رام کی آگیا پا کر سُگریو نے سیتا جی کی تلاش کے لیئے سنسار کی سبھی دِشاؤں میں بانروں کو بھیجنے کی یوجنا بنائی اور مشرق، مغرب نیز شمال کی جانب بیشمار بانروں کو روانہ کرنے کے بعد اُنہوں نے جنوب کی طرف اپنے خاص الخاص منتریوں کو بھیجنے کا اِرادہ کیا۔ شری رام کی موجُودگی میں وہ ہنومان جی سے کہنے لگے:—

"بانر شریشٹھ! زمین، آسمان اور سورگ میں بھی ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں تک تمہاری پہنچ نہ ہو، گندھرووں، ناگوں، منشیوں، راکھشسوں اور دیوتاؤں کے جتنے لوک ہیں اُن سب کا تمہیں پُورا گیان ہے۔ اپنے پِتا وایُو کی ہی طرح بلا روک ٹوک تیزی اور پھرتی کے ساتھ تم کہیں بھی جا سکتے ہو۔ ایسا کوئی پرانی نہیں جو تمہارے تیج کو برداشت کر سکے۔ تم شاستروں کے گیاتا ہو اور بُدھی تمھارا پرم میں تمہارا کوئی ثانی نہیں۔ میری نگاہ میں شری رام کے کاریہ کو سِدھ کرنے میں صرف تم ہی سمرتھ ہو۔ اِس لیئے اِس بارے میں تم سنجیدگی سے وِچار کرو۔"

بانر راج سُگریو کے مُکھ سے ہنومان جی کی قابلیت کا بکھان سُن کر شری رام سمجھ گئے کہ سیتا کی تلاش کا دار و مدار اُنہی پر ہے۔ وہ جان گئے کہ ہنومان جی کی گُذشتہ کارگزاریوں کا دھیان کر کے راجہ سُگریو اُن کی کامیابی پر انحصار رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ خود ہنومان جی کو بھی اپنی سپھلتا پر پُورا بھروسہ ہے۔ یہ سوچ کر بھگوان رام کو یقین ہو گیا کہ ہنومان جی کا سیتا کو تلاش کر لینا نشچت ہے۔ تب اُنہیں ناقابلِ بیان مسرت کا احساس ہُوا اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اُتار کر ہنومان جی کو دیتے ہُوئے اُنہوں نے کہا:—

"ویر ہنومان! سگریو کی طرح میرا بھی یہ یقین ہے کہ تم نشچت روپ سے سیتا کی تلاش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس لیے میں یہ انگوٹھی نشانی کے طور پر تمہیں دیتا ہوں۔ اسے دیکھ کر سیتا کو یہ وشواس ہو جائے گا کہ تم میرے دوت ہو۔ تب وہ بھروسہ رکھ کر تمہارے ساتھ بات چیت کریگی۔"

ہنومان جی نے انگوٹھی کو ماتھے پر لگاکر شری رام کے چرنوں میں جھک کر پرنام کیا اور سگریو کی آگیا سے انگد اور تار کے ساتھ کئی بانروں کو لے کر سیتا کی تلاش کے لیے جنوب کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب سگریو مشرق، مغرب، شمال، جنوب، سبھی سمتوں میں بانروں کو روانہ کر چکے تو شری رام نے ان سے دریافت کیا کہ وہ سنسار کے دور دراز علاقوں کے متعلق اتنی زیادہ واقفیت کیسے رکھتے ہیں؟ سگریو نے جواب دیا:—

" بھگون! بالی کے ڈر سے جب میں اپنی جان بچاتا بھاگتا پھرتا تھا، اسی زمانہ میں مجھے سنسار بھرمن کا موقعہ ملا۔ میں کسی ایک جگہ زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ کیونکہ بالی ہمیشہ میری تلاش میں رہتا تھا۔ اور جوں ہی مجھے معلوم ہوتا تھا کہ اسے میری رہائش کا سراغ مل گیا ہے، میں فوراً وہاں سے کسی دوسرے علاقہ میں بھاگ جاتا تھا۔ اس بھاگ دوڑ کے دوران میں نے سنسار کے کئی چکر لگا ڈالے۔ لیکن بالی نے مجھے کہیں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ آخر ایک دن ہنومان جی کو دھیان آیا کہ متنگ رشی کے شاپ کی وجہ سے بالی کا رشیہ موک پربت پر پہنچنا ناممکن ہے۔ اس لیے ہمیں وہیں شرن گرہن کرنی چاہیئے۔ مجھے ہنومان کی رائے پسند آئی۔ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ متنگ بن میں سِتھت رشیہ موک پربت پر پناہ لے لی اور بالی کی زد سے بچ گیا۔"

بانروں کو سیتا کی تلاش کے لیے روانہ کرتے وقت سگریو نے یہ ہدایت کردی تھی کہ وہ اپنا فرض ادا کر کے ایک ماہ کی مدت کے اندر اندر واپس لوٹ آئیں۔ چنانچہ پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں، غاروں، جنگلوں، بیابانوں، آبادیوں، ندیوں اور جھیلوں کے کناروں، ہر جگہ چھان بین کر لینے کے بعد مشرق، مغرب اور شمال کی جانب گئے بانروں کو جب سیتا کے کہیں بھی درشن نہ ہوئے تو انہوں نے واپس آکر کہا:—

" ہم نے سب جگہ دیکھ بھال کر تسلی کرلی ہے کہ سیتا جی وہاں پر نہیں ہیں

ہمارا وشواس ہے کہ ہنومان جی ان کے درشن کر کے ہی آئیں گے۔ کیونکہ وہ اُسی سمت میں گئے ہیں جدھر راون سیتاجی کو اُڑا لے گیا تھا۔"

اُدھر انگد کی سرکردگی میں ہنومان اور تار وغیرہ بانر بڑے اُتساہ کے ساتھ جنوب کی جانب بڑھتے ہوئے جگہ جگہ سیتا کی کھوج کرنے لگے۔ بندھیاچل کے پہاڑوں اور گھنے جنگلوں میں کودتے پھاندتے وہ سب تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ دشوار گذار راستوں اور بھوک پیاس وغیرہ تکلیفوں کی پرواہ نہ کر کے تھکاوٹ سے چکنا چور ہو جانے کے باوجود وہ کئی دنوں تک مسافت طے کرتے کرتے بہت دور نکل گئے۔ تب اُنہیں ایک ایسے علاقہ سے گزرنے کا بھی اتفاق ہوا جو بالکل اُجاڑ بیابان تھا۔ وہاں نہ کوئی درخت تھا اور نہ ہی پھل پھول دار پودا۔ میلوں تک پانی کا نام ونشان نہیں ملتا تھا۔ اُنھیں وہاں کوئی جاندار دکھائی نہیں دیا۔ زمین پر وچرنے والے ہرن وغیرہ جانور تو درکنار، اُس علاقہ میں کوئی پکھشی بھی پرواز کرتا ہوا اُنھیں دکھائی نہ دیا۔ بڑی جانفشانی اور ہمّت کے ساتھ بھوک پیاس برداشت کر کے وہاں سے وہ ایک جنگل میں پہنچے اور نڈھال ہو کر کسی درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔

تھکے ماندے ساتھیوں کو ہمّت دلانے کی خاطر انگد کہنے لگے:—

"سیتاجی کی تلاش کرتے کرتے ہم کشکندھا سے بہت دور نکل آئے ہیں۔ بڑی محنت اور لگن کے ساتھ کوشش کرنے پر بھی ہمیں کئی روز گذر جانے کے باوجود نہ تو سیتاجی کے درشن ہوئے ہیں اور نہ راون کا ہی کوئی پتہ ٹھکانہ معلوم ہو سکا ہے۔ لیکن اِس سے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ اُتساہ کے ساتھ اپنے کام پر لگ جانا چاہیئے۔ کیونکہ جو لوگ ہمّت نہیں ہارتے اور لگاتار کوشش کرتے رہتے ہیں، وہی کامیابی کا مُنہ دیکھتے ہیں۔ آپ لوگ مہاراج سُگریو کی ناراضگی اور اُن کی سزا سے ہمیشہ ڈرتے رہیں۔ اگر ہم نے اُن کی آگیا کا پالن کرنے میں سُستی سے کام لیا اور محدود مُدّت کو غفلت میں رائیگاں جانے دیا تو ہماری خیریت نہیں۔ اِس لیئے میں آپ کو ساودھان کر رہا ہوں۔ آپ سب ہمّت اور حوصلہ کے ساتھ شری رام کا کاریہ سدھ کرنے کے لیئے تیار ہو جائیں۔ اِسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔"

تھکاوٹ۔ اور پیاس سے پریشان گندھ مادن نے انگد کی بات کا سمرتھن کر کے لڑکھڑاتی زبان سے کہا:—

"ساتھیو! اگرچہ کئی دنوں کی لگاتار محنت اور بھوک پیاس کے باعث ہماری

اندریاں شتھل ہو رہی ہیں اور ہمارے حوصلے پست ہونے لگے ہیں ۔ پھر بھی ہمیں نا اُمید ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے ۔ انگد نے ہمیں ہوشیار کرنے کے لیئے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست ہے ۔ ہمیں سُستی اور کاہلی کو اپنے اُوپر غالب نہیں آنے دینا چاہیئے ۔ چلو ہم سب پھر نئے جوش اور حوصلہ کے ساتھ اپنی مہم کو سر کرنے کے لیئے سینہ سپر ہو جائیں ۔"

انگد اور گندھ مادن کی باتوں کا اُن کے ساتھیوں پر خاطر خواہ اثر ہُوا ۔ اور گج ، گواکھش ، گوے ، شربھ ، میند ، دوی وِد ، ہنومان ، جامبوان اور تارہ وغیرہ سبھی بانروں نے بڑی پھرتی اور جانفشانی سے سیتا کی کھوج پھر شروع کر دی ۔ تھوڑی دُور آگے بڑھنے پر اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی غار کے مُنہ سے پرندے اور جانور باہر نکل رہے ہیں ۔ اُن پرندوں کے بھیگے ہُوئے پنکھوں سے بانروں نے اندازہ لگا لیا کہ اُس غار کے اندر پانی ضرور ملے گا ۔ یہ سوچکر پیاس کی شدّت سے پریشان وہ سب غار کے اندر گھس گئے ۔ گہرے اندھیرے میں ایک دُوسرے کا سہارا لیتے ہُوئے کافی عرصہ تک وہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے ۔ جب وہ تھک کر چکنا چُور ہو گئے اور اُن کے ہوش و حواس گُم ہونے لگے تو اچانک وہ گپھا روشنی سے منوّر ہو گئی ۔ وہاں کی سُنہری چمک دمک نے بانروں کی آنکھوں کو چکا چوند کر ڈالا ۔ پُرانے زمانہ میں وہ جگہ مئے نام کے دانو کی قیام گاہ تھی جسے اُس نے اپنی مایا سے بڑا ہی خوبصورت اور دلکش بنایا تھا ۔ وہاں کی ہر چیز سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے پیوستہ و آراستہ تھی ۔ سُنہری روشنی کے پربھاؤ سے وہاں کے پیڑ پودے بھی عجیب سی کشش لیئے ہُوئے تھے ۔ اُس جگہ بانروں کو تپسونی سویم پربھا کے درشن ہُوئے ۔ اُس نے اُن کا حال معلوم کر کے اُنہیں کھانے کے لیئے سوادشٹ پھل مُول دیئے اور جب وہ بھوک پیاس اور تھکاوٹ مٹا کر تازہ دم ہو گئے تو اُنہیں اپنے تپ کے پربھاؤ سے پلک جھپکنے کی دیر میں اُس مایاوی گپھا سے باہر پہنچا دیا ۔

گپھا سے باہر نکلنے تک ایک ماہ کی مدّت ختم ہو چکی تھی جو سُگریو نے بانروں کے لیئے سیتا کی تلاش کا کام مکمّل کر کے واپس پہنچنے کے واسطے مقرّر کی تھی ۔ یہ سوچکر کہ مہلت گُزر جانے کے باعث اُنھیں سُگریو کے غصّہ کا شکار ہونا پڑے گا سبھی بانر فکر میں ڈُوب گئے ۔ پہاڑ کے نیچے جس جگہ وہ بیٹھے تھے وہاں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا ۔ سمندر کی فلک بوس لہروں کا نظارہ دیکھتے ہُوئے

انگد نے مایوسی کے لہجہ میں اپنے ساتھیوں سے کہا :۔
" آپ کو معلوم ہی ہے کہ سیتا کی تلاش کے کام پر معمور کرتے وقت راجہ سُگریو نے ہمیں ایک ماہ کی مہلت دی تھی ۔ لیکن کامیابی حاصل کئے بغیر ہی ہم نے وہ مدت گذار دی ہے ۔ اب اگر ہم واپس لوٹتے ہیں تو یقیناً ہمیں موت کی سزا دی جائے گی ۔ آپ سب سُگریو کے غصّہ سے واقف ہیں ۔ وہ ہمیں ہرگز معاف نہیں کریں گے ۔ اِس لیئے میری تو واپس جانے کی مرضی نہیں ہے ۔ سزا کے طور پر ملنے والی موت سے تو یہی بہتر ہے کہ ہم مرن برت دھارن کر کے سمندر کے اِس پاون تٹ پر اپنے پران خود ہی تیاگ.. دیں ۔"
انگد کی بات سُن کر تار نے کہا :۔
" واپس جانے کی بجائے اب ہمیں سوئیم پربھا کی گپھا میں چلے جانا چاہیئے ۔ وہاں کھانے پینے کی چیزوں کی کوئی کمی نہیں ہے ۔ ہماری بقایا زندگی وہاں بڑے آرام سے گزر جائے گی "
ہنومان جی کے سوائے دیگر سبھی بانروں نے انگد اور تار کی باتوں کا سمرتھن کیا ۔ اُن میں سے کوئی بھی واپس لوٹ کر مرنے کو تیار نہیں تھا ۔ ہنومان جی نے سوچا کہ انگد بدھی ۔ بل ۔ تیج اور پراکرم میں اپنے پتا بالی کے ہی سمان ہے ۔ اگر سبھی بانر مل کر اُس کے سہائیک بن گئے تو سُگریو کے لیئے خطرہ پیدا ہو جائے گا ۔ یہ سوچکر سوامی بھگت ہنومان کو بہت فکر ہوئی ۔ انہوں نے سُگریو کے مفاد کو دھیان میں رکھ کر پہلے تو اپنے ساتھیوں کو الگ الگ سمجھایا کہ انہیں راجہ کی آگیا کا اُلنگھن نہیں کرنا چاہیئے ۔ پھر وہ سب کے سامنے انگد سے بولے :۔
" ولیعہد شہزادے ! تمہیں مایوس ہو کر ہمت نہیں ہارنی چاہیئے ۔ تمہارے سوا سُگریو کا کوئی دوسرا بیٹا نہیں ہے ۔ وہ اپنا راج تم ہی کو دیں گے ۔ اِن خوفزدہ بانروں کے ساتھ سوئیم پربھا کی گپھا میں زندگی گذار دینے کا وچار درست نہیں ہے ۔ کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اِن بانروں کو اپنے بچوں اور بیویوں کی یاد ستانے لگے گی اور یہ تمہارا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائیں گے ۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ اِس جگہ تم بحفاظت چھپے رہ سکتے ہو تو یہ بھی تمہاری خام خیالی ہے ۔ کرودھ میں بھرے ہوئے لکشمن کے تیر اِس جگہ بھی کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے ۔ لکشمن کے دھنش سے نکلے ہوئے ناراچ اِس گپھا کو تہس نہس کر ڈالیں گے ۔

" داناؤں کا قول ہے کہ طاقتور شخص تو اپنے سے کمزور کی مخالفت کر کے چپ چاپ بیٹھا رہ سکتا ہے ۔ لیکن کسی کمزور کے لئے اپنی بنسبت زیادہ بلوان سے دشمنی ٹھان کر امن چین کی اُمید رکھنا سخت غلطی ہے ۔ وہ کہیں بھی سُکھ کی سانس نہیں لے سکتا ۔ اِس لئے اپنے جیون کو سُرکھشت رکھنے کے لئے سمجھدار لوگ اُن سے دشمنی نہیں کرتے جو زیادہ طاقتور ہوں ۔

" سُگریو دھرم کے انُوسار چلنے والے راجہ ہیں ۔ اگر ہم نمرتا پُورَوک اُن کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ ہمیں کھشما کر دیں گے ۔ وہ تمہاری خوشی کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں ۔ وہ تمہارا وِناش ہرگز نہیں کریں گے ۔ اُن کے متعلق تمہیں کوئی غلط دھارنا نہیں بنانی چاہیئے ۔ وہ اپنا راج ادھیکار تمہیں کو سونپیں گے ۔ "

چھپن ۵۶ سے ستاسٹھواں ۶۷ سرگ

بانروں کی آپسی گفتگو کے دوران اپنے بھائی جٹایُو کی موت کا حال سُن کر سمپاتی کا دُکھی ہونا ۔ انگد سے تمام حالات معلوم ہونے پر سمپاتی کا اُنہیں لنکا میں راون کی رہائش کا پتہ بتانا ۔ سمندر کو پار کرنے کے متعلق مختلف بانروں کا انگد کو اپنی اپنی طاقت کی حد بتانا ۔ جامبوان کا ہنومان جی کو اُن کی شکتی کا سمرن دِلا کر سمندر کے پار لنکا میں جانے کی پریرنا دینا ۔ ہنومان جی کا مہندر پربت پر چڑھ کر سمندر پار کرنے کے لئے چھلانگ لگانے کو تیار ہونا

ہنومان جی کے سمجھانے پر بھی انگد کا ڈر دُور نہیں ہوا ۔ ناکامی اور مایوسی کے باعث پشیمان انگد نے ہنومان جی سے کہا :-

" بانر شریشٹھ ! مجھے وِشواس نہیں ہوتا کہ سُگریو دھرم مارگ پر چلتے ہوئے ہمیں کھشما کر دیں گے ۔ جو شخص راج کے لوبھ میں پڑ کر اپنے بھائی کو مروا سکتا ہے وہ موقعہ ملتے ہی بھتیجے کا بھی کام تمام کر سکتا ہے ۔ اُس کے حکم کو بجا لانے میں کوتاہی کا جرم